

الحمد للہ

رسالہ مبارکہ مسمی بنام تاریخی

الکوکبۃ الشہابیہ فی کفریات ابی الوہابیہ ۱۳۱۲ھ

مصنفہ حضرت عالم اہلسنت مد ظلہ العالی

جسمیں پیشوائے وہابیہ و نیز وہابیہ غیر مقلدین کے اقوال

ضلال کا کلمات کفریہ ہونا ... معتمدین وعلماء

دین سے ثابت فرما کر ... فرمایا ہے کہ ہم بنظر احتیاط تکفیر

نہیں کرتے

سل السیوف الہندیہ میں انکے سات کفریات ذکر فرمائے تھے

اسمیں ستتر بیان میں آئے

مع رسالہ مسمی بنام تاریخی

صمصام سنیت بگلوے نجدیت ۱۳۱۲ھ

مصنفہ جناب مولانا قاضی محمد عبد الوحید صاحب

حنفی فردوسی عظیم آبادی دام بالایادی

جسمیں پیشوائے وہابیہ کے سات کفریات بعض حضرات ... ذکر ...

حسب فرمایش مجلس علمائے اہلسنت

مطبع اہلسنت وجماعت واقع بریلی میں چھپا

قیمت مع محصول ۲؍

۱۰۰۰ جلد

۲۰ جمادی الآخرہ ۱۳۱۲ھ

بار دوم بہتر از اول

فہرست مضامین رسالہ الکوکبۃ الشہابیہ فی کفریات ابی الوہابیہ

(باقی فہرست بر صفحہ ۱۰۹)

والذین یؤذون رسول اللہ لھم عذاب الیم

الحمد للہ اثبات ضلالت وہابیہ میں یہ مبارک رسالہ جسمیں انکے پیشوا کی کتابوں سے اوسکے اقوال و کتب ائمہ علما سے اوسپر حکم کفر و ضلال بہ نشان صفحات ہیں مسمی بنام تاریخی



از تصانیف جلیلہ عالم تحقیقات اسرار تالیفات قاہرہ مجدد مائۃ حاضرہ حامی سنن ماحی فتن افضل المحققین حضرت مولانا مولوی محمد احمد رضا خان صاحب قادری برکاتی بریلوی عم فیضہم القوی

مطبع اہل سنت و جماعت واقع بریلی میں طبع ہوا

۳۷۲۸۰۲

الف ۲۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئلہ از بدایون مرسلہ مولانا مولوی محمد فضل المجید صاحب قادری فاروقی سلمہم اللہ تعالے ۲۲ جمادی الاولی سنہ ۱۳۱۲ھ

بخدمت بابرکت مولانا مرجع الفتاوے والمفتین ملاذ العلماء المحققین جناب مولوی احمد رضا خان صاحب اللہم ادم افاضاتہم وافاداتہم - السلام علیکم کیا فرماتے ہین علمائے دین اس مسئلہ مین کہ وہابیہ غیر مقلدین جو تقلید ائمہ اربعہ کو شرک کہتے ہین جس مسلمان کو مقلد دیکھین اوسے مشرک بتاتے ہین دہلوی اسمٰعیل مصنف تقویۃ الایمان وصراط المستقیم وایضاح الحق و یکروزی و تنویر العینین کو اپنا امام و پیشوا بتاتے اوس کے اقوال کو حق وہدایت جانتے اور اُسکے مطابق اعتقاد رکھتے ہین ہمارے فقہائے کرام پیشوایان مذہب کے نزدیک اُن پر اور اُن کے پیشوا پر حکم کفر لازم ہے یا نہین - بینوا توجروا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب

الحمد للہ الذی ارسل رسولہ[۱] شاھدا و مبشرا و نذیرا[۵۲] لتؤمنوا باللہ ورسولہ وتعزروہ و توقروہ ۔ والصلاۃ والسلام علی من جعل تعظیمہ و توقیرہ و تعزیزہ و تعزیرہ ھو الرکن الرکین لدینکم الحق وایمانکم ۔

[۱] یہ خطبہ قرآنی آیتون اور ایمانی ہدایتون پر مشتمل ہے تعمیم فائدہ کیلیے اون آیات اور زبان اردو مین اون ہدایات کیطرف اشارہ مناسب آیت اولی انا ارسلنک شاھدا و مبشرا و نذیرا ۔ بیشک ہمنے تمھین بھیجا گواہ اور خوشی اور ڈر سنا تا کہ جو تمھاری تعظیم کرے اوسے فضل عظیم کی بشارت دو اور جو معاذ اللہ بے تعظیمی سے پیش آئے اوسے عذاب الیم کا ڈر سناؤ ۔ اور جب وہ شاہد و گواہ ہوئے اور شاہد کو مشاہدہ درکار تو بہت مناسب ہوا کہ امت کے تمام افعال و اقوال و اعمال و احوال اون کے سامنے ہون طبرانی کی حدیث مین حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے ہے رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہین ان اللہ رفع لی الدنیا فانا انظر الیہا والی ما ھو کائن فیہا الی یوم القیمۃ کانما انظر الی کفی ہذہ بیشک اللہ تعالی نے میرے سامنے دنیا اوٹھا لی ہے اور مین اوسے اور جو کچھ اسمین قیامت تک ہونیوالا ہے سب ایسا دیکھ رہا ہون جیسے اپنی اس ہتھیلی کو دیکھ رہا ہون صلے اللہ تعالے علیہ وسلم ۱۲ منہ مدظلہ[۵۲] آیت[۲] لتؤمنوا باللہ ورسولہ وتعزروہ وتوقروہ ۔ رسول کا بھیجنا اسلیے ہی خود فرما تا ہی اسلیے کہ تم اللہ و رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو ۔ معلوم ہوا کہ دین و ایمان محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کی تعظیم کا نام ہے جو اونکی تعظیم مین کلام کرنے وہ اصل ایمان کو باطل و بیکار کیا چاہتا ہے والعیاذ باللہ تعالی ۱۲

عہ قرآنی تورد از ابن معین ۱۲ منہ

وحرم علیکم ان ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی او تجہروا لہ بالقول کجہر بعضکم لبعض فتحبط اعمالکم و انتم لا تشعرون بخسرانکم۔ و جعل طاعتہ طاعتہ و بیعتہ بیعتہ فان بایعتم نبیکم فانما فوق ایدیکم ید رحمانکم۔ و قرن اسمہ الکریم باسمہ العظیم فی الاغناء

لہ آیت ۳ یا ایھا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجہروا لہ بالقول کجہر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم و انتم لا تشعرون ۝

اے ایمان والو نہ بلند کرو اپنی آوازین نبی کی آواز پر اور اوسکے حضور چلا کر نہ بولو جیسے آپس مین ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہین تمھارے عمل اکارت نہ ہو جائین اور تمھین خبر نہو۔ امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روضۂ انور کے پاس کسیکو اونچی آواز سے بولتے دیکھا فرمایا کیا اپنی آواز نبی کی آواز پر بلند کرتا ہے اور یہی آیت تلاوت کی ۱۲ ۔ ؁ آیت ۴ من یطع الرسول فقد اطاع اللہ ۔ جسنے رسول کی اطاعت کی اوسنے خدا کی اطاعت کی ۱۲ ؁ آیت ۵ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم بیشک جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہین وہ تو اللہ ہی سے بیعت کر رہے ہین اللہ کا ہاتھ انکے ہاتھون پر ۱۲ ؁ اللہ عزوجل نے بیشمار سورتون مین اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک اپنے نام اقدس سے ملا کر ذکر فرمایا کہین اصل شان اپنی تھی انمین حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر بھی شامل فرمایا کہین اصل معاملہ حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تھا انکے ساتھ اپنے ذکر والا سے اعزاز بڑھایا آئندہ کی آٹھ آیتین اسکے بیانمین مین مسلمان دیکھے اور ایمان تازہ کرے ۱۲ منہ مدظلہ ؁ آیت ۶ اغنٰھم اللہ و رسولہ من فضلہ انھین دولتمند کردیا اللہ اور اللہ کے رسول نے اپنے فضل سے ۱۲

والابتاء ورجاء العطاء والتقديم والقضاء والمحادثة والارضاء

۵۱ آیت ۷ ولو انهم رضوا ما آتٰهم الله ورسوله وقالوا حسبنا الله
سیؤتینا الله من فضله ورسوله اور کیا خوب تھا اگر وہ راضی ہوتے اسپر جو انھیں
دیا اللہ اور اللہ کے رسول نے اور کہتے ہمیں اللہ کافی ہے اب دیتا ہے ہمیں اللہ اپنے
فضل سے اور اوسکا رسول ۱۲ ۵۲ آیت ۸ یا ایها الذین آمنوا لا تقدموا بین
یدی الله ورسوله اے ایمان والو اللہ و رسول سے آگے نہ بڑھو ۱۲ ۵۳ آیت ۹
ما کان لمؤمن ولا مؤمنة اذا قضی الله ورسوله امرا ان یکون لهم الخیرة
من امرهم ومن یعص الله ورسوله فقد ضل ضلالا مبینا ۰ نہیں پہنچتا
کسی مسلمان مرد نہ عورت کو کہ جب اللہ و رسول کوئی بات اون کے معاملے میں ٹھہرا دیں تو
انھیں اپنے کام کا کچھ اختیار باقی رہے اور جو حکم نہ مانے اللہ و رسول کا وہ صریح گمراہ ہو بہک گیا ۱۲
۵۴ آیت ۱۰ لا تجد قوما یؤمنون بالله والیوم الآخر یوادون
من حاد الله ورسوله ولو کانوا آباءهم او ابناءهم او اخوانهم او عشیرتهم
تو نہ پائیگا اونھیں جو ایمان لاتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں اللہ و رسول کے
مخالف سے چاہے وہ اپنے باپ یا بیٹے یا بھائی یا عزیز ہی ہوں ۱۲ ۵۵ آیت ۱۱ والله ورسوله
احق ان یرضوه ان کانوا مؤمنین ۰ الم یعلموا انه من یحادد الله ورسوله
فان له نار جهنم خالدا فیها ذلک الخزی العظیم ۰ اللہ و رسول زیادہ مستحق
ہیں اسکے کہ یہ لوگ انھیں راضی کریں اگر ایمان رکھتے ہیں کیا انھیں خبر نہیں کہ جو مقابلہ کرے اللہ
و رسول سے تو اوسکے لیے دوزخ کی آگ ہے جسمیں ہمیشہ رہیگا اور وہی بڑی رسوائی ہے ۱۲

والنعیم والایذاء فی قرآنکم ورفع شانہ وعظم مکانہ فیہ امرہ
عن امرہ من عدا ذلک اشہاد کان لیغفر نبیکم ان تجعلون الحبی
کالذرا والدمر کالمسک اتجعلون العبس کریحانکم
فقد هداکم ربکم ان لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم
کدعاء بعضکم بعضا من اب او مولی او سلطان
وقال للذین ارسلوا السنتہم فی شانہ العظیم

له آیت ۲ ۱۲ اذا الصحو للہ ورسولہ جب خالص تکلیف میں اللہ و رسول کے
ساتھ ۱۲ ته آیت ۳ ۱۲ ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا
والآخرة واعد لہم عذابا مہینا بیشک جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ و
رسول کو اللہ نے اون پر لعنت کی دنیا و آخرت میں اور ان کے لیے طیار کر رکھی ذلت کی مار
یہ معاملہ خاص حبیب کا ہے اللہ کو کون ایذا دے سکتا ہے مگر یہاں تو جو معاملہ رسول کے ساتھ برتا جائے
ہی ساتھ قرار پایا ہے ۱۲ سه یعنی جہنم خود کنکر موتی خون کو مشک بھس کو پھول کی طرح نہیں سمجھتے
تو رسول کے معاملے کا اور پر کیا قیاس کرتے ہو یہاں تو کوئی نسبت ہی نہیں ہو سکتی جب انکے ابن کرم
حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں لا تقیسونی باحد و لا تقیسوا علی احدا مجھے کسی پر
قیاس نہ کرو نہ کسیکو مجھ سے نسبت دو تو خود حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر کیا ہے
و اللہ اکبر ۱۲ سه آیت ۴ ۱۲ یہ کہ رسول کا پکارنا اپنے میں ایسا نہ ٹھہرا لو جیسے ایک دوسرے کو پکارتے ہو
اب ایک دوسرے میں باپ اور مولی اور بادشاہ سب آگئے اسیلیے علما فرماتے ہیں نام پاک لیکر ندا
کرنا حرام ہے اگر روایت میں مثلا یا محمد آیا ہو تو اسکی جگہ بھی یا رسول اللہ کہے اس مسئلہ کا
بیان جلیل الشان فقیر کے رسالہ تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین میں دیکھیے ۱۲ منہ

أباللّٰه وآيٰته ورسوله كنتم تستهزؤن ٥ لا تعتذروا قد

ف٥ یہ آیت ۵ اہو غزوۂ تبوک کو جاتے منافقون نے تخلیہ مین نبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کے خلاف شان کچھ کہا جب سوال ہو عذر کرینگے اور بولے ہم تو یونہین آپس مین ہنستے تھے اللہ تعالے نے فرمایا قل اباللّٰه وآيٰته ورسوله الآیہ اے نبی انہین فرما دے کیا اللہ اور اُسکی آیتون اور اُسکے رسول کے معاملے مین ٹھٹھا کرتے تھے بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے ایمان لا کر **اقول** اس آیت سے تین فائدے حاصل ہوئے **اوّل** یہ کہ جو رسول کی شان مین گستاخی کرے وہ کافر ہو جاتا ہے اگرچہ کیسا ہی کلمہ پڑھتا اور ایمان کا دعوے رکھتا ہو کلمہ گوئی اُسے ہرگز کفر سے نہ بچائیگی **دوم** یہ جو بعض جاہل کہنے لگتے ہین کہ کفر تو دل سے متعلق ہے نہ کہ زبان سے جب وہ کلمہ پڑھتا ہے اور اوسکے دل مین کفر ہونا معلوم نہین تو ہم کسی بات کے سبب اُسے کیونکر کافر کہین محض خبط اور نری جھوٹی بات ہے جسطرح کفر دل سے متعلق ہے یونہین ایمان بھی زبان سے کلمہ پڑھنے پر مسلمان کیسے کہا یونہین زبان سے گستاخی کرنے پہ کافر کہا جائیگا اور جب بغیر اکراہ شرعی کے ہے تو اللہ کے نزدیک بھی کافر ہو جائیگا اگرچہ دل مین گستاخی کا معتقد نہو کہ نے اعتقاد کہنا ہزل وسخریہ ہے اور اسی پر رب العزۃ فرما چکا کہ تم کافر ہو گئے اپنے ایمان کے بعد اسکی تحقیق ہمارے رسالہ البارقۃ اللمعا علی سا نطق بالکفر طوعا مین ہے **سوم** کھلے ہوئے لفظون مین عذر و تاویل مسموع نہین آیت فرما چکی کہ حیلے نہ گڑھو تم کافر ہو گئے **تنبیہ** یہان اللہ عزوجل نے انھین کلمات گستاخی کو وجہ کفر بتایا اور ان کے مقابل کلمہ گوئی و عذر جوئی کو مردود ٹھہرایا یہان اُن کے کفر سابق کی بحث نہین کہ قد کفرتم بعد ایمانکم فرمایا ہے تم مسلمان ہو کر کافر ہو گئے نہ کہ قد کنتم کافرین تم پہلے ہی سے کافر تھے یہ فائدے خوب یاد رکھنے کے ہین وباللہ التوفیق ۱۲ منہ مدظلہ

كفرتم بعد ايمانكم فيا ايها المنافقون المرتدة الفاسقون الزائغون عن كيف
ان مدح الرسول صلى الله عليه وسلم كمدح بعضكم بعضا بل اقل منه في حسبانكم قد بدت البغضاء

سلہ نفاق دو قسم ہے عقیدی وعملی نفاق عملی کے بیان مین فقیر نے ایک رسالہ جامعہ مسمے
بہ انباء الحذاق بمسالک النفاق لکھا اور آیات واحادیث کثیرہ غزیرہ سے اوسکے وجوہ
وصور کو ظاہر کیا جو اس رسالے کے غیر مین مجموعاً نملینگے وہان سے ان حضرات کے نفاق کا ثبوت بعونہٖ تعالیٰ
سلہ اسقو فرماتے ہے رسول کے حضور چلا کر بولو جیسے ایک دوسرے کے سامنے چلا لیتے ہو اللہ
فرماتے رسول کا پکارنا ایک دوسرے کا سا پکارنا نہ ٹھہرالو تقویۃ الایمان والا کہے رسول کی ایسی ہی
تعریف کرو جیسی باہم ایک دوسرے کی کرتے ہو بلکہ اسمین بھی کمی کرو انا للہ وانا الیہ
راجعون ۰ سلہ قال اللہ تعالے قد بدت البغضاء من افواھھم وما تخفی صدورھم
اکبر قد بینا لکم الآیت ان کنتم تعقلون ۰ ھانتم اولاء تحبونھم
ولا یحبونکم وتؤمنون بالکتب کلہ واذا لقوکم قالوا امنا واذا
خلوا عضوا علیکم الانامل من الغیظ قل موتوا بغیظکم ان اللہ علیم
بذات الصدور ۰ ظاہر ہو چکی ہے دشمنی اُن کی باتون سے اور وہ جو اُن کے دلون مین دبی ہے
اس سے بھی زیادہ ہے ہمنے صاف بیان فرما دین تمھارے لیے نشانیان اگر تمھین سمجھ
ہو۔ دیکھو یہ جو تم ہو تم تو انھین چاہتے ہو اور وہ تمھین نہین چاہتے اور تم پوری کتاب پر
ایمان لاتے ہو اور جب وہ تمسے ملتے ہین تو کہتے ہین ہم مسلمان ہین جب تنہا ہوتے
ہین تو تم پر غصے مین اپنی انگلیان چباتے ہین تو فرما دے مر جاو گھٹ گھٹ کر خدا
خوب جانتا ہے دلون کی بات اقول اس آیت سے بھی دو فائدے ملے ایک یہ کہ دل کے سچا
کیے بغیر زبانی اقرار کلمہ گوئی کی پکار کوئی چیز نہین دوسرے یہ کہ دل کا بخار زبانی باتون سے ظاہر ہو جاتا ہے ۱۲ منہ

من افواهكم وما تخفى صدوركم اكبر والله مخرج اضغانكم[1] استحوذ
عليكم الشيطن فانساكم ذكر الله وتعظيم الرسول وقد نطق القرآن
بخذلانكم وارداء كم الشيطن نفطا من شينه وثناء كم
النذ ويرمن داءة نونه فاراكم تقوية الايمان فى تفويت
ايمانكم ما كان الله ليذر المؤمنين على ما انتم عليه
حتى يميز الخبيث من الطيب وما الله بغافل عن كفرانكم
فلا ورب محمد لا تؤمنون حتى يكون احب اليكم من
والدكم وولدكم والناس اجمعين والروح الذى بين جسمانكم
صلى الله تعالى وبارك وسلم عليه وعلى آله الكرام وصحبه
العظام وخادمى سنته القيام برد زيغكم وطغيانكم
دونها صاحبه الصادق فى غاية الاعظام وادامة ذكرها الى يوم
القيام وان كان فيه رغم انوفكم وا سبحان اعيانكم آمين
يا ارحم الراحمين والحمد لله رب العلمين وصلى الله تعالى
على سيدنا ومولانا محمد وآله وصحبه اجمعين

---

[1] قال الله تعالى استحوذ عليهم الشيطن فانساهم ذكر الله اولئك
حزب الشيطن الا ان حزب الشيطن هم الخسرون ٥ غالب آگیا اونپر شیطان سو
بھلادی اُن کو خدا کی یاد وہ شیطان کے گروہ ہین سنو شیطان ہی کے گروہ نقصان مین ہین یہ کلام
مدینہ طیبہ نے وہابیہ کے حق مین یہی آیت لکھی اور خود حدیث صحیح بخاری کی انکا قرن الشیطان ہونا ثابت ۱۲ منہ

بلاشبہہ وہابیہ مذکورین اور اون کے پیشواے مسطور پر بوجوہ کثیرہ قطعًا یقینًا کفر لازم
اور حسب تصریحات جماہیر فقہاے کرام اصحاب فتاوی اکابر واعلام رحمہم اللہ الملک
المنعام بر حکم کفر ثابت وقائم اور بظاہر اونکا کلمہ پڑھنا اس حکم کا نافی اور اون کو نافع
نہین ہوسکتا آدمی فقط زبان سے کلمہ پڑھنے یا اپنے آپ کو مسلمان کہنے سے مسلمان نہین ہوتا
جبکہ اوسکا قول یا فعل اوسکے دعوے کا مکذب ہوگیا اگر کوئی شخص اپنے آپ کو مسلمان کہے
کلمہ پڑھے بلکہ نماز روزہ حج زکوۃ بھی ادا کرے باانہمہ خدا اور رسول کی باتین جھٹلائے یا خدا
ورسول وقرآن کی جناب مین گستاخیان کرے یا زنار باندھے بت کے لیے سجدہ مین
گرے تو وہ مسلمان قرار پاسکتا یا عادت کے طور پر وہ کلمہ پڑھنا اوسکے کام آسکتا ہی
ہرگز نہین ہم ابھی حاشیۂ خطبہ مین یہ مضمون آیات قرآنیہ سے ثابت کرچکے **درمختار**
مطبع ہاشمی صفحہ ۳۱۸ او اتی بھما علی وجہ العادۃ لم ینفعہ ما لم یتبرأ **ترجمہ**
اگر عادت کے طور پر کلمہ پڑھا تو نفع نہ دیگا جب تک اپنی اُس کفری بات سے توبہ نہ کرے
آنکے مذہبی عقیدون ان کے پیشواے مذہب کی کتابون مین بکثرت کلمات کفریہ ہین جنکی
تفصیل کو دفتر درکار اور خود انکے پیشوا نے اپنی کتاب تقویۃ الایمان مین جسے یہ لوگ
معاذ اللہ کتاب آسمانی کی مثل جانتے اور اپنے مذہب کی مقدس کتاب ٹھہراتے ہین اپنے اور
اپنے سب پیرو ون کے کھلم کھلا کافر ہونیکا صاف اقرار کیا ہی مین پہلے انکا وہ **اقراری**
کفر نقل کرون پھر بطور نمونہ چند **صریح کفریات** ان کے اور لکھون **رسول اللہ**
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ایک حدیث مین ختم دنیا کا حال ارشاد فرمایا ہے کہ زمانہ فنا
نہوگا جب تک لات وعزی کی پھر پرستش نہو لے۔ وہ یون ہوگی کہ اللہ تعالی ایک پاکیزہ
ہوا بھیجیگا جو ساری دنیا سے مسلمانونکو اٹھالیگی جسکے دل مین رائی برابر بھی ایمان ہوگا

[illegible]

وہ اٹھا لیا جائیگا جب زمین میں نرے کافر رہجائینگے پھر بتوں کی پوجا بدستور جاری ہو جائیگی
تقویۃ الایمان مطبع فاروقی دہلی سنہ ۱۲۹۳ھ صفحہ ۴۲ پر یہ حدیث بحوالہ مشکوٰۃ نقل کی
اور خود اسکا ترجمہ کیا کہ پھر بھیجیگا اللہ ایک باؤ اچھی سو جان نکال لیگی جسکے دلمیں ہوگو
ایک رائی کے دانے بھر ایمان سو رہجائینگے وہی لوگ کہ جن میں کچھ بھلائی نہیں سو
پھر جاوینگے اپنے باپ دادوں کے دین پر حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے یہ بھی
صراحۃً ارشاد فرما دیا تھا کہ وہ ہوا خروج دجال لعین و نزول عیسی مسیح علیہ الصلاۃ والتسلیم کے
بعد آئیگی تقویۃ الایمان میں حدیث کے یہ لفظ بھی خود ہی نقل کیے اور اوسکا ترجمہ کیا صفحہ ۴۵
نکلیگا دجال سو بھیجیگا اللہ عیسی بیٹے مریم کو سو وہ ڈھونڈیگا اسکو پھر تباہ کریگا اسکو پھر بھیجیگا
اللہ ایک باؤ ٹھنڈی شام کیطرف سے سو نہ باقی رہیگا زمین پر کوئی کہ اوسکے دلمیں ذرہ بھر
ایمان ہو مگر کہ مار ڈالیگی اوسکو باایں ہمہ حدیث مذکور لکھکر اسی صفحہ پر صاف لکھدیا
سو پیغمبر خدا کے فرمانے کے موافق ہوا اب نہ خروج دجال کی حاجت رہی نہ نزول مسیح
کی ضرورت بلکہ ان کے نصیبوں وہ ہوا ابھی چل گئی تمام مسلمانوں کے کافر مشرک بنانے
کے لیے ختم دنیا کی حدیث صاف صاف اپنے زمانہ موجودہ پر جمادی اور کچھ پروا نہ کی
کہ جب یہ وہی زمانہ ہے جسکی اس حدیث نے خبر دی اور وہ ہوا چل چکی اور جس کے دلمیں رائی برابر
بھی ایمان تھا مر گیا اب تمام دنیا میں نرے کافر ہی کافر رہ گئے ہیں تو یہ شخص خود اور اسکے
سارے پیرو کیا دنیا کے پردے سے کہیں الگ بستے ہیں یہ خود اپنے اقرار سے ٹھیٹ
کافر پکے بت پرست ہیں یہ خود انکا اقراری کفر تھا اب گنیے کہ علمائے کرام فقہائے
عظام کی صریح تصریحوں سے اس پر کتنی وجہ سے کفر لازم (کفریہ ۱) یہی اقرار کفر کہ جو اپنے
کفر کا اقرار کرے وہ سچ کافر ہے نوازل فقیہ ابو اللیث پھر خلاصہ پھر

تکملہ لسان الحکام مطبوعہ مصر ص ۷۵ رجل قال انا ملحد یکفر ترجمہ جو اپنے

الحاد کا اقرار کرے کافر ہے اشباہ فن ثانی کتاب السیر باب الردۃ قیل لھا انت

کافرۃ فقالت انا کافرۃ کفرت ترجمہ کسی نے کہا تو کافرہ ہے کہا مین کافرہ ہون کافرہ

ہوگئی فتاوی عالمگیری مطبع مصر سنہ ۱۳۱۰ جلد ۲ ص ۲۷۹ مسلم قال انا ملحد یکفر و

لو قال ما علمت انہ کفر لا یعذر بھذا انتہی ترجمہ ایک مسلمان اپنے ملحد ہونیکا اقرار کرے

کافر ہو جائیگا اور اگر کہے کہ مین نہ جانتا تھا کہ اسمین مجھ پر کفر عائد ہوگا تو یہ عذر نہ سنا جائیگا

(کفریہ ۲) اسی قول مین تمام امت کو کافر مانا یہ خود کفر ہے شفا شریف تصنیف امام

قاضی عیاض ص ۳۶۲ و ص ۳۶۳ نقطع بتکفیر کل قائل قال قولا یتوصل بہ الی تضلیل الامۃ

ترجمہ جو کوئی ایسی بات کہے جس سے تمام امت کو گمراہ ٹھہرانے کیطرف راہ نکلے وہ یقینا

کافر ہے (کفریہ ۳) تقویۃ الایمان ص ۲۰ غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار

مین ہو کہ جب چاہے کر لیجیے یہ اللہ صاحب کی ہی شان ہے یہان اللہ سبحانہ کے علم

کو لازم و ضروری نہ جانا۔ اور معاذ اللہ اسکا جہل ممکن مانا کہ غیب کا دریافت کرنا اسکے

اختیار مین ہے چاہے دریافت کرلے چاہے جاہل رہے یہ صریح کلمہ کفر ہے عالمگیری

ج ۲ ص ۲۵۸ یکفر اذا وصف اللہ تعالی بما لا یلیق بہ او نسبہ الی الجہل او العجز او النقص اھ

مختصرا ترجمہ جو شخص اللہ تعالی کی ایسی شان بیان کرے جو اسکے لائق نہین یا اوسے

جہل یا عجز یا کسی نقصان کیطرف نسبت کرے وہ کافر ہے بحر الرائق طبع مصر ج ۵

ص ۱۲۹ بزازیہ مطبع مصر ج ۳ ص ۳۲۳ جامع الفصولین مطبع مصر ج ۲

ص ۲۹۸ لو وصف اللہ تعالی بما لا یلیق بہ کفر ترجمہ اگر اللہ تعالی کی شان مین ایسی بات

کہی جو اسکے لائق نہین کافر ہوگیا (کفریہ ۴) جب چاہے دریافت کر لینے کا صاف مطلب

کہ ابھی تک دریافت ہوا نہیں ہاں اختیار ہو کہ جب چاہے دریافت کرلے تو علم

الٰہی قدیم نہوا اور یہ کھلا کلمہ کفر ہے **عالمگیری** ج ۲ صفحہ ۲۶۰ لو قال علم خدائے قدیم

نیست یکفر کذا فی التاتارخانیۃ اھ ملخصاً ترجمہ جو علم خدا کو قدیم نہ مانے کافر ہے

ایسا ہی تاتارخانیہ میں ہے (کفریہ ۵) **ایضاح الحق** مطبع فاروقی دہلی

سنہ ۱۲۹۷ھ صفحہ ۳۵ و صفحہ ۳۶ تنزیہ او تعالیٰ از زمان و مکان و جہۃ و اثبات رویت

بلا جہت و محاذات (الیٰ قولہ) ہمہ از قبیل بدعات حقیقیہ است اگر صاحب آن اعتقادات

مذکورہ را از جنس عقائد دینیہ می شمارد اھ ملخصاً اسمیں صاف تصریح ہے کہ اللہ تعالیٰ کو

زمان و مکان و جہت سے پاک جاننا اور اسکا دیدار بلا کیف ماننا بدعت و ضلالت ہے

اسمیں اُسنے تمام ائمہ کرام و پیشوایان مذہب اسلام کو معاذ اللہ بدعتی و گمراہ بتایا شاہ

عبد العزیز صاحب **تحفہ اثنا عشریہ** مطبوعہ کلکتہ سنہ ۱۲۴۳ھ صفحہ ۲۵۱ میں فرماتے ہیں عقیدہ

سیزدہم آنکہ حق تعالیٰ را مکان نیست و او را جہتے از فوق و تحت متصور نیست و ہمینست

مذہب اہلسنت و جماعت **بحر الرائق** ج ۵ صفحہ ۱۲۹ **علمگیری** ج ۲ صفحہ ۲۵۹

یکفر باثبات المکان للہ تعالیٰ ترجمہ اللہ تعالیٰ کے لیے مکان ثابت کرنے سے

آدمی کافر ہوجاتا ہے **فتاویٰ قاضیخان** فخر المطابع ج ۴ صفحہ ۴۲۳ سجل

قال خدائے بر آسمان میداند کہ من چیزے ندارم یکون کفراً لان اللہ تعالیٰ منزہ عن

المکان ترجمہ کسینے کہا کہ خدا آسمان پر جانتا ہو کہ میرے پاس کچھ نہیں کافر ہوگیا اسلیے

کہ اللہ تعالیٰ مکان سے پاک ہو **خلاصہ** کتاب الفاظ الکفر فصل ۲ جنس ۲ لو قال

نردبان بنہ و بآسمان بر آئی و با خدائے جنگ کن یکفر لانہ اثبت المکان للہ تعالیٰ

ترجمہ یوں کہنے والا کافر ہوگیا اسلیے کہ اوسنے اللہ تعالیٰ کے لیے مکان مانا۔

ملاحظہ ۵

۵ اسکے متعلق شرح عقائد و فقہ اکبر و شرح فقہ اکبر کی عبارتیں کفریہ ۱۰ کے رد میں دیکھیے ۲۲

(الکفریہ ۲۶) رسالہ یکروزی مطبع فاروقی صـ ۱۴۴ بعد اخبار ممکن ست کہ ایشان را فراموش گردانیدہ شود پس قول بامکان وجود مثل اصلا منجر بتکذیب نصے از نصوص نگردد و سلب قرآن مجید بعد انزال ممکن ست اہل حق نے کہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا مثل یعنے تمام صفات کمالیہ مین حضور کا شریک و ہمسر محال ہی اور بعض علما اسپر دلیل لاتے تھے کہ اللہ عزوجل نے حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو خاتم النبیین فرمایا اگر حضور کا مثل بمعنے مذکور ممکن ہو تو معاذ اللہ کذب الٰہی لازم آئے اسکے جواب مین شخص مذکور نے وہ کفری بول بولا کہ اگر اللہ تعالی قرآن مجید دلون سے بھلا کر ایسا کرے تو کس نص کی تکذیب ہوگی یہان صاف اقرار کردیا کہ اللہ عزوجل کی بات واقع مین جھوٹی ہوجائیں تو حرج نہین حرج اسمین ہے کہ بندے اوسکے جھوٹ پر مطلع ہون اگر اونھین بھلا کر اپنی بات جھوٹی کردے تو تکذیب کہان سے آئیگی کہ اب کسیکو وہ نص یاد ہی نہین جو جھوٹ ہوجانا بتاتے غرض سارا ڈر بندون کا ہے جب انکی مت ماردی پھر پرواہ کیا ہے تعالی اللہ عما یقول الظلمون علوا کبیرا

(۲۷) شفا شریف صـ ۳۳۰ من دان بالوحدانیۃ وصحۃ النبوۃ و نبوۃ نبینا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ولکن جوز علی الانبیاء الکذب فیما اتوا بہ ادعی فی ذلک المصلحۃ بزعمہ او لم یدعہا فہو کافر باجماع ترجمہ جو اللہ تعالی کی وحدانیت نبوت کی حقانیت ہمارے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی نبوت کا اعتقاد رکھتا ہو باینہمہ انبیا علیہم الصلاۃ والسلام پر انکی باتون مین کہ وہ اپنے رب کے پاس سے لائے کذب جائز مانے خواہ بزعم خود اسمین کسی مصلحت کا ادعا کرے یا نہ کرے ہر طرح بالاتفاق کافر ہے) حضرات انبیا علیہم افضل الصلاۃ والثنا کا کذب جائز ماننے والا بالاتفاق کافر ہوا

اللہ عزوجل کا کذب جائز ماننے والا کیونکر بالاجماع کافر و مرتد نہ ہوگا۔ اس مسئلے مین
شخص مذکور اور اوسکے کاسہ لیسون کے اقوال سخت ہولناک و بیباک و ناپاک ہین جنکی
تفصیل و تشریح اور اون کے رد بلیغ کی تنقیح ہماری کتاب سبحٰن السبوح
عن عیب کذب مقبوح سے روشن (کفریہ ۷) بکروزی ص ۱۴۵ ۱۳۰۷ھ

لانسلم کہ کذب مذکور محال بمعنے مسطور باشد چہ عقد قضیہ غیر مطابقہ للواقع و القاء
آن بر ملئکہ و انبیا خارج از قدرت الٰہیہ نیست والا لازم آید کہ قدرت انسانی ازید
از قدرت ربانی باشد اسمین صاف تصریح ہی کہ جو کچھ آدمی اپنے لیے کر سکتا ہی وہ سب
خداے پاک کی ذات پر بھی روا ہے جسمین کھانا پینا سونا پاخانہ پھرنا پیشاب کرنا جلنا
ڈوبنا مرنا سب کچھ داخل لہذا اس قول خبیث کے کفریات حد شمار سے خارج (کفریہ ۹)
بکروزی ص ۱۴۵ عدم کذب را از کمالات حضرت حق سبحنہ می‌شمارند و او را جلشانہ بآن
مدح میکنند بخلاف اخرس و جماد و صفت کمال ہمین ست کہ شخصے قدرت بر تکلم
بکلام کاذب دارد و بنا بر رعایت مصلحت و مقتضاے حکمت تنزہ از شوب کذب
تکلم بکلام کاذب ننماید ہمان شخص ممدوح میگردد بخلاف کسیکہ لسان او مائف شدہ
یا ہرگاہ ارادہ تکلم بکلام کاذب نماید آواز او بند گردد یا کسے دہن او را ببندد نماید این شخص
نزد عقلا قابل مدح نیست بالجملہ عدم تکلم بکلام کاذب ترفعا عن عیب الکذب و تنزہا
عن التلوث بہ از صفات مدح است اھ ملخصا اسمین صاف اقرار ہی کہ اللہ عزوجل کا جھوٹ بولنا ممتنع
بالغیر بلکہ محال عادی بھی نہین کہ گونگے کا بولنا ہرگز نہ محال بالذات نہ ممتنع بالغیر نہ ممتنع
عقلی نہ محال شرعی صرف محال عادی ہی اور وہ تصریح کرتا ہی کہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا ایسا بھی
نہین جیسے گونگے کا بولنا کہ اللہ تعالیٰ کی تو اسسے مدح کرتے ہین اور گونگے کی نہین تو ضرور ہوا کہ کذب الٰہی محال عادی

بھی نہو یہ صریح کفر ہے اور اسمین ایمان و دین و شرائع سب کا ابطال کہ جب خدا پر
جھوٹ ہر طرح روا ہو تو اُسکی کسی بات پر اطمینان کیا ہے (کفریہ ۹) اسی قول مین
صراحۃً مان لیا کہ اللہ تعالی مین عیب و آلائش کا آنا جائز ہے مگر مصلحۃً ترقع کے لیے
اُس سے بچتا ہے یہ صراحۃً اللہ عزوجل کو قابل ہر گونہ نقص و عیب و آلودگی ماننا ہے کہ یہ
بھی مثل کفریہ ہفتم ہزاروں کفریات کا خمیرہ ہے علمگیری قول مذکور در کفریہ ۳
اعلام لقواطع الاسلام مطبوع مصر سنہ ۱۲۹۲ھ صفحہ ۱۵ من نفی او اثبت ما ہو صریح
فی النقص کفر ترجمہ جو اللہ تعالے کی شان مین کوئی ایسی بات نہ۔ یا۔ ہان۔ کہے
جسمین کھلی منقصت ہو کافر ہو جاتے (کفریہ ۱۰) اسی قول مین صفات الٰہی بلکہ اسکی سب
صفات کمال کو اختیاری مانا کہ مصلحۃً عیب و آلائش سے بچنے کو انھین اختیار کیا ہے
جسطرح کفریہ ۳ مین صفت علم غیب کو صراحۃً اختیاری کہا تھا اور جو چیز اختیاری ہو ضرور
حادث و نو پیدا ہو گی شرح عقائد نسفی طابع قدیم صفحہ ۲۲ الصادر عن الشی بالقصد
والاختیار یکون حادثاً بالضرورۃ ترجمہ جو کسی سے اوسکے قصد و اختیار سے صادر ہو
وہ بالبداہۃ حادث ہو گا اور صفات الٰہی کو حادث ٹھہرانا کلمہ کفر ہے فقہ اکبر حضرت امام
اعظم ابو حنیفہ و شرح فقہ اکبر ملا علی قاری مطبع حنفی سنہ ۱۲۶۹ صفحہ ۲۹ صفاتہ فی الازل غیر
محدثۃ ولا مخلوقۃ فمن قال انہا مخلوقۃ او محدثۃ او وقف فیہا او شک فیہا فہو کافر باللہ تعالی
ترجمہ اللہ تعالی کی سب صفتین ازلی ہین نہ وہ نو پیدا ہین نہ مخلوق تو جو انھین مخلوق یا
حادث بتاتے یا اسمین توقف یا شک کرے وہ کافر ہے (کفریہ ۱۱ تا ۱۹) اسی
قول مین صاف بتایا کہ جن چیزون کی نفی سے اللہ تعالی کی مدح کیجاتی ہے وہ سب باتین
اللہ عزوجل کے لیے ہو سکتی ہین ورنہ تعریف نہوتی تو اللہ تعالی کے لیے سونا اونگھنا

بہکنا بہولنا جورو بیٹیا بندوں سے ڈرنا کسیکو اپنی بادشاہی کا شریک کرلینا ذلت وخواری کے باعث دوسرے کو اپنا یار و مددگار بنانا وغیرہ وغیرہ سب کچھ روا ٹھہرا کر ان سب باتوں کی نفی سے اللہ تعالی کی مدح کیجاتی ہی آیت لا تاخذہ سنة ولا نوم ترجمہ نہ اوسے اونگھ آتی ہے نہ نیند آیت لا یضل ربی ولا ینسے ترجمہ نہ میرا رب بہکے نہ بہولے آیت ما اتخذ صاحبة ولا ولدا ترجمہ اللہ نے نہ کسیکو اپنی جورو بنایا نہ بیٹا آیت ولا یخاف عقبٰها ترجمہ اللہ کو ثمود کے پچھاڑنیکا خوف نہیں آیت لم یکن له شریک فی الملک ولم یکن له ولی من الذل ترجمہ نہ کوئی بادشاہی میں اوسکا ساجھی نہ کوئی دباؤ کے سبب اوسکا حمایتی یہ سب صریح کفر ہیں (کفریہ ۲۰ و ۲۱) صراط مستقیم مطبع ضیائی

سنہ ۱۲۸۵ صفحہ ۱۵۹ نسبت بیر خود تا اینکہ روزے حضرت جل وعلا دست راست ایشان

رابدست قدرت خاص خود گرفتہ چیزے را از امور قدسیہ کہ بس رفیع وبدیع بودند

پیش روے حضرت ایشان کردہ فرمود کہ ترا اینچنین دادہ ام وچیزہائے

دیگر خواہم داد صفحہ ۱۳ مکالمہ ومسامرہ ہست می آید صفحہ ۱۵۴ گاہے کلام حقیقی ہم

شفا شریف صفحہ ۳۲۶ من اعترف بالٰهیة اللہ تعالی ووحدانیتہ ولکنہ ادعے

لہ ولدا وصاحبة فذلک کفر باجماع المسلمین وکذا من ادعے مجالستہ اللہ تعالے

والعروج الیہ ومکالمتہ اھ ملخصا ترجمہ جو اللہ تعالی کی الوہیت وتوحید کا قائل ہو

مگر اوسکے لیے جورو یا بچہ ٹھہرائے وہ باجماع مسلمین کافر ہے اسیطرح جو اللہ تعالی کے ساتھ ہمنشینی اوس تک صعود اوس سے باتیں کرنیکا مدعی ہو ملخصا ولذلک من ادعے

منہم انہ یوحی الیہ وان لم یدع النبوة او انہ یصعد الی السماء ویدخل الجنة ویاکل من ثمارها

۵۸
پیر مرید اپنے وغیرہ کو بنی بنانا جو ۱۳۴۲ (الاستیفاء) ۴۰

ویعانق الحور العین وہولاء کلہم کفار مکذبون للنبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ترجمہ
اسیطرح جو جھوٹا متصوف دعوے کرے کہ اللہ تعالی سے وحی کرتا ہے اگرچہ
نبوت کا مدعی نہو یا یہ کہ وہ آسمان تک چڑھتا ہے جنت میں جاتا اوسکے پھل کھاتا
حوروں کو گلے لگاتا ہے یہ سب کافر ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی تکذیب کرنیوالے
جو روئی اس جاہل کے دعوے پر تو یہ حکم ہے خود رب العزت سے باتیں کرنا صاف حمد پر
کیا حکم ہوگا تحفۂ اثنا عشریہ صفحہ ۱۹۹ دربن بعثت ملکہ در عین مناجات و
مکالمہ کہ اعلاے مراتب قرب بشری با جناب خداوندی ست اس ترقی سے
صاف ظاہر کہ مکالمہ کا مرتبہ نفس نبوت سے خاص تر ہے تو دنیا میں کسیکے لیے
اللہ عزوجل سے کلام حقیقی کا دعوے صراحۃً اوسکی نبوت کا دعوی ہے تفسیر عزیزی سورۂ
بقر مطبع کلکتہ سنہ ۱۲۴۶ صفحہ ۴۲۳ زیر قولہ تعالی وقال الذین لا یعلمون لولا یکلمنا اللہ
منشاے این گفتگوے ایشان جہل ست زیرا کہ نمی فہمند کہ رتبۂ ہمکلامی با خدا عزوجل بس
بلند ست ایشان ہنوز بپایۂ اولین آن کہ ایمان ست نرسیدہ اند و آن رتبہ مختص
ست بملئکہ وانبیا علیہم الصلاۃ والسلام وغیر ایشان را ہرگز میسر نمیشود پس فرمائش
ہمکلامی با خدا گویا فرمائش آنست کہ ما ہمہ را پیغمبران یا فرشتہا سازد شرح عقائد
جلالی مطبع مصر صفحہ ۱۰۶ اس مسئلہ کی دلیل میں کہ جو شخص دنیا میں اللہ عزوجل سے
کلام حقیقی کا مدعی ہو کافر ہے فرمایا المکالمۃ شفاہا منصب للنبوۃ بل اعلی مراتبہا ففیہ
مخالفۃ لما ہو من ضروریات الدین وہو انہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم خاتم النبیین علیہ
افضل صلاۃ المصلین ترجمہ اللہ عزوجل سے کلام حقیقی منصب نبوت بلکہ اوسکے مراتب
اعلی مرتبہ ہے تو اوسکے دعوے کرنے میں بعض ضروریات دین یعنی نبی صلی اللہ

نام مصنف امام

تعالیٰ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونیکا انکار ہے (کفریہ ۲۲) صراط المستقیم

صلا از جملۂ آن شدت تعلق قلب ست بمرشد خود استغلالا یعنے نہ بآن ملاحظہ کہ

این شخص نادان فیض حضرت حق و واسطہ ہدایت اوست بلکہ بحیثیتیکہ متعلق عشق

بہان میگردد چنانکہ یکے از اکابر اینطریق فرمودکہ اگر حق جل وعلا در غیر کسوت مرشدمن

تجلی فرماید ہرآئنہ مرا باو التفات در کار نیست شخص مذکور کے پیرودن سے استفسار

ہے کہ اپنے اصول پر اس کلمہ کا حکم بتائیں یا خود اسی سے پوچھیں کہ وہ ہمیشہ ایک جگہ

ایک بات کہنے دوسری جگہ آپ ہی اوسکو کفر وضلالت بنا دینے کا عادی ہے

تقویۃ الایمان صفحہ ۵۶ اشرف المخلوقات محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کی تو اُسکے دربار میں یہ حالت ہے کہ ایک گنوار کے موہنہ سے اتنی بات سنتے ہی مارے

دہشت کے بیحواس ہوگئے پھر کیا کیے ان لوگونکو کہ اُس مالک الملک سے ایک

بھائی بندی کا رشتہ یا دوستی آشنائی کا سا علاقہ سمجھ کر کیا بڑھ بڑھ کر باتیں مارتے

ہیں کوئی کہتا ہے کہ اگر میرا رب میرے پیر کے سوا کسی اور صورت میں ظاہر ہو

تو ہرگز اُسکو نہ دیکھوں اللہ پناہ میں رکھے ایسی ایسی باتوں سے ع نہ لے ادب

محروم ماند از فضل رب ؁ اہ ملخصًا میں کہتا ہوں ہاتھ میں ہاتھ ملا کر باتیں ہونا

تو بھائی بندی یا آشنائی کا سا علاقہ نہیں ع نے ادب محروم ماند از فضل رب

نام مترجم امام

(کفریہ ۲۳) تقویۃ الایمان صلا جتنے پیغمبر آئے ہیں سو وہ اللہ کیطرف سے

یہی حکم لائے ہیں کہ اللہ کو مانیے اُسکے سوا کسیکو نہ مانئے صفحہ ۱۲ اللہ صاحب نے فرمایا

کسیکو میرے سوا نہ مانیو صفحہ ۱۸ اللہ کے سوا کسیکو نہ مان صفحہ ۸ اور وں کو ماننا محض

خبط ہے یہاں انبیاء وملئکہ وقیامت وجنت ونار وغیرہا تمام ایمانیات کے ماننے سے

صاف انکار کیا اور اوسکا افترا اللہ تعالیٰ اور اوسکے رسولوں پر رکھدیا کفریہ بھی صدہا
کفریات کا مجموعہ ہین مسلمانون کے مذہب مین جسطرح اللہ عزوجل کا ماننا فرض ہے
یونہین ان سب کا ماننا جزو ایمان ہے ان مین جسے نمانیگا کافر ہے ہر اردو زبان والا
جانتا ہے کہ ماننا تسلیم و قبول و اعتقاد کو کہتے ہین ولہذا اہل زبان ایمان کا ترجمہ
ماننا اور کفر کا ترجمہ نہ ماننا کرتے ہین آیت بقرہ ءَاَنذَرتَهُم اَم لَم تُنذِرهُم
لَا يُؤمِنُونَ ○ موضح القرآن ترجمہ شاہ عبدالقادر صاحب تو ڈراوے یا نہ ڈراوے
وے نمانینگے آیت یٰس لَقَد حَقَّ القَولُ عَلىٰ اَكثَرِهِم فَهُم لَا يُؤمِنُونَ ○
موضح القرآن ثابت ہو چکی ہے بات ان بہتون پر سو وے نمانینگے آیت
نسا يُؤمِنُونَ بِمَا اُنزِلَ اِلَيكَ موضح القرآن مانتے ہین جو اوترا تجھکو
آیت اعراف وَقَطَعنَا دَابِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوا مُؤمِنِينَ ○
موضح اور پیچھا ہی کاٹی اونکی جو جھٹلاتے تھے ہماری آیتین اور نہ تھے ماننے والے
آیت انعام وَاِذَا جَاءَكَ الَّذِينَ يُؤمِنُونَ بِاٰيٰتِنَا فَقُل سَلٰمٌ عَلَيكُم
موضح اور جب آوین تیرے پاس ہماری آیتین ماننے والے تو کہہ سلام ہے
تمپر آیت بقرہ اٰمَنَ الرَّسُولُ بِمَا اُنزِلَ اِلَيهِ مِن رَّبِّهٖ وَالمُؤمِنُونَ كُلٌّ
اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ موضح مانا رسول نے جو کچھ اترا
اُسکو اُسکے رب کیطرف سے اور مسلمانون نے سب نے مانا اللہ کو اور اوسکے فرشتونکو
اور کتابون کو اور رسولون کو دیکھو اللہ تعالیٰ تو یہ فرماتا ہے کہ ایمان والون نے
اللہ اور اُسکے فرشتون کتابون رسولون سب کو مانا یہ شخص کہتا ہی اللہ نے فرمایا
میرے سوا کسیکو نہ مانو آیت اعراف قَالَ الَّذِينَ استَكبَرُوا اِنَّا بِالَّذِي اٰمَنتُم

یہ کفرمون ہو موضح القرآن کہنے لگے بڑائی والے جو تمنے یقین کیا سو ہم نہیں مانتے
تو اقوال مذکورہ کے صاف یہ معنی ہوتے کہ اللہ تعالے کے سوا انبیا ملئکہ کسی پر ایمان لانے
سب کے ساتھ کفر کرے اس سے بڑھ کر اور کفر کیا ہوگا لطف یہ ہے کہ اسی تقویۃ الایمان
کے دوسرے حصے تذکیر الاخوان مترجمہ سلطان خان مطبع فاروقی صفحہ ۴۲ میں ہے

اصحاب رضی اللہ تعالی عنہم سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے جو اونکو نہ مانے
اوسکا ٹھکانا دوزخ ہے سبحن اللہ دوسرے حصے والا کہتا ہے جو صحابی
کو نہ مانے وہ بدعتی جہنمی پہلے والا کہتا ہے صحابہ تو صحابہ جو انبیا کو مانے وہ مشرک دوزخی

کفی اللہ المؤمنین القتال (کفریہ ۴۲) صراط مستقیم صفحہ ۳۸ صدیق

من وجہ مقلد انبیا میباشد و من وجہ محقق در شرائع پس اگر صدیق ذکی القلب ست
رضا و کراہیت حضرت حق در افعال و اقوال مخصوصہ و صحت و بطلان در عقائد خاصہ
و محمودیت و مذمومیت در اخلاق و ملکات شخصیہ بنور جبلی خود دریافت مینماید ۳۹
پس احکام این امور مذکورہ او را بدو وجہ معلوم میشود یکے بشہادت قلب خود خصوصا
و دیگر بسبب اندراج او در کلیات شرع عموما و علم کہ بوجہ اول حاصل شدہ تحقیقی ست
و ثانی تقلیدی و اگر ذکی العقل ست نور جبلی او بسوے کلیات و راہنمونی میفرماید
پس علوم کلیہ و شرعیہ او را بدو واسطہ میرسد بوساطت نور جبلی و بوساطت انبیا علیہم الصلاۃ
والسلام پس در کلیات شریعت و حکم و احکام ملت او را شاگرد انبیا ہم میتوان گفت
و ہم استاد انبیا ہم و نیز طریق اخذ آنہم شعبہ ایست از شعب وحی کہ آنرا در عرف شرع
بنفث فی الروع تعبیر میفرمایند و بعضے اہل کمال آن را بوحی باطنی می نامند صفحہ ۴۱ ہمین
را بامامت و صاحبت تعبیر میکنند و علم ایشان را کہ بعینہ علم انبیا ست لیکن بوحی ظاہری

متعلق نشده به حکمت می نامند صـ۱۴۲ لا بد اور المحافظے مثل محافظت انبیا کے مسمے

به عصمت ست فاتر میکنند صـ۱۴۲ ندا فی که اثبات وحی باطن و حکمت و وجاہت

و عصمت مر غیر انبیا را مخالف سنت و از عبیرا اختراع بدعت ست ونداقی که از باب

این کمال از عالم منقطع شده انداهر مختصًا اس قول نا پاک مین اُس نا آئل بیباک نے

نے پردہ و حجاب صاف صاف تصریحین کین که بعض لوگون کو احکام شرعیه جزئیه

وکلیه بوساطت انبیا اپنے نور قلب سے بھی پہنچتے ہین خاص احکام شرعیه مین بغیر

وحی آتی ہے ایک طرح وہ انبیا کے مقلد ہین اور ایک طرح مقلد انبیا سے آزاد ہم

شرعیه مین خود محقق وہ انبیا کے شاگرد بھی ہین اور ہم استاد بھی تحقیقی علم وہی ہر جو ان

نے توسط انبیا خود اپنی قلبی وحی سے حاصل ہوتا ہے انبیا کے ذریعہ سے جو ملتا ہر وہ

تقلیدی بات ہر وہ علم مین انبیا کے برابر و ہمسر ہوتے ہین فرق اتنا ہر که انبیا کو ظاہری

وحی آتی ہر انھین باطنی وہ انبیا کے مانند معصوم ہوتے ہین اسی مرتبہ کا نام حکمت ہے

یه کھلم کھلا غیر نبی کو نبی بنانا ہر جبتک معصوم کو اقوال و عقائد و غیرہا و شرعیه مین احکام

الٰہیه بے توسط انبیا خود بذریعه وحی آئے پھر نبوت اور کس شے کا نام ہر فقط وحی

باطنی ہونا کچھ منافی نبوت نہین بہت انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کو وحی الٰہی باطنی طور

پر آتی کہا جاتا ہر که سیدنا داود علیه الصلاۃ والسلام کی وحی اسیطرح کی تھی کما اعلم

الامام البدر محمود فی عمدۃ القاری خود حضور اقدس سید الانبیا صلی اللہ تعالی علیه وسلم

کو بہت احکام اسی وحی باطنی سے آئے جسے نفث فی الروع کہتے ہین علما نے جو انبیا

علیہم الصلاۃ والسلام پر وحی آنیکی سات صورتین لکھین انمین یه بھی ذکر فرمائی کما فی

العمدۃ والارشاد وغیرہما تو حقیقت نبوت مع لازم عصمت پورے ہی پوری صادق

اگر صرف وحی باطنی کی بنا پر نفی نبوت ممکن نہین **مشکوۃ شریف** مطبع انصاری
سنہ ۱۳۰۲ صفحہ ۴۴۴ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالے
علیہ وسلم (فذکر الحدیث الی ان قال) وان روح القدس نفث فی روعی ان نفسا
لن تموت حتی تستکمل رزقها الحدیث **ترجمہ** ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت
ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا بیشک روح القدس نے میرے باطن
مین وحی کی کہ کوئی جاندار نہ مریگا جب تک اپنا رزق پورا نہ کرلے رواہ البغوی فی شرح
السنۃ قلت ونحوہ رواہ الحاکم عنہ والبزار فی مسندہ عن حذیفۃ والطبرانی فی الکبیر عن
الحسن بن علی علیہما السلام نیز کرحیہ قبل کالبیہقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود رضی اللہ
تعالے عنہم اجمعین **شفا شریف** سے زیر کفریہ ۱۲ اگر زاکہ صرف وحی کا مدعی کافر ہی
اگرچہ نبوت کا دعوے نکرے **تفسیر عزیزی** صفحہ ۲۲۳ معرفت احکام شرعیہ بدون توسط
نبی ممکن نیست **تحفہ اثنا عشریہ** صفحہ ۱۴۱ آنچہ گفتہ است کہ فاطمہ بنت اسد را
وحی آمد کہ در خانہ کعبہ برود و وضع حمل نماید در وضع سنت پرہیزہ زیراکہ کسے از فرق
اسلامیہ و نحیہ اسلامیہ قائل بہ نبوت فاطمہ بنت اسد نہ شدہ محتاج چہ قسم
ابن را مسلم میداشت غرض اس ناپاک کلمہ کے کلمہ کفر ہونے مین اصلا شک
نہین اور اوسمین اور جو خباثتین ہین مثلا غیر نبی کو تقلید انبیا سے من وجہ آزاد
اور احکام شرعیہ مین خود محقق اور علوم مین حضرات انبیا کا ہمسر و ہم استاد
اور بتقلید رد فضل مثلا انبیا معصوم ماننا اونکی شناعتین ہر سچے مسلمان پر ظاہر ہین
یہان صرف ایک عبارت شاہ ولی اللہ پر اقتصار کرون **الدر الثمین** شاہ
صاحب مطبوع مطبع احمدی صفحہ ۱۰ مسالۃ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم سوالا روحانیا

عن الشیعۃ فاوحی الی ان مذہبہم باطل وبطلان مذہبہم یعرف من لفظ الامام ولما

افقت عرفت ان الامام عندہم ہو المعصوم المفترض طاعتہ الموحی الیہ وحیا باطنیا

وہذا ہو معنی النبی فمذہبہم یستلزم انکار ختم النبوۃ قبحہم اللہ تعالی ترجمہ مین نے نبی صلی اللہ

علیہ وسلم سے رافضیون کے بارے مین روحانی سوال کیا حضور نے اشارہ فرمایا

کہ انکا مذہب باطل ہی اور اوسکا بطلان لفظ امام سے ظاہر ہے جب مجھے ہوش آیا

مین نے پہچانا کہ اون کے نزدیک امام وہ ہے جو معصوم ہو اور اوسکی اطاعت فرض

اور اوسکیطرف وحی باطنی آتی ہو اور یہی معنی نبی کے ہین تو اون کے مذہب سے ختم

نبوت کا انکار لازم آتا ہے اللہ اونکا برا کرے) دیکھو یہ وہی امامت وہی

عصمت اور وہی وحی باطنی ہے جسے شاہ صاحب ختم نبوت کے انکار کو مستلزم

بتاتے ہین کیون صاحب اون رافضیون کو تو کہا گیا کہ اللہ انکا برا کرے کیا اسی

نہ کہا جائیگا کہ اونکیطرح اسکا بھی برا کرے اور اسے اون کے ساتھ ایک زنجیر مین

باندھے آمین غالبا اصل مقصود اپنے پیر رائے بریلی کے سید احمد کو کہ نواب امیر خان

کے یہان سوارون مین نوکر اور بیچارے نرے جاہل سادہ لوح تھے نبی بنانا تھا

اسکی یہ تمہیدین اوٹھائی گئی تھین کہ بعض ونیا اس طرح کے بھی ہوتے

ہین آدھر یہ وحی وعصمت غیرت سب ٹھیک ہوگیا نبوت کا پورا خاکہ اقرار اخیر مین یہ بھی جتادی

کہ اس مرتبے کے لوگونکو دنیا سے معدوم نجانیو قیامت تک ہوتے رہینگے پھر یہان

تو یہ بتا دیا کہ اسمین کو حکمت کہتے ہین اودھر ختم کتاب مین اپنے پیر کا خدا سے مکالمہ

ومصافحہ اور بے تکلفی کی گفتگو ئین لکھکر پچھلا نتیجہ دکھا دیا کہ امثال این وقائع و

اشباہ اینہا معاملا صدہا در پیش آمدتا اینکہ کمالات طریق نبوت بذروہ علیا رسیدہ

خود رسید و الہام و کشف العلوم حکمت انجا یہ مدلس کھلگیا کہ اس نہ ماننے کے وہ
وحی والے معصوم انبیا کے ہم استاد تقلید انبیا سے آزاد ہیو اسطرا انبیا احکام
شریعت خدا سے پانے والے یہ پیرجی ہین تین تو اس عبارت کا قائل ہون کہ ابتدا
ہون نہ کہہ دیا کہ پیرجی معصوم ہین پیرجی پر وحی اوترتی ہے بلکہ یون پاپی باندھا کہ حصہ
کتاب مین بعیہ جماعۂ بعض اولیا کے لیے ان منصبون کا ثبوت مانا اور بنام حکمت
مسمے کیا پھر جتا دیا کہ خبردار یہ نہ جاننا کہ اس زمانے مین ایسے کہان نہین بلکہ ہمیشہ ہینگے
پھر آخر کتاب مین پیرجی کے لیے وہ بہ حکمت ثابت کر دیا ہے بس سمجھ جاؤ یہ وہی منصب
ہین جسکا ہم نام وحال سب کچھ اوپر بتا آئے ہین غرض یہ تو ساری جمگی مگر تین کھٹک
رہگئے تھے ایک سب مین بڑا یہ کہ آیہ کریمہ خاتم النبیین کا کیا جواب
ہوگا اسکی فکر کو وہ مسئلہ گڑہا کہ اللہ تعالے کا جھوٹ بولنا کچھ دشوار نہین ۔
ظاہر ہے کہ جب کلام الٰہی کا واجب الصدق ہونا قلوب عوام سے نکلجائیگا
اوسکی بات جھوٹی ہونی جائز و روا سمجھنے لگینگے تو پھر آیت سے اعتراض کا محل
نہ رہیگا دوسرا اندیشہ پیرجی الف کے نام سے نہین جانتے اسپر کوئی طعن کر بیٹھیا
کہ نبی اوسے علم یہ کیسا خبط ملے ربط تو اسکا یہ سامان کر لیا کہ پیرجی رسول اللہ صلے
اللہ تعالی علیہ وسلم سے کمال مشابہت پر پیدا ہوئے ہین ایسلیے نرے اُمّی رہے

ص ۔ ایک کہ نفس عالی حضرت ایشان بکمال مشابہت جناب رسالت مآب
علیہ افضل الصلوات والتسلیمات در بدو فطرت مخلوق شدہ بنا برعلیہ لوح فطرت
ایشان از نقوش علوم رسمیہ و راہ دانشمندان کلام وتحریر وتقریر مخفی ماندہ
بود افسوس پیرجی کا عیب چھپانیکو رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم

ساتھ ایسی تشبیہ شنیع تھا شریف میں ایسی تشبیہ دینے والے کی نسبت فرمایا ص۲۳۲

او فقر النبوۃ والاحطاط الرسالۃ وتقریر منصب المصطفےٰ (الی قولہ) فحق ہدار دمہ

عنہ الفضل الادب والتحسین الخ صفحہ ۲۳۴ کون النبی امیا آیۃ لہ وکون نبینا امیا نقیصۃ

فیہ وجہالۃ ترجمہ اوسنے نبوت کی توقیر کی نہ رسالت کی تعظیم نہ حرمت مصطفے

صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی عزت کی اگر اوس سے قتل دفع کریں تو اوسکی سزا تعزیر

وقید ہے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا امی ہونا حضور کے لیے معجزہ ہے اور اس شخص

امی ہونا اسمیں عیب وجہالت (تیسرا بڑا اندیشہ یہ تھا کہ جاہل لوگ یہ سب کچھ گوارا

کرکے اگر براہ جہالت کوئی معجزہ مانگ بیٹھے یا کسی نے بعلم ہی نے بقصد تشنیع وتعجیز درخواست

کردی تو کیسی بنیگی اسکی یون بھاری پیش بندی کر لیگئی تقویۃ الایمان حصہ دوم ترجمہ

سلطان خان ص۱۶ وہ اس شخص سے کچھ معجزہ نہو اسکو پیغمبر نہ سمجھنا یہ عادتین یہود اور

نصارے اور مجوس اور منافقون اور مکہ والے اگلے مشرکون کی ہین پیغمبر خدا

ایسی ہی باتون کے مٹانے کو آئے پھر جو شخص ایسی عادتین اختیار کرے اور

مسلمانون مین جاری کرے وہ اللہ تعالی کیطرف سے مغضوب ٹھیرا اور یا خدا کے

غضب مین گرفتار اور خدا کے دشمنون مین شمار انتہی ظاہر ہے کہ عوام بیچارے اتنی بھاری

بھاری ڈراونی موٹے موٹے لغت سنکر کانپ جائینگے پھر کوئی معجزہ طلبی کا نام بھی زبان

نہ لائیگا پیش بندیان ان سب کا رسنا ہون نے کام پورا کر دیا تھا پرچی کی مہر کا کتبہ

اسمٰعیل قرار پایا تھا خطبون مین بھی ... کے امام ... صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

کہنا شروع ہوگیا تھا مگر قہر الٰہی ... سب ...

پٹھانون کے خنجر موذی کش نے جتنے سورما پچھاڑ دیئے ... بھائی جی ہی مین رہی

بات نہونے پائی ۔ وحی وعصمت کی کرامات نہ ہونے پائی ۔ فقطع دابر القوم الذین ظلموا وقیل الحمد للہ رب العلمین کفریہ ۲۵ تقویۃ الایمان صفحہ ۶۰ حدیث تو یہ لکھی ارأیت لو مررت بقبری اکنت تسجد لہ خود ہی اوس کا ترجمہ یون کیا کہ بھلا خیال تو کر جو تو گزرے میری قبر پر کیا سجدہ کرے تو اوسکو آگے جو گستاخی کی رگ اوچھلی جھٹ آفت کی (ف) لکھکر فائدہ یہ جڑدیا یعنے مین بھی ایک دن مر کر مٹی مین ملنے والا ہون اوسکے حامی اوسکے پیر وایمان سے بتائین یہ حدیث کے کس لفظ کا مطلب ہے کہان تو وہ لفظ حدیث کہ اگر تو میری قبر پر گزرے کہان یہ فائدہ خبیثہ کہ مر کر مٹی مین ملنے والا ہون کیون یہ کیسا کھلا افترا ہے محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم پر رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہین من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار ترجمہ جو دانستہ مجھپر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ مین بنالے) وہابی صاحبو ہمارے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ارشاد پر اپنے پیشوا کا ٹھکانا بتاؤ ہمارے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء ترجمہ بیشک اللہ تعالی نے زمین پر حرام کیا ہے کہ پیغمبرون کے بدن کھائے فائدہ یہ حدیث ابوداود و نسائی و ابن ماجہ و امام احمد و ابن خزیمہ و ابن حبان و دارقطنی و حاکم و بیہقی وغیرہم ائمہ حدیث نے حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کی امام الائمہ ابن خزیمہ و ابن حبان و دارقطنی نے اسکی تصحیح اور امام عبد الغنی و امام عبد العظیم منذری نے تحسین کی حاکم نے کہا بشرط بخاری صحیح ہے ابن دحیہ نے کہا صحیح ہے محفوظ ہے ثقات عدول کے سلسلے سے آئی ہے) وہابی صاحبو تمہارے

قیامت مین انشاء اللہ تعالی مرکز ٹی مین ملتو کا ۲۸ مزہ الگ کھلیگا اور بہ جد ابو پوچھا جائیگا کہ حدیث کے

پیشوا نے یہ ہمارے نبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی جناب مین کیسی صریح گستاخی

کی زرقانی شرح مواہب مطبع مصر جلد ا صـ۱۶۰ فی الکامل للمبرد مما کفر بہ

الفقہاء الحجاج انہ رای الناس یطوفون حول حجرتہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم فقال

انما یطوفون باعواد ورمۃ قال الدمیری کفروہ بہذا لانہ تکذیب لقولہ صلی اللہ تعالے

علیہ وسلم ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء رواہ ابو داؤد ترجمہ

ابو العباس مبرد نے کامل مین لکھا کہ ان باتون مین جنکے سبب علماے کرام نے حجاج

ظالم کو کافر کہا ایک یہ ہے کہ اوسنے لوگونکو روضہ اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالے

علیہ وسلم کا طواف کرتے دیکھا بولا کچھ لکڑیون اور گلے ہوئے جسم کا طواف کرتے

ہین علامہ کمال الدین دمیری نے فرمایا علما نے اس قول پر اسوجہ سے اوسکی تکفیر

کی کہ اسمین اس ارشاد حضور اقدس صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کی تکذیب ہے کہ بیشک اللہ عزوجل نے

زمین پر انبیا کا جسم کھانا حرام کیا ہے فائدہ یہ روضہ اقدس کا طواف کرنے والے تابعین

یا اقل درجہ تبع تابعین توضرور تھے (کفریہ ۲۶) تقویۃ الایمان کی ابتدا

مین شرک کی کچھ قسمین اور اونکا اجمالی بیان گڑھا کہ یہ باتین فلان قسم شرک سے

ہین اس بیان کے بعد اسی اجمال کی تفصیل کو پانچ فصلین مقرر کین ان فصلون مین جو

کچھ ہے وہ اسی اجمالی بیان کی شرح ہے صـ۱ پر اسی بیان اجمالی مین لکھا جتنی براسی

اللہ ہی کی شان ہے کسی انبیا اولیا کی یہ شان نہین جو کسیکو مصیبت کے وقت

پکارے وہ مشرک ہو جاتا ہے اسمین لکھا صـ۱۲ جو کوئی انبیا اولیا کی اس قسم کی

تعظیم کرے مشکل کے وقت انکو پکارے ان باتون سے شرک ثابت ہوتا ہے

ان چارون طرح کے شرک کا صریح قرآن وحدیث مین ذکر ہے اس لیے

اس باب مین پانچ فصلین کہین اونمین غرض یہ اجمالی بیان ایک دعوے
ہے اور آگے ساری کتاب اسی دعوے کا بیان وثبوت اب یہ دعوے تو یاد رکھیے
کہ جو کوئی انبیا اولیا کو پکارے وہ مشرک ہے آگے ثبوت کی فصلون مین اسکا بیان
سنیے صـ۲۱ اللہ سے زبردست کے ہوتے ایسے عاجز لوگون کو پکارنا کہ کچھ فائدہ
اور نقصان نہین پہنچا سکتے محض بے انصافی ہے کہ ایسے شخص کا مرتبہ ایسے ناکارہ
لوگونکو ثابت کیجیے یہ حضرات اولیا و انبیا علیہم افضل الصلاۃ والثنا کو ناکارے لوگ کہنا
یہ اونکی جناب مین کچھ بھی گستاخی نہین کیا انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کی شان مین گستاخی
کفر خالص نہین جسکی تفصیل شفا شریف اور اوسکی شروح وغیرہا کتب ائمہ مین ہے
(کفریہ ۲۷) تقویۃ الایمان پہلی فصل مین اُسی دعوے کا کہ انبیا و اولیا کو
پکارنا شرک ہے) ثبوت سنیے صـ۱۱ ہمارا جب خالق اللہ ہے اور اُسنے ہمکو پیدا کیا تو ہمکو
بھی چاہیے کہ اپنے ہر کامون پر اوسکو پکارین اور کسی سے ہمکو کیا کام جیسے جو کوئی ایک
بادشاہ کا غلام ہو چکا تو وہ اپنے ہر کام کا علاقہ اُسی سے رکھتا ہے دوسرے بادشاہ سے
بھی نہین رکھتا اور کسی چوہڑے چمار کا تو کیا ذکر ہے مسلمانو ایمان سے کہنا حضرات
انبیا و اولیا علیہم الصلاۃ والسلام کی نسبت ایسے ناپاک ملعون الفاظ کسی ایسے کی
زبان سے نکل سکتے ہین جسکے دل مین رائی برابر ایمان ہو شاید اس شخص نے اپنے اور اپنے
طائفے کی نسبت سچ ہی کہا تھا کہ پیغمبر خدا کے فرمانے کے موافق ہوا کہ ان مین کوئی
ایسا بھی نہ رہا جسکے دل مین دانہ خردل کے برابر ایمان ہو اور حضرات انبیا سے اوسکو
کچھ کام ہونا بہت ٹھیک ہے کہ جب اسکے اس میلے گندے مذہب مین اون کا
ماننا ہی روا نہین بلکہ کفر ہے تو دین تو بیدین گیا اور دنیا جو ایسون

بلفظہ

کی غایت مرام و مبلغ علم ہے اسمین کسی نبی کی سرکار سے ٹکا مہینہ جمعہ کی روٹی ملنی
کی بھی امید نہیں تو زال دنیا کے ایسے کمانے والے پوتوں کو انبیا علیہم الصلاۃ
والسلام سے کام ہونے کا کیا باعث (کفریہ ۲۸ و ۲۹) یہ کفریہ اٹھائیس سے
بدتر خبیث صراط نامستقیم بمقتضائے ظلمات بعضہا فوق بعض
از وسوسہ زنا خیال مجامعت زوجہ خود بہتر است و صرف ہمت بسوئے شیخ و امثال
آن از معظمین گو جناب رسالت مآب باشند بچندین مرتبہ بدتر از استغراق
در صورت گاؤ و خر خود است کہ خیال آن با تعظیم و اجلال بسویدائے دل انسان می چسپد
بخلاف خیال گاؤ و خر کہ نہ آنقدر چسپیدگی می بود و نہ تعظیم بلکہ مہان و محقر می بود و
این تعظیم و اجلال غیر کہ در نماز ملحوظ و مقصود میشود بشرک میکشد مسلمانو مسلمانو
خدارا ان ناپاک شیطانی ملعون کلموں کو غور کرو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم کیطرف نماز مین خیال لیجانا ظلمت بالائے ظلمت ہے کسی فاحشہ رنڈی
کے تصور اور اوسکے ساتھ زنا کے خیال کرنے سے بھی برا ہے اپنے بیل یا گدہے
کے تصور مین ہمہ تن ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر ہے ہان واقعی رنڈی نے تو دل
نہ دکھایا گدہے نے تو کوئی اندرونی صدمہ نہ پہنچایا پہنچا تو محمد رسول اللہ صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم نے دکھایا کہ قرآن عظیم مین وخاتم النبیین پڑھکر تازی نبوتون کا
دریا جلایا اون کا خیال !! کیون نہ قہر ہو اون کی طرف سے دل مین کیون
نہ زہر ہو مسلمانو للہ انصاف کیا ایسا کلمہ کسی اسلامی زبان و قلم سے
نکلنے کا ہے حاش للہ یہ یون پنڈتوں وغیرہم کھلے کافرون مشرکون کی
کتابون مین دیکھو جو اونھون نے بزعم خود اسلام جیسے روشن چاند پر خاک ڈالنیکو لکھی ہین شاید

انھین بھی اسکی نظیر نہ پاؤ گے کہ ایسے کھلے ناپاک لفظ تمھارے پیارے نبی تمھارے محبوب
رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے نسبت لکھے ہون کہ اونھین [illegible] دنیا کا [illegible]
اگر اس مدعی اسلام بلکہ مدعی امامت کا کلیجہ چیر کر دیکھیے کہ اوسنے کس جگرے سے محمد رسول
اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی نسبت بیدھڑک یہ صریح سب و دشنام کے
لفظ لکھدیے اور روز آخر اللہ عزیز غالب قہار کے غضب عظیم و عذاب الیم کا
اصلا اندیشہ نہ کیا مسلمانو کیا ان گالیون کی محمد رسول اللہ کو اطلاع
نہ ہوئی یا مطلع ہو کر اسنے اونھین ایذا نہ پہنچی ہان ہان واللہ واللہ اونھین اطلاع
ہوئی واللہ واللہ اونھین ایذا پہنچی واللہ واللہ جو اونھین ایذا دے اسپر دنیا و
آخرت مین اللہ جبار قہار کی لعنت اوسکے لیے سختی کا عذاب شدت کی عقوبت آیت
ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرۃ واعد
لہم عذابا مہینا ترجمہ بیشک جو لوگ ایذا دیتے ہین اللہ اور اوسکے رسول
کو انپر اللہ نے لعنت فرمائی دنیا و آخرت مین اور اونکے لیے تیار رکھا ہے ذلت والا
عذاب / آیت والذین یؤذون رسول اللہ لہم عذاب الیم ٥
ترجمہ جو ایذا دیتے ہین اللہ کے رسول کو اون کے لیے دکھ کی مار ہے مسلمانو
پھر ان شقیون کا ایمان دیکھیے یا ان کی آنکھ پر ٹھیکری رکھ کر اسلام کے کلمے نکلیان
دیکھیے کچھ دیکھتے کچھ سنتے نہین اور پھر وہ ویسے ہی امام کا امام یہ اوسکے چیلے بیدام
غلام بھی الحمد شرکات و سلام کا نام مسلمان ہین جنھین قرآن عظیم فرماتا ہے
آیت لا تجد قوما یؤمنون باللہ والیوم الاخر یوادون من حاد
اللہ ورسولہ ولو کانوا اباءہم او ابناءہم او اخوانہم او

لہ اور اوسکی شان عظیم اور اوسکی شفاعت کبریٰ جسکی مبارک مقدس نور تفصیل شفا شریف اور اوسکے شروح مین ہے ۱۲ سل السیوف

عشیرتھم اولئک کتب فی قلوبھم الایمان وایدھم بروح منہ

ترجمہ تو نہ پائیگا اون لوگون کو جو مانتے ہین اللہ اور پچھلے دن کو کہ محبت رکھیں اوس سے جسنے ضد باندھی اللہ اور اوسکے رسول سے اگرچہ وہ اون کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہون یہ لوگ ہین کہ نقش کر دیا اللہ نے اون کے دلون مین ایمان اور مدد فرمائی اونکی اپنی طرفکی روح سے) وہابی صاحبو مسلمان بنا چاہتے ہو تو حضور پر نور محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی عظمت سویدا ے دل کے اندر جماؤ جو اون کی جناب عالم مآب مین گستاخی کرے اگر تمھارا باپ بھی ہو الگ ہو جاؤ جگر کا ٹکڑا ہو دشمن بناؤ ہزار زبان وصد ہزار دل اوس سے بیزاری کرو تماشئی کرو آپکے سایہ سے نفرت کرو آسکے نام محبت پر لعنت کرو ورنہ اگر دوسر انتمہین اللہ ورسول سے زیادہ عزیز ہے تو اسلام کا نام لیے جاؤ حقیقت اور چیز ہے وآے بے انصافی اگر کوئی تمھارے باپ کو گالی دے تو اوسکے خون کے پیاسے رہو صورت دیکھنے کے روادار نہو بس پاؤ تو کچا نکل جاؤ وہان نہ تاویلین نکالو نہ سیدھی بات ہیر پھیر مین ڈالو اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی نسبت وہ کچھ سنو اور آنکھ میلی نہ کرو بلکہ اوسکی امامت وپیشوائی کا دم بھرو ولی جانو امام مانو جو اوسے برا کہے اولٹی اوسی سے دشمنی ٹھانو بد لگام کی بات مین سو سو طرح کے پیچ نکالو رنگ رنگ کی تاویلین ڈھالو جیسے بنے اوسکی بگڑی سنبھالو۔ اوسکی حمایت مین عظمت مصطفے صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو پس پشت ڈالو یہ کیا ایمان ہے کیسا اسلام ہے کیا اسلام اسیکا نام ہے ع اے راہ رو پشت بمنزل ہشدار۔ مزہ یہ ہے کہ وہ خود تمھاری ساری بناوٹو نکا دیا جلا گیا تقویۃ الایمان

یہ بات محض بیجا ہے کہ ظاہر مین لفظ بے ادبی کا بولیے اور اُس سے کچھ اور معنی مراد لیجیے معما او
پہیلی بولنے کی اور جگہ ہین کوئی شخص اپنے باپ یا بادشاہ سے جگت نہین بولتا اسکو واسطے
دوست اشنا ہین نہ باپ اور بادشاہ اور انصاف کیجیے تو اس کھلی گستاخی مین کوئی تاویل
کی جگہ بھی نہین مین جانتا ہون تم یون نہ سمجھوگے ذرا اپنے کلیجے پر ہاتھ رکھ کر دیکھو اور آنکھیں
بند کرکے بہ نگاہ انصاف غور کرو اگر کوئی وہابی اپنے باپ کی نسبت کہے کہ تیرے کان
گدھے کے سے ہین تیری ناک بجو کی سی ہے تو کیا اوسنے اپنے باپ کو گالی نہ دی یا کوئی سعادتمند
نجدی اوٹھکر اپنے بدلگام ممنوع امام کی نسبت کہے کہ اون کی آواز لطیف کتے کے
بھونکنے سے مشابہ تھی اونکا دہن شریف سوئر کی تھوتھنی سے ملتا تھا تو تم اوسے کیا
سمجھوگے کیا اپنے طائفے مین رکھوگے یا بسبب گستاخی پیشوا ذات سے باہر کردوگے
اب متعین ظاہر ہوگا کہ اس خبیث بددین نے ہمارے عزت والے رسول دوجہان کے

بادشاہ عرش بارگاہ عالم پناہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت یہ لعنتی کلمات
لکھے انھون نے ہمارے اسلامی دلوں پر چھری خنجر سے زیادہ کام کیا پھر اسکے اپنے
پیچھے پکے اسلامی گروہ مین کیونکر داخل ہو سکتے ہین ذرا ایمان کی آنکھ سے بھی دیکھئے جاؤ کہ جنہے
ہو نظیر بن بن آمنین صرف تشبیہ پر قناعت کی کہ یا تو جب نرخ تشبیہ ایسی ہے تو
بدرجہا بدتر تاہیمین مسلمانون کا کیا حال ہوا ہوگا۔ الا لعنۃ اللہ علی اعداء رسول اللہ
وصلی اللہ تعالیٰ علی رسولہ وآلہ وبارک وسلم مسلمانو اور ذرا اس پاک وجہ کو تو خیال
کرو (خاکش بدہن) یہ بدرجہا بدتر ہونا اسلیے ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کا خیال آیا تو عظمت کے ساتھ آئیگا اور گدھے کا حقارت سے تو نماز مین نبی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کا تصور آنا اس شرک پسند کے نزدیک شرک تک پہنچائیگا اقول الحمد للہ محمد
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت تو رفیع الدرجات ذو العرش جل وعلا کی بنائی ہوئی
ہے کسی کافر یا کافر منش کے مٹائے نہ مٹیگی چودھوین رات کے چاند کا چمکنا تو کہیں نہ کہیں مگر بھونکنے سے کم ہوا

[illegible]

سے مہ فشاند نور و سگ عو عو کند ہر کسے بر خلقت خود می تند ہو اس شخص کے
نزدیک نماز میں محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کا خیال آنا موجب
شرک ہے کہ وہ جب آپکا عظمت کے ساتھ آئیگا مگر واللہ العظیم کہ شریعت رب
العرش الکریم میں نماز نے اونکے خیال با عظمت وجلال کے نافض ہے اس سے کہو
کہ اپنے شریکوں کو جمع کرے اور قہر والے عرش کے مالک سے لڑائی کرے
تو نے کیوں ایسی شریعت بھیجی جسنے نماز کی ہر دو رکعت پر التحیات واجب
کی اور اسمیں السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اشہد ان محمدا عبدہ
ورسولہ پڑھنا عرض کرنا لازم کیا مسلما تو کیا ان کے پڑھنے کا حکم محمد
رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کیطرف خیال کرنے کا حکم نہوا بیشک ہوا
اور واقعی انکا خیال مسلمان کے دلمیں جب آئیگا عظمت وجلال ہی کے ساتھ آئیگا
کہ اسکا تصور ان کے پاک مبارک تصور کو لازم بیّن بمعنے الاخص ہے اور عرض سلام
تو خاص بغرض ذکر و اکرام ہی ہے تو یہاں نہ صرف اونکے خیال بلکہ خاص نماز
میں اونکے ذکر و تکریم کا حکم صریح ہے ولکن المنفقین لا یعلمون احیا
العلوم مطبع لکھنو ج ۱ ص ۹۹ احضر فی قلبک النبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم
وشخصہ الکریم وقل سلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ترجمہ
التحیات میں نبی صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کو اپنے دل میں حاضر کر اور حضور کی صورت
پاک کا تصور باندھ اور عرض کر السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
میزان امام شعرانی مطبوعہ مصر ج ۱ ص ۱۳۹ وقد سمعت سیدی علیا الخواص رحمہ اللہ
تعالے یقول انما امر الشارع المصلی بالصلاۃ والسلام علی رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی التشہد لینبہ الغافلین فی جلوسہم بین یدی اللہ عزوجل قطعے
شہود نبیہم فی تلک الحضرۃ فانہ لایفارق حضرۃ اللہ تعالیٰ ابداً فیخاطبونہ بالسلام مشافہۃ
ترجمہ میں نے اپنے سردار علی خواص رحمہ اللہ تعالیٰ کو فرماتے سنا کہ شارع نے
نمازی کو تشہد میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود و سلام عرض کرنے کا اس لیے
حکم دیا کہ جو لوگ اللہ عزوجل کے دربار میں غفلت کے ساتھ بیٹھتے ہیں انھیں آگاہ
فرمادے کہ اس حاضری میں اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھیں جیسے کہ حضور
کبھی اللہ تعالیٰ کے دربار سے جدا نہیں ہوتے بس بالمشافہہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم پر سلام عرض کریں حجۃ اللہ البالغہ شاہ ولی اللہ صاحب مطبع صدیقی
صہ ۲۱ ثم اختار بعد السلام علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تنویہا بذکرہ و
اثباتا للاقرار برسالتہ واداء لبعض حقوقہ ترجمہ پھر اسکے بعد التحیات میں نبی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام اختیار کیا اونکا ذکر پاک بلند کرنے اور انکی رسالت
کا اقرار ثابت اور ان کے حقوق سے ایک ذرہ ادا کرنے کے لیے اولیائے
عظام وعلمائے کرام نے اس عرض سلام کی جو حکمت ارشاد فرمائی ہے میں اوسے مواہب
لدنیہ وغیرہا ائمہ کی کتب سے نقل کروں اس سے یہ بہتر کہ ان غیر مقلدوں کے امام آخر
زمان نواب صدیق حسن خان بھوپالی کی کتاب سے سناؤں کہ یہ اونپر اشد و سخت تر ہی
مسک الختام نواب بھوپال مقام صہ ۲۴۴ نیز آنحضرت ہمیشہ نصب العین مومنان
وقرۃ العین عابدان ست در جمیع احوال و اوقات خصوصا در حالت عبادات وفرنت نورا
وانکشاف درین محل بیشتر و قوی ترست وبعضے از عرفا قدس سرہم گفتہ اند کہ
این خطاب بجہت سریان حقیقت محمدیہ است علیہ الصلاۃ والسلام درذرائر

موجودات و افراد ممکنات پس آنحضرت در ذوات مصلیان موجود و حاضر ست

پس مصلی باید که ازین معنی آگاه باشد وازین شہود غافل نبود تا بانوار قرب واسرار معرفت

منور و فائز گردد آرے ؏ در راہ عشق مرحلۂ قرب و بعد نیست ٭ می بینمت عیان و

دعا می فرستمت ٭ اس عبارت مین نواب بہادر فرماتے شرکون کے انبار لگاگئے رسول اللہ صلی اللہ

تعالی علیہ وسلم ہر عبادت مین مسلمانون کے پیش نظر ہین ایک شرک نبی صلی اللہ تعالی

علیہ وسلم ہر نمازی کی ذات بلکہ ہر ذرۂ ممکنات مین موجود وحاضر ہین دو شرک نمازی کو نماز

مین نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے مشاہدہ سے ہرگز غافل نہونا کہ قرب الٰہی پائے تین شرک مگر یہ کہیے کہ

اگلی سلطنتوں مین بڑے لوگونکو تین خون معاف ہوتے تھے گورنمنٹ وہابیہ سے نواب بہادر کو تین شرک

معاف ہین ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اسیطرح وعلی عباد اللہ الصلحین میں کیا شرک سے بچ رہیگا کہ امثال

ان ازمنین مین سبکو شامل مسلمانو کیا ہر نماز کے ختم پر درود شریف پڑھنا سنت

نہین اور حضرت امام شافعی وامام احمد رضی اللہ تعالی عنہما کے نزدیک تو فرض ہے پھر درود

محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی یاد وتکریم نہین تو کیا ہے درود کو محمد

رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے خیال باعظمت وجلال سے انفکاک کیونکر

ممکن مسلمانو ہر رکعت مین الحمد شریف پڑھنا ہمارے نزدیک امام ومنفرد پر

واجب اور ان غیر مقلد وہابیون کے یہان سب پر فرض ہے ان سے کہو اسمین ہے

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ نکال ڈالین یعنے راہ ان کی جنپر تو نے انعام

کیا جاتے ہو وہ کون ہین ہان قرآن سے پوچھو وہ کون ہین اُولٰٓئِكَ

الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ

وَالصّٰلِحِيْنَ ترجمہ جنپر خدا نے انعام کیا وہ انبیا اور صدیق اور

ط مع الشہر المولود بمین ۱ ھ میزان الشعرانی درجہ ۱۲۰۱ منہ

اور شہدا اور نیک لوگ ہیں) جب صراط الذین انعمت علیہم پڑھکر اونکی راہ مانگی
جائیگی ضرور عظمت کیساتھ انکا خیال آئیگا اور وہ اسکے نزدیک شرک ہے تو الحمد ہی مین سے اس شرک
کے دور کرنیکی کوشش کرین صرف غیر المغضوب علیہم ولا الضالین رکھین کہ
انبیا و صدیقین کی جگہ نماز مین یہود و نصارے کی یادگار رہے بلکہ اھدنا الصراط المستقیم بھی
رکھنے کے قابل نہین کہ حدیث مین اوس سے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم و صدیق
اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہما مراد لیے گئے ہین فتح الخبیر شاہ ولی اللہ دہلوی
مطبوع مصر ۱۲۹۵ھ ص الصراط المستقیم کتاب اللہ وقیل رسول اللہ صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم و صاحباہ مسلمانو مین لفظ الحمد کو کہتا ہون ... ایک کے سوا قرآن
عظیم کی کسی سورت کا نماز مین تلاوت کرنا اسکو باقی شرک سے نہ بچیگا جن سورتون مین حضور
پر نور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یا دیگر انبیا کرام یا ملائکہ عظام یا صحابہ
کبار یا مہاجرین و انصار یا تابعین و محسنین و عباد اللہ الصالحین کی صریح تعریفین ہین انکا
تو کہنا ہی کیا ہے یونہین وہ بھی جنمین حضرات انبیا علیہم الصلاۃ والثنا کے قصص مذکور ہین کہ
اونکا تصور بے اونکی عظمت ہی سے ہوگا جسکا اس شخص کو خود اقرار ہے انکے سوا گنتی ہی کی
سورتین حضور اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ذکر صریح سے خالی ہونگی
اور کچھ ہو تو کم سے کم حضور سے خطاب ہونگے جیسے پارہ ان قل تبت مین لکھا ہو حضور
اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا ذکر لگا ہوا ہے کہ اوسکی تلاوت مین ضرور
خیال جائیگا کہ یہ بھاری انتقام اللہ عزوجل کیسا فخر سے لے رہا ہے سبحنہ
غضب الٰہی کسکی جناب مین گستاخی کرنے پر اوتر رہا ہے لایلف قریش مین
اگر حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا صراحۃ ذکر نہین تو کعبہ معظمہ کا ذکر

ہے اور وہ بھی بکمال تعظیم کے ساتھ اپنی ربوبیت کو اوسکی طرف اضافت فرمایا
اور کیا تصور کبریا نے عظمت آپکا منتظر ہر حرف سورۃ تکاثر اس عالمگیر وبا
سے بچکی باقی تاہم وکمال ہر سورت کی تلاوت شرک مین ڈالیگی پھر تکاثر بھی
بچی تو صرف شرک سے معصیت کراہیت سے اُسے بھی نجات نہین کہ مقابر
وجحیم واموال وغیرہم کا خیال اوسمین بھی رکھا ہوا ہے یہ عظمت کے ساتھ نہ اگر خیال
انبیا واولیا کے شرک مین نہ ملا تو خیال گنا و خمر کی قباحت مین تو شریک ہوگا
تف ہزار تف اپنے ناپاک اختراع پر مسلمانو مین صرف نماز ہی مین گفتگو
کرتا ہون نہین نہین اسکے نزدیک بیرون نماز بھی قرآن عظیم کی تلاوت شرک
ہے کیا فقط نماز ہی عبادت ہے نفس تلاوت عبادت نہین کیا اس عبادت
مین شرک روا ہے حاشا کسی عبادت مین روا نہین اور قرآن کی سورتین
محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی نعت اور ان کے
ذکر اون کی یاد اونکی تعظیم اون کی تکریم سے گونج رہی ہین تو عبادت تلاوت
نے تصور عظمت سید عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کیونکر متصور تو اس
چوپائی شرک سے کدھر مفر غرض اس دشنام صریح سے قطع نظر یہ وجہ
قبیح خود اقبح القبائح ومجموعہ صدہا کفریات وفضائح ہے مسلمانو
تم نے دیکھا کیسی خبیث وناپاک وجہ کے حیلے سے اس شخص نے تمہارے
پیارے نبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو گالی دی اور ہنوز دعوے
اسلام باقی ہے سبحن اللہ یہ مونھ اور یہ دعوے ۔ رب انی اعوذ
بك من همزت الشيطين ۝ واعوذ بك رب ان يحضرون ۝

تنبیہ میں نے اس کفریہ ملعونہ کی تفضیح و تقبیح میں ذرا اپنے قلم کو وسعت دی کہ یہ مقام اُس شخص کی اشد شقاوت کا تھا اور میں نے نہ دیکھا کہ ہمارے علما نے یہاں کلام کو کامل رنگ تفصیل دیا ہو اب اس قول خبیث اخبث الاقوال بلکہ ارجس الابوال کے بعد مجھے اوسکے کفریات جزئیہ زیادہ گنانے کی حاجت نہیں کہ طول وجہ ملال ہو مگر اجمالاً اتنا اور سن لیجیے کہ اُسکے حصے میں جزئیات کثیرہ کے علاوہ بعدد ابواب جہنم سات **کلیات کفریہ** آئے ہیں (۱) جابجا قرآن عظیم ایک بات فرماتے اور یہ صاف اوسے غلط و باطل کہہ جاتے **شفا شریف** ص ۳۶۳ **معین الاحکام** امام

علاء الدین علی طرابلسی حنفی مطبع مصر ص ۱۲۹ من استخف بالقرآن او بشیء منہ او جحدہ او کذب

بشیء منہ او اثبت ما نفاہ او نفی ما اثبتہ علی علم منہ بذلک او شک فی شیء من ذلک فہو

کافر عند اہل العلم بالاجماع ترجمہ جو شخص قرآن مجید یا اُسکے کسی حرف سے گستاخی یا اُسکا انکار یا اوسکی کسی بات کی تکذیب یا جس بات کی قرآن نے نفی فرمائی اُسکا اثبات یا جسکا اثبات فرمایا اُسکی نفی کرے دانستہ یا اُسمیں کسیطرح کا شک لاتے وہ باجماع تمام علما کے کافر ہے (۲) اسکے طور پر قرآن عظیم میں جابجا شرک موجود (۳) اسکے نزدیک انبیاے کرام علیہم الصلاۃ والسلام سے شرک صادر ہوئے (۴) یوں ہیں حضرات ملائکہ عظام علیہم الصلاۃ والسلام سے (۵) یہی خیال خبیث حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی نسبت (۶) جن باتوں کو یہ صاف صاف شرک بتاتا ہے وہ اسکے اکابر مولانا شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی اور اونکے والد ماجد شاہ ولی اللہ اور اونکے والد شاہ عبد الرحیم اور ان سبکے پیر سلسلہ جناب شیخ مجدد صاحب کی تصنیفات و تحریرات میں اہلی گہلی پھر رہی ہیں تو اسکے نزدیک معاذ اللہ وہ سب

خلاصۂ تعداد کفریات گنگوہی کے بیان میں

مشرک تھے پھر یہ اونکو امام و پیشوا و ولی خدا کہتا ہے اور بڑی لمبی چوڑی تعریفون سے یاد کرتا ہے اور جو مشرکون کو ایسا جانے خود کافر ہے تو یہ اسکا نیم اقراری کفر ہوا (۷) کھلے شرکون کے بھاری تودے خود اسکے کلام مین برساتی حشرات الارض کی طرح پھیلے ہین ایک بات اس کتاب مین کفر دوسری مین ایمان یہان شرک وہان عرفان تو یہ پورا اقراری کفر ہے مین ان سب کی پوری تفصیل کرون تو بلا مبالغہ ایک مجلد ضخیم لکھون دوسرے سے پانچوین تک چار کلیے کے لیے بکثرت جزئیات فقیر نے اپنے رسالہ الکمال الطامہ علے شرک سوے بالامور العامہ مین جمع کیے ثلثہ باقیہ کے جزئیات پر ہمارے بہت رسائل مین کلام ملیگا اور خود اسی رسالہ کی تقریرات سابقہ سے بعض کا پتا چلیگا یہان لطور نمونہ ساتون کلیے کی طرف ایک ایک مثال لکھون (کفریہ ۲۳) اللہ عزوجل فرماتا ہے تلک الامثال نضربها للناس وما یعقلها الا العلمون ٥ ترجمہ ہم یہ کہاوتین بیان کرتے ہین لوگون کے لیے اور اونکی سمجھ نہین مگر عالمون کو۔ یہ شخص غیر مقلدی اور دین الٰہی مین ہر گونہ آزادی کا پھاٹک کھولنے کے لیے کہتا ہے کہ یہ بالکل غلط ہے قرآن سمجھنے کو علم ہرگز درکار نہین تقویۃ الایمان صـ ۳ عوام الناس مین مشہور ہے کہ اللہ و رسول کا کلام سمجھنا بہت مشکل ہے اسکو بڑا علم چاہیے سو یہ بات بہت غلط ہے اھ ملخصًا لطف یہ کہ اپنے اس گڑھے مطلب پر دلیل لایا آیہ کریمہ هو الذی بعث فی الامیین رسولا منهم یتلوا علیهم ایته ویزکیهم ویعلمهم الکتب والحکمة اور خود ہی اوسکا ترجمہ کیا کہ وہ اللہ ایسا ہے کہ جس نے کھڑا کیا نادانون مین ایک رسول انھین مین سے

پڑھتا ہی اوپر آیتین اوسکی اور پاک کرتا ہے اونکو اور سکھاتا ہی کتاب اور عقل کی
باتین کیون حضرت جب قرآن کے سمجھنے کو علم درکار نہین ہر جاہل نادان سمجھ سکتا ہی
تو نبی کے سکھانیکی کیا حاجت تھی سبحٰن اللہ رد و اللہ تو خود سمجھ لین اور صحابۂ
کرام سکھانیکے محتاج الکفریہ ۱۱۸ د ۲ ۳۲) تقویۃ الایمان صلا روزی
کی کشایش اور تنگی کرنی اور تندرست اور بیمار کر دینا اقبال و ادبار دینا حاجتین
بر لانی بلائین ٹالنی مشکل مین دستگیری کرنی یہ سب اللہ ہی کی شان ہے اور کسی
انبیا اولیا بھوت پری کی یہ شان نہین جو کسیکو ایسا تصرف ثابت کرے اور
اوس سے مرادین مانگے اور مصیبت کے وقت اوسکو پکارے سو وہ مشرک ہو جاتا
ہی پھر خواہ یون سمجھے کہ ان کامون کی طاقت اونکو خود بخود ہی خواہ یون سمجھے کہ اللہ نے
اونکو قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ہے اھ ملخصاً کاش یہ ظالم صرف اسقدر کہتا کہ
جو کسیکو قادر بالذات و متصرف بالاستقلال سمجھے مشرک ہے تو بیشک حق تھا مگر یون
مطلب کیا نکلتا کہ یہ معنی تو کسیکی نسبت کسی مسلمان کے خیال مین ہرگز نہین تو تمام
مسلمانون کو مشرک کیونکر بنایا جاتا اور وہ کیونکر صادق آتا کہ صدہا شرک لوگون مین
بہت پھیل رہا ہی اور اصل تو بیدینا باب صدہا سو پیغمبر خدا کے فرمانیکے موافق ہوا
کہ تمام دنیا مین کوئی مسلمان نہ رہا لہٰذا یہ عام جبروتی حکم لگایا کہ پھر خواہ یون سمجھے خواہ
یون کہ اللہ نے اونکو ایسی قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ہے اب غور کیجیے کہ اس
ناپاک و ملعون قول پر انبیا و ملٰئکہ سے لیکر اللہ و رسول تک اور اوسکے پیشواؤن سے
لیکر خود اُس ظلوم و جہول تک کوئی بھی حکم شرک سے نہ بچا آیت اغنٰھم
اللہ و رسولہ من فضلہ ترجمہ اونھین دولتمند کر دیا اللہ اور اللہ رسول نے

اپنے فضل سے آیت ونبرئ الاکمہ والابرص باذنی ترجمہ او چنگے
تندرست کرتا ہے مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو میرے حکم سے) یہ معاذ اللہ
قرآن عظیم کے شرک ہیں اور میرے حکم سے کا لفظ بڑھا دینا شرک سے نجات نہ دیگا
کہ تندرست کردینے کی قدرت اللہ ہی کے حکم سے سمجھے جب بھی تو اس شرک پسند
کے نزدیک شرک ہے (کفریہ ۳۳) آیت ابرئ الاکمہ والابرص
واحی الموتی باذن اللہ ترجمہ عیسی علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا میں مادر زاد
اندھے اور کوڑھی کو تندرست کرتا ہوں اور میں مردے جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے)
یہ معاذ اللہ عیسی مسیح کلمۃ اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کا شرک ہوا (کفریہ ۳۴ تا ۳۸)
آیت واذ قلنا للملئکۃ اسجدوا لادم فسجدوا الا ابلیس ترجمہ
اور جب ہم نے فرشتوں سے فرمایا آدم کو سجدہ کرو سب سجدے میں گرے سوا
ابلیس کے آیت ورفع ابویہ علی العرش وخروا لہ سجدا ترجمہ
یوسف نے اپنے ماں باپ کو تخت پر بلند کیا اور وہ سب یوسف کے لیے سجدے
میں گرے) یہ (خاک بدہن گستاخان) اللہ تعالی اور ملئکہ و آدم و یعقوب و یوسف
علیہم الصلاۃ والسلام سب کا شرک ہوا اللہ نے حکم دیا ملئکہ نے سجدہ کیا آدم راضی ہوئے
یعقوب ساجد یوسف رضامند تقویۃ الایمان صلا جو کوئی کسی پیغمبر کو سجدہ کرے
اُس پر شرک ثابت ہے خواہ یوں سمجھے کہ یہ آپ ہی اس تعظیم کے لائق ہیں یا یوں سمجھے
کہ اُنکی اس طرح کی تعظیم سے اللہ خوش ہوتا ہے ہر طرح شرک ہے اھ ملخصا ص شرک
جیسے سجدہ کرنا گو کہ پھر اُسکو اللہ سے چھوٹا ہی سمجھے اور اُسیکا مخلوق اور بندہ
اور اسا تمیں انبیا اور شیطان اور بھوت میں کچھ فرق نہیں اھ ملخصا یوں تو

بلفظہ ص ۳۴

بلفظہ ص ۲۸ و ۲۹ و ۳۰

اس گمراہ کا اُستاذ شفیق شیطان لعین بھی چھاہا کہ خدا بہتیرا فرمایا کیا مگر وہ
شرک کے پاس نہ گیا اور یہاں النسخ کا جھگڑا پیش کرنا محض جہالت شرک کبھی (یعنی)
ہیں حلال نہیں ہو سکتا کبھی ممکن نہیں کہ اللہ تعالیٰ شرک کا حکم دے اگرچہ اوسے
پھر کبھی منسوخ بھی فرمادے (کفریہ ۳۹ و ۴۰) حدیث حضور پرنور سید المرسلین
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انہ کان فقیرا فاغناہ اللہ ورسولہ ترجمہ ابن
جمیل فقیر تھا اوسے اللہ اور اللہ کے رسول نے غنی کر دیا یہ حدیث صحیح بخاری
مطبع احمدی قدیم ج ۱ ص ۱۹۸ میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے حدیث
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے رب جل وعلا سے عرض کرتے ہیں اللھم
انی احرم ما بین جبلیہا مثل ما حرم بہ ابرہیم علیہ الصلاۃ والسلام مکۃ ترجمہ الٰہی
میں دونوں کوہ مدینہ کے درمیان کو حرم بناتا ہوں مثل اوسکے جیسے ابرہیم
علیہ الصلاۃ والسلام نے مکہ کو حرم بنایا صحیح بخاری ج ۱ ص ۴۵۱ صحیح مسلم ج ۱
ص ۴۴۱ واللفظ لہ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم فرماتے ہیں ان ابرہیم حرم مکۃ وانی حرمت المدینۃ ما بین لابتیہا لا یقطع عضاہہا
ولا یصاد صیدہا ترجمہ بیشک ابرہیم نے مکہ کو حرم بنایا اور میں نے مدینے کو
حرم کیا نہ کاٹے جائیں اوسکی ببولیں اور نہ پکڑا جائے اوسکا شکار صحیح مسلم ج ۱
ص ۴۴۰ عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس مطلب کی حدیثیں صحاح وسنن
ومسانید وغیرہا میں بکثرت ہیں جنمیں حضور سید العلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے صاف وصریح حکم فرمادیا کہ مدینہ طیبہ اور اوس کے گرد و پیش کے جنگل
کا وہی ادب کیا جائے جو مکہ معظمہ اور اُسکے جنگل کا ہے یہی مذہب ائمہ مالکیہ وشافعیہ

ح ۳۶ تا ۳۹

وحنبلیہ اور بکثرت ائمہ صحابہ وتابعین رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین کا ہے ائمہ حنفیہ اگرچہ
اس باب میں اور احادیث پر عمل فرماتے ہیں جو شرح معانی الآثار امام طحاوی وغیرہ
میں مع نظر مذکور بوجہ ترجیح یا التطبیق یا النسخ دوسری چیز ہے کلام اسمیں ہے کہ حضور اقدس
صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے تو حرم مدینہ طیبہ کے جنگل کا یہ ادب ارشاد فرمایا اب
اس شخص کی سنیئے تقویۃ الایمان ص۱۰ گرد وپیش کے جنگل کا ادب کرنا یعنی وہاں شکار
نہ کرنا درخت نہ کاٹنا یہ کام اللہ نے اپنی عبادت کے لیے بتائے ہیں پھر جو کوئی کسی
پیغمبر یا بھوت کے مکانوں کے گرد وپیش کے جنگل کا ادب کرے اسپر شرک ثابت ہے
پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ آپ ہی اس تعظیم کے لائق ہیں یا یوں کہ اونکی اس تعظیم سے اللہ
خوش ہوتا ہے ہر طرح شرک ہے اھ ملخصًا جان برادر تو نے دیکھا اس شخص کی ساری
کوشش اسمیں تھی کہ اللہ اور رسول کو بھی مشرک کہنے سے نچھوڑے تف ہزار تف
برروے بیدینان (کفریہ ۴۱ تا ۴۶) تفسیر عزیزی پارہ عم شاہ
عبد العزیز صاحب مطبوعہ بمبئی ص۱۱۰ بعضے از اولیاء اللہ کہ آلۂ جارحہ تکمیل وارشاد
بنی نوع خود گردانیدہ اند دریں حالت ہم تصرف در دنیا دادہ اند و استغراق
آنہا بجہت کمال وسعت مدارک آنہا مانع توجہ باین سمت نمیگردد و اویسیاں تحصیل
کمالات باطنی از انہا مینمایند وارباب حاجات ومطالب حل مشکلات خود از انہا
می طلبند ومی یابند وزبان حال آنہا دراں وقت ہم مترنم بانیمقال ست ع
من آیم بجان گر تو آئی بہ تن ۔ یہ عبارت سراپا بشارت اس شخص کے مذہب
ہمہ تن شرارت پر معاذ اللہ سرتاپا شرک جلی سے ملوث ہے اولیائے کرام کا دنیا میں تصرف
بعد انتقال بھی اونکا تعلق باقی رہنا اونکے علوم کی وسعت کہ ادھر بھی مستغرق رہیں

بھی خبر رکھتین اولیا کا بعد وصال بھی فیض دینا مریدون کو مناسب عالیت تکمیل تک
پہنچانا حاجتمندون کا اپنی حاجتین اونکی پاک روحون سے طلب کرنا اونکا حل مشکل فرمانا
نواب بہادر کی عبارت مین تو تین ہی شرک تھے حضرت شاہ صاحب کے کلام مین
المضاعف ہین ہان ہونا ہی چاہیے کہ وہ نواب تھے یہ شاہ ہین کلام الملوک ملوک
الکلام کفریہ ۷ ہم تا ۹ ۴ تحفہ اثنا عشریہ حضرت ممدوح صفحہ ۳۹۶ و صفحہ ۳۹۰

حضرت امیر و ذریہ طاہرہ او را تمام امت بر مثال پیران و مرشدان می پرستند
و امور تکوینیہ را بایشان وابستہ میدانند فاتحہ و درود و صدقات و نذر بنام
ایشان رائج و معمول گردیدہ چنانچہ با جمیع اولیاء اللہ ہمین معاملہ است وہابی
صاحبو یہ بھی اکٹھے تین شرک ہین ہر ایک ڈھائی من پختہ کا شاہ صاحب کو دیکھیے
کتنے بڑے شرک پسند مشرک دوست علی پرست پیر پرست اولیا پرست ہین کہ کاروبار
عالم کو دامن ہمت حضرت مشکلکشا و اہلبیت کرام رضی اللہ تعالی عنہم سے وابستہ
مانتے اور پیرون کیطرح اون سبکی پرستش اور اونکے اور تمام اولیا کے نام کی نذر منت
جائز جانتے اور نہ آپ ہی تنہا بلکہ تمام امت مرحومہ کو استغفر اللہ العظیم بلا وہ انہین سا
اب تو عجب نہین کہ روافض کیطرح امت مرحومہ کو معاذ اللہ امت ملعونہ لقب دیجیے

تقویۃ الایمان صفحہ ۸ پیغمبر خدا کے وقت مین کافر بھی اپنے بتون کو اللہ کے برابر نہین
جانتے تھے بلکہ اوسیکا مخلوق اور اوسکا بندہ سمجھتے تھے اور اونکو اوسکے مقابل کی قدرت
ثابت نہین کرتے تھے مگر یہی پکارنا اور منتین ماننی اور نذر و نیاز کرنی اور اونکو اپنا وکیل
و سفارشی سمجھنا یہی اونکا کفر و شرک تھا سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اوسکو اللہ
کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے سو ابوجہل اور وہ شرک مین برابر ہے پانچوین فصل شرک فی العادات

۲۵ شرک فی

برائی کے بیان مین لکھا صلا پیر پرست اپنی نینین کھلوانا محض بیجا ہے اور نہایت بڑا ذکی
رکفریہ ۵۰ تا ۵۱۲) شاہ ولی اللہ صاحب کی کتاب انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ
سے ظاہر کہ وہ خود اور اونکے باپ دادا اساتذہ حدیث و پیران سلسلہ ناد علیا مظہر العجائب
تجدہ عونا لک فی النوائب ٭ کل ہم و غم سینجلی ٭ بولایتک یا علی یا علی یا علی ٭
کی سندین لیتے اجازتین دیتے وظیفہ کرتے ترجمہ پکار علی کو جنکی ذات پاک سے وہ خوارق
و فیوض ظاہر ہوتے ہین جنھین دیکھکر عقلین اچنبھے مین ہین جب تو اونھین نداکریگا تو اونھین
مصائب و آفات مین اپنا مددگار پائیگا ہر پریشانی و رنج اب دور ہوتا ہے آپکی ولایت
سے یا علی یا علی یا علی الحمد للہ ان شاہ صاحب اور انکے پیرون استاذون نے
تو شرک کا پانی سر سے نیز کر دیا یہان بھی مثل سابق تین پہاڑ شرک کے ہین مصیبت مین یا
علی کے پکارنیکا حکم ایک شرک اونھین مصیبتونمین مددگار ماننا دو شرک یا علی یا علی یا علی
کے لئے باندھ دینا تین شرک۔ جسے اس نفیس و جانفزا کلام کی تفصیل دیکھنی ہو فقیر کے رسائل
انہار الانوار من یم صلوٰۃ الاسرار وحیاۃ الموات فی بیان
سماع الاموات و انوار الانتباہ فی حل نداء یا رسول اللہ و الامن
والعلی لناعتی المصطفیٰ بدافع البلاء وغیرہا مطالعہ کرے رکفریہ ۵۳ تا ۵۵)
تمام خاندان دہلی کے آقائے نعمت و خداوند دولت مرجع و منتہی و مفزع و ملجا و پیر و مرشد جناب
شیخ مجدد صاحب کے مکتوبات مطبوعہ لکھنؤ جلد دوم مکتوب بستیم ص خواجہ محمد اشرف ورزش نسبت
رابطہ نوشتہ بودند کہ بجدے استیلا یافتہ است کہ در صلوات آنرا مسجود خود میدانند و می بینند اگر فرضا
نفی نمایند منتفی نمیگردد محبت اطوار ایندولت متمنائے طلاب است از ہزاران یکے را گر بدہند حب این
معاملہ مستعد تمام المناسبہ است محتمل کہ باندک صحبت شیخ مقتدا جمیع کمالات اورا

جذب نماید رابطہ را چرا نفی کنند کہ او مسجود الیہ ست مسجود را چرا محاریب و مساجد را

نفی نکنند ظہور این قسم دولت سعادتمندان را میسر ست تا در جمیع احوال صاحب رابطہ

متوسط خود دانند و در جمیع اوقات متوجہ او باشند نہ در رنگ جماعہ بے دولت کہ خود را

مستغنی دانند و قبلہ توجہ را از شیخ خود منحرف سازند و معاملہ خود را برہم زنند یہان
بھی ہین ڈبل شرک ہین ہر ایک اگلے باٹون سے ہزار ہزار ہین کا مرید نے لکھا کہ
تصور شیخ اسقدر غالب ہے کہ نمازون مین اوسکو اپنا مسجود جانتا ہے صورت شیخ ہی
کو سجدہ نظر آتا ہے جناب شیخ مجدد نے فرمایا کہ یہ دولت سعادتمندونکو ملتی ہے طالبان
حق کو اس دولت کی تمنا ہوتی ہے ایک شرک اور کتنا بھاری شرک تمام احوال مین
شیخ کو اپنا متوسط جانو دو شرک نماز وغیرہ ہر حال و ہر وقت مین پیر کیطرف متوجہ ہو تین
شرک آپ یاد کرا پنا وہ کفری بول کہ نماز مین پیر وغیرہ یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم کیطرف خیال لیجانا چنین و چنان ہے اور تیسرا شرک نماز مین آپنے جانا کہ
وہ بے سعادت کون ہے جسے جناب مجدد صاحب بیدولت و تباہ کار بتاتے ہین ان

وہی بیدولت ہے صراط مستقیم مین کہتا ہے ص ۱۴۰ از جملہ اشغال مبتدعہ شغل

برزخ ست اندیشناک ہوست صاف صورت پرستی ست فقیر غفر اللہ تعالی لہ نے خاص
اس مسئلہ مین ایک نفیس رسالہ مسمی الیاقوتۃ الواسطۃ فی قلب عقد الرابطۃ
لکھا اوسمین جناب شاہ عبدالعزیز صاحب و شاہ ولی اللہ صاحب و شاہ عبدالرحیم صاحب رحمہم اللہ
کے بہت کلمات اور ائمہ کرام و علمائے عظام کے جلیل شہادات سے اس شغل کا جواز
ثابت کیا اس بیدولت کے نزدیک وہ سب معاذ اللہ یعنی اتہ ہوئے اور یہ جب جناب شیخ
مجدد و تباہ و سخنہ بنایا الکفریہ ۵۶ مکتوبات جناب موصوف مکتوب ۳۱۲

ص۲۴۸ مخدوما احادیث نبوی علی مصدرہا الصلاۃ والسلام درباب جواز اشارت بسیار
بسیار وارد شدہ اند و بعضے از روایات فقہیہ حنفیہ نیز درین باب آمدہ ص۲۴۹ و غیر
ظاہر مذہب سنت و آنچہ امام محمد شیبانی گفتہ کان رسول اللہ صلے اللہ تعالے
علیہ وسلم یشیر و نصنع کما یصنع النبی علیہ وعلی آلہ الصلاۃ والسلام ثم قال ہذا قولی و قول
ابی حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہما از روایات نوادر ست نہ روایات اصول و فی المحیط اختلف
المشایخ فیہ منہم من قال لا یشیر و منہم من قال یشیر و قد قیل سنۃ و قیل مستحب و الصحیح حرام
ہرگاہ در روایات معتبرہ حرمت اشارت واقع شدہ باشد و بر کراہت اشارت فتوے
دادہ باشند ما مقلدان را نمیرسد کہ بمقتضاے احادیث عمل نمودہ جرأت در اشارت نمائیم
مرتکب این امر از حنفیہ یا علماے مجتہدین بے علم احادیث معروفہ جواز اشارت اثبات نماید
یا انکار کہ اینہا بمقتضاے آرای خود برخلاف احادیث حکم کردہ اند ہر دو شق فاسد ست
تجویز نہ کند آنرا اگر سفیہ یا معاند ظاہر اصول اصحاب ما عدم اشارت ست پس عدم اشارت
سنت علماے ما متقدم شدہ ص۲۵۰ احادیث را این اکابر بیشتر از ما می شناختند البتہ
وجہ موجہ داشتہ باشند در ترک عمل بمقتضاے احادیث علی صاحبہا الصلاۃ والسلام ص۲۵۱
اگر گویند کہ علماے حنفیہ بر جواز اشارت نیز فتوی دادہ اند گوییم ترجیح عدم جواز راست اھ
ملخصًا اب ذرا حضرات غیر مقلدین کانون سے ٹینٹ آنکھون سے جالے ہٹا کر یہ دھوم
دھامی عبارت سنین اور اسکے تیور دیکھین جناب شیخ سلسلہ کو صاف اقرار ہے کہ
دربارۂ اشارہ احادیث حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بکثرت آئی ہین اور وہ
حدیثین معروف و مشہور ہین مگر ہمارے یہان اصول مذہب مین اشارہ کا ذکر نہین اور
ہمارے علما کی سنت عدم اشارہ ہے ہماری فقہ مین مکروہ ٹھہرا ہے لہذا ہمین احادیث

مطابق عمل کرنا جائز نہین معاذ اللہ اس بھاری شرک تقلیدی کو کچھ کہیے کہ مذہب کے مقابل احادیث صحیحہ مشہورہ کو نہین مانتے اور سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے جواب مین اپنے مولویوں کی سنت پیش کرتے ہین اور جو حنفی مذہب حنفی کے خلاف کسی حدیث پر عمل کرے اوسے بیعقل ہٹ دھرم بناتے ہین مزہ یہ کہ یہ مسئلہ خود مذہب حنفی مین متفق علیہا نہین آپ ہی اقرار فرماتے ہین کہ مشایخ مذہب کو اختلاف ہی جواز و استحباب وسنیت اشارہ کے بھی قائل ہوئے یہانتک کہ ائمہ کا نمونے بھی حدیثون کے موافق موجود تھی کہ خود امام مذہب امام محمد نے تصریح فرمائی کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم اشارہ فرمایا کرتے اور ہم وہی کرینگے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کرتے تھے اور فرماتے ہین یہی مذہب میرا اور امام ابو حنیفہ کا ہے مگر از انجا کہ یہ روایت نوادر کی ہے اسپر بھی نظر نہ ہوگی نہ اختلاف مشایخ و فتوی پر لحاظ ہوگا صرف اسلیے کہ ظاہر الروایۃ مین ذکر نہ آیا حرمت مرتہ اور اسکے خلاف صحیح و مشہور حدیثون پر ہمین عمل نہین پہنچتا ایمان سے کہنا ایمانِ ترک تقلید کا کہین سمہ بھی لگا رہا ہے شخص مذکور کے جبروتی احکام سنیے کہ خاص اپنے پیر سلسلہ حضرت شیخ مجدد کو بمقابلہ مذہب احادیث چھوڑنے اور سنت نبوی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے مقابل سنت علما کی سند پکڑنے پر کیا کیا جلی کٹی بے نقط سناتا ہے تقویۃ

الایمان ص ۴۲ جو کوئی کسی امام یا مجتہد کی بات کو رسول کے فرمانے سے مقدم سمجھے

حدیث کے مقابل قول کی سند پکڑے سو ایسی باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے

ص ۲ و ۳ اس زمانہ مین دین کی باتین لوگ کتنی راہین چلتے ہین کوئی پہلوں کی رسمون کو

کوئی مولویون کی باتونکو جو اونھون نے اپنے ذہن کی تیزی سے نکالین سند پکڑتے

ہین صفحہ ۴ رسول کو رسول سمجھنا اسطرح ہوتا ہے کہ اوسکے سوائے کسیکی راہ نہ پکڑے

صفحہ ۵ اسیطرح کی خرافاتین بکتے ہین سبب یہ کہ خدا و رسول کے کلام کو چھوڑ کر غلط

غلط رسمونکی سند پکڑی پیغمبر خدا کے سامنے بھی کافر لوگ ایسی ہی باتین کرتے تھے

تنویر العینین لیت شعری کیف یجوز التزام تقلید شخص معین مع تمکن الرجوع

الی الروایات المنقولۃ عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم الصریحۃ الدالۃ علی خلاف

قول الامام المقلد فان لم یترک قول امامہ ففیہ شائبۃ من الشرک ترجمہ مین کیسے جانون

کہ ایک شخص کی تقلید کو لیے رہنا کیونکر حلال ہوگا جبکہ اپنے امام کے خلاف مذہب پر

صریح حدیثین پا سکے اسپر بھی امام کا قول نہ چھوڑے تو اسمین شرک کا میل ہے تنویر

العینین اتباع شخص معین بحیث یتمسک بقولہ وان ثبت علی خلافہ دلائل من السنۃ

والکتاب ویأول الی قولہ شوب من النصرانیۃ وحظ من الشرک والعجب من القوم

لا یخافون من مثل ہذا الاتباع بل یخیفون تارکہ فما احق ہذہ الآیۃ فی جوابہم

وکیف اخاف ما اشرکتم ولا تخافون انکم اشرکتم باللہ ترجمہ ایک امام

کی پیروی کہ اوسکی بات کی سند پکڑے اگرچہ اوسکے خلاف حدیث و کتاب سے دلیلین

ثابت ہون اور اونھین اُس قول کی طرف پھیرے یہ نصرانی ہونیکا میل ہے اور شرک

مین کا حصہ اور تعجب کہ لوگ آپ تو اس تقلید سے ڈرتے نہین بلکہ اوسکے چھوڑنے

والیکو ڈراتے ہین تو کتنی ٹھیک ہے یہ آیت اون کے جواب مین کہ مین کیونکر

ڈرون اُس بت جسے تمنے اللہ کا شریک بنایا حالانکہ تم نہین ڈرتے کہ تمنے اوسکو

اللہ کا شریک ٹھہرایا) افسوس حضرت شیخ مجدد صاحب کو کیا خبر تھی کہ ہمارے سلسلہ

مین ایسے فرزند دلبند سعادتمند پیدا ہونیوالے ہین جو ہماری معرفت و ولایت بالائے

طاق سحر سے اصل ایمان میں خلل بتائینگے معاذ اللہ کافر مشرک نصرانی بنائینگے شاہ ولی اللہ و شاہ عبد العزیز صاحب کیا جانتے تھے کہ ہماری نسل میں وہ ہونہار سپوت اوٹھنے کو ہیں جو ہماری پیری پدری اُستادی درکنار عیاذاً باللہ کفر و شرک سے قبر میں ڈھونڈ ہمیں سے پیدا ہو کر ہماری ہی مسلمانیکی جڑ کاٹینگے از ماست کہ بر ماست اللہ تعالیٰ گندہ مچھلی سے بچاتے ع بدنام کنندہ نکو نامے چند ے زنان باردار گر مار زایند به از طفلے کہ ناہنجار زایند غرض کہاں تک گئے انبیاء و مرسلین و ملئکہ و صحابہ و ائمہ و سائر مسلمین و تمام جہان و خود رب العلمین تک جو شرک کے چھینٹے پہنچے تھے خاندان دہلی تک ایک بزرگ عالم صوفی پیشوا بوڑھا صاحب ابھی ہولی کی پچکاریوں میں رنگا ہوا حضرات وہابیہ سے استفسار کہ اپنے امام کا ساتھ دیکر شاہ عبد العزیز صاحب شاہ ولی اللہ صاحب جناب شیخ مجدد صاحب سبکو کھلم کھلا مشرک مان لوگے یا کچھ ایمان دھرم کا خیال کرکے اس مصنوعی امام کو گمراہ بددین و مکفر مسلمین مورد لزوم ہزاران کفر جانوگے ہیں عبث تشقیق کرنا ہو بلکہ شق ثانی ہر طرح لازم اگر اوسیکو اختیار کیجیے اور خدا ایسا ہی کرے جب تو ظاہر ورنہ شق اول پر جب وہ حضرات معاذ اللہ سب مشرک ٹھہرے اور یہ اونکا مداح انکا معتقد اونکا مرید اونکا مقلد اونھیں امام سمجھے پیشوا مانے ولی کہے مقبول خدا جانے تو آپ لزوم کفر سے کب محفوظ رہسکتا ہو کہ جو شخص مشرکین کو ایسا سمجھے خود کافر ہی اس شخص پر کفر ہر طرح لازم رہا کہ کردہ کہ خیانت ہے اوسکی جزا ہی کہ مسلمانونکو محض بیہودہ ناحق ناروا باتیں پر مشرک کہا تھا ے دیدی کہ خون ناحق پروانہ شمع را ۔ چندان امان نداد کہ شب را سحر کند

کفریہ ۷۵ تا ۶۱ صراط مستقیم ۳۶ ائمہ اربعہ طریقت و اکابر اینفریق در زمرہ ملئکہ

۔ برات الامر کہ زیدہ ایسا امور انبیا مت ملاء اعلیٰ ملہم شدہ در اجراے آن ہمیکوشند معدود مند

پس احوال این کرام بر احوال ملئکہ عظام قیاس باید کرد ص۲۶ قطبیت و غوثیت و ابدالیت
وغیرہا ہمہ از عہد کرامت مہد حضرت مرتضٰے تا انقراض دنیا ہمہ بواسطۂ ایشان ہست و در
سلطنت سلاطین و امارت امرا ہمت ایشان را دخلے ہست کہ بر سیاحین عالم ملکوت
مخفی نیست ص۱۱۲ ارباب این مناصب رفیعہ ماذون مطلق در تصرف عالم مثال و
شہادت میباشند و این کبار اولی الایدی والابصار را میرسد کہ تمامی کلیات را بسوے خود
نسبت نمایند مثلا ایشان را میرسد کہ بگویند کہ از عرش تا فرش سلطنت ماست ص۱۱۵
درینمقام بعضے خلیفة اللہ میباشند خلیفة اللہ آنکسے ست کہ برائے انصرام جمیع مہام او را
مقرر کردہ مانند نائب سازند ص۱۳۵ او را در کنف ولایت خود گرفتہ و زیر سایۂ کفالت
تربیت خود آوردہ جارحۂ تدبیر تکوینی و تشریعی خود میسازد ان پانچ شرکیات مین
صاف صاف تصریحین ہین کہ ملئکہ و اولیا کاروبار عالم کے مدبر ہین اولیا عالم کے کام جاری
کرتے ہین اولیا کو تمام عالم مین تصرف کا اختیار کلّی دیا جاتا ہی تمام کام اونکے ہاتھ سے
انصرام پاتے ہین بادشاہون کے بادشاہ بننے امیرون کو امیری پانے مین مولیٰ علی کی
ہمت کو دخل ہے اب تقویۃ الایمان کی سنیے اوسکی ایک عبارت شروع کفریہ ۲۲
مین سن چکے بعض اور لیجیے ص۴ اللہ صاحب نے کسیکو عالم مین تصرف کرنیکی قدرت
نہین دی ص۴۲ جسکا نام محمد یا علی ہی وہ کسی چیز کا مختار نہین ص۲۹ کسی کام مین نہ بالفعل
اونکو دخل ہی نہ اوسکی طاقت رکھتے ہین ص۲۸ جو کوئی کسی مخلوق کو عالم مین تصرف ثابت
کرے اور اپنا وکیل ہی سمجھکر اوسکو مانے سو اوسپر شرک ثابت ہوتا ہی گو کہ اللہ کی برابر
نہ سمجھے اور اوسکے مقابلے کی طاقت اوسکو نہ ثابت کرے (کفریہ ۶۲ تا ۶۸) صراط مستقیم
ص۱۱۲ دینحالت اطلاع بر امکنۂ افلاک و سیر بعضے مقامات زمین کہ [illegible] جاے

ومی بود بطور کشف حاصل می آید و آن کشفش مطابق واقع می باشد صفحہ ۱۲ بابِ انکشاف

حالات سموات و ملاقات ارواح و ملائکہ و سیر جنت و نار و اطلاع بر حقائق احکام

و دریافت امکنہ آنجا و انکشاف امرے از لوح محفوظ ذکر یا حی یا قیوم ست لا الہ الا

و در سیر تو در مختار ست بالا عرش نماید باز بر آن و در موضع آسمان ہا با یشغال حق تعالیٰ

صفحہ ۱۲۵ برای کشف قبور سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح مقرر ست صفحہ ۱۲۰ ای کشف

ارواح و ملائکہ و مقامات آنہا و سیر امکنہ زمین و آسمان و جنت و نار و اطلاع بر لوح

محفوظ شغل دورہ کنند و باستعانت ہمان شغل بہر مقامیکہ از زمین و آسمان و بہشت و دوزخ

خواہد متوجہ شدہ بسیر آنمقام احوال آنجا دریافت کند و با اہل آنمقام ملاقات سازد الخ صفحہ ۱۲۹

برای کشف وقائع آئندہ اکابر این طریقہ طرق متعدد نوشتہ اند صفحہ ۱۴۸ آنعزیز باد چو زدوجا

عند اللہ کامل النفس قوی التاثیر صاحب کشف صحیح باشد صفحہ ۱۴۶ اپنے پیر کو لکھا کشف العلوم

حکمت اپنا میدان سات شرکیات مین صاف صاف کشف کی صحت کا اقرار ہے وہ بھی

ایسا کہ اولیا کو زمین کے دور دراز مقامات ظاہر ہوتے ہین بلکہ زمین کیا آسمانون کے

مکانات اور ملائکہ وارواح اور اون کے مقامات اور جنت و دوزخ اور قبرون کے اندر کا حال

اور آنے والے واقعات کھلجاتے ہین یہانتک کہ عرش فرش سب مین اونکی رسائی ہوتی ہے

حتی کہ لوح محفوظ پر اطلاع پاتے ہین وہ اپنے اختیار سے زمین و آسمان مین جہان کا

حال چاہین دریافت کر لین اور ان سب باتون کے حاصل کرنے کے طریقے خود ہی اس شخص نے

بتائے کہ یون کرو تو یہ رتبے ملجائینگے یہ کشف باختیار ہاتھ آئینگے اب تقویۃ الایمان

کی پوچھیے صفحہ ۲۷ جو کچھ کہ اللہ اپنے بندون سے معاملہ کریگا خواہ دنیا مین خواہ قبر مین خواہ آخرت

مین سو اونکی حقیقت کسیکو معلوم نہین نہ نبی کو نہ ولی کو نہ اپنا حال نہ دوسرے کا صفحہ ۱۵ اونکو

سب بندے بڑے ہوں یا چھوٹے یکسان بیخبر ہیں اور نادان ص۵۵ ۵ جو کہ
اللہ کی شان ہے اور اوسمین کسی مخلوق کو دخل نہین سو اوسمین اللہ کے ساتھ کسیکو نہ ملادے
مثلا کوئی شخص کہے فلانے درخت مین کتنے پتے ہین یا آسمان مین کتنے تارے ہین
تو اسکے جواب مین یہ نہ کہے کہ اللہ و رسول جانے کیونکہ غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے
رسول کو کیا خبر سبحٰن اللہ وہان تو پیرجی کے ایک ایک مرید کو زمین و آسمان جنت و دوزخ
تحت فوق کے حالات آئندہ کے واقعات لوح محفوظ و عرش اعظم غرض تمام ملک و ملکوت
عرش و فرش مین ہر جگہ کے حالات کا جان لینا اپنے اختیار مین تھا خود ان پیرجی کو وہ
طریقے معلوم تھے کہ یون کرو تو یہ سب باتین روشن ہو جائینگی مگر معاذ اللہ محمد رسول
اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی انجانی یہانتک ہے کہ آسمان کے تارے تو درکنار کیا
دخل کہ ایک پیڑ کے پتے جان لین اگر کوئی اونھین کہے کہ وہ کسی درخت کے پتون کی
گنتی جانتے ہین تو اوسنے اونھین اللہ کی شان مین ملا دیا وہان تو بندگی کو وہ وسعت تھی
یہان آکر خدائی اتنی تنگ ہوئی کہ ایک پیڑ کے پتے جاننے پر رہگئی حق فرمایا اللہ عزوجل نے
ما قدروا اللہ حق قدرہ اللہ ہی کی قدر نہ کی جیسی چاہیے تھی تقویۃ الایمان ص۲۲

شرک سب عبادت کا نور کھو دیتا ہے کشف کا دعوے کرنیوالے اوسمین داخل ہین جیسے
یہ شخص اور اسکے پیر کہ وہ اپنے اور یہ اون کے لیے کشف کا دعوے کرکے شرک مین ڈوبے
کذلک العذاب ولعذاب الاخرۃ اکبر لو کانوا یعلمون ٥ (کفریہ ۶۹) یہ نمونہ کفریات
امام الطائفہ تھا اتباع و اذناب کہ اوسکے عقائد کو صحیح و حق جانتے اور اوسے امام و پیشوا
مانتے ہین لزوم کفر سے کیونکر محفوظ رہسکتے ہین شرح فقہ اکبر ص۲۰۱ مجمع الفتاوی
[illegible] من تکلم بکلمۃ الکفر وضحک بہ غیرہ کفر او لو تکلم بہ مذکر وقبل القوم ذلک کفروا الخ ترجمہ

صفحہ ۶۹

جو کلمہ کفر کہے اور دوسرا اوسپر (یعنی شنیے راضی ہوا اور انکار نکرے) دونوں کافر ہوجاتے ہیں
اور اگر کوئی واعظ کلمہ کفر بولے اور لوگ وسے قبول کریں تو سب کافر ہوں اعلام
میں ہمارے علمائے اعلام سے کفر متفق علیہ کی فصل میں منقول ص۱۳ من تلفظ بلفظ
الکفر یکفر (الی قولہ) وکذا کل من ضحک علیہ واستحسنہ او رضی بہ یکفر ترجمہ جو کفر کا لفظ
بولے کافر ہوا اسیطرح جو اُسپر ہنسے یا اوسے اچھا سمجھے یا اُسپر راضی ہو کافر ہوجائے
بحر الرائق ج ۵ ص۱۲۴ من حسن کلام اہل الاہواء وقال معنوی او کلام لہ معنی صحیح ان کان
ذلک کفرا من القائل کفر المحسن ترجمہ جو بدمذہبوں کے کلام کو اچھا جانے یا کہے با معنی ہے
کلام کوئی معنی صحیح رکھتا ہے اگر وہ اُس قائل سے کلمہ کفر تھا تو یہ اچھا بتانیوالا کافر ہو گیا۔
(کفریہ ۱۴) ان صاحبوں کی قدیمی عادت دائمی خصلت کہ جس مسلمان کو کسی امام کا مقلد
پائیں بیدھڑک اوسے مشرک بنائیں بحکم ظواہر احادیث کثیرہ صحیحہ وروایات فقہیہ مصححہ ترجیحہ
انپر حکم کفر عائد ہونیکو بس ہو طرفہ یہ کہ اُسی فقہ محققی ظاہر یہ کو ظاہر احادیث ہی پر عمل کا بڑا دعوے
ہو صحیح بخاری ج ۲ ص۹۰۱ صحیح مسلم ج ۱ ص۵۷ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کی روایت
حضور پر نور سید عالم صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کا ارشاد ایما امرئ قال لاخیہ کافر فقد باء
بہا احدہما ان کان کما قال والا رجعت الیہ ترجمہ یعنی جو کسی کلمہ گو کو کافر کہے اُن دونوں
میں ایک پر یہ بلا ضرور پڑے اگر جسے کہا وہ سچ کافر تھا جب تو خیر ورنہ یہ لفظ اسی کہنے
والے پر پلٹ آئیگا صحیح بخاری ص۸۹۳ صحیح مسلم ص۵۷ ابو ذر رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث
حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی حدیث لیس من دعا رجلا بالکفر او قال عدو اللہ و
لیس کذلک الا حار علیہ ترجمہ جو کسیکو کفر پر پکارے یا خدا کا دشمن کہے اور وہ حقیقت میں
ایسا نہو تو اوسکا یہ کہنا اسی پر پلٹ آئے حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ مطبوعہ مصر سنہ ۱۲۷۶

ج ٢ صـ ١٥٦ اکذالک یا مشرک ونحوہ ترجمہ اسیطرح کسیکو مشرک یا اوسکی مثل
کوئی لفظ کہنا کہ وہ مشرک نہ تھا تو کہنے والا خود مشرک ہو گیا) مین کہتا ہون یہ معنی
خود انھین حدیثون سے ثابت کہ ہر مشرک دشمن خدا ہے تقویۃ الایمان صـ ٢٤ مشرک ہین ابلیس
سے پھرے ہوئے رسول کے دشمن تو مشرک کہنا خدا کا دشمن کہنا ہوا اور اسکا پلٹنا
خود حدیث مین فرمایا بلکہ اسی حدیث مین ارشاد فرمایا کہ فاسق کہنا بھی پلٹتا ہے تو مشرک
تو کہین بدتر ہے شرح الدرر والغرر للعلامۃ اسمعیل النابلسی پھر حدیقہ ندیہ ج ٢ صـ ١٥١ و صـ ١٥٥ لو قال
لمسلم کافر کان الفقیہ ابوبکر الاعمش یقول کفر وقال غیرہ من مشایخ بلخ لا یکفر واتفقت ہذہ
المسئلۃ بخارا فاجاب بعض ائمۃ بخارا انہ یکفر فرجع الجواب الی بلخ انہ یکفر فمن افتی بخلاف قول
الفقیہ ابی بکر رجع الی قولہ اھ ملخصا ترجمہ جو کسی مسلمان کو کافر کہے امام ابوبکر اعمش فرماتے تھے
کافر ہو گیا اور دیگر مشایخ بلخ فرماتے کافر نہوا پھر یہ مسئلہ بخارا مین واقع ہوا بعض ائمہ بخارا
شریف نے حکم کفر دیا یہ جواب پلٹ کر بلخ مین آیا تو جو پہلے امام ابوبکر کے خلاف فتوے
دینے تھے اونھون نے بھی اسیطرف رجوع فرمائی شرح فقہ اکبر صـ ٢٢١ رجع الکل الی
فتوی ابی بکر البلخی وقالوا کفر الشاتم ترجمہ سب ائمہ اسی فتوے کیطرف پلٹ آئے اور فرمایا
مسلمان کو ایسی گالی دینے والا خود کافر ہے عالمگیری ج ٢ صـ ٢٧٨ ذخیرہ سے برجندی شرح نقایہ
مطبع لکھنؤ ج ٤ صـ ١٨ فصول عمادی سے حدیقہ صـ ١٤٠ و صـ ١٥٦ احکام حاشیہ درر وغرر سے تتمۃ
المفتین ج الکتاب السیر آخر فصل الفاظ الکفر جامع الفصولین ج ٢ صـ ٣١١ قاضیخان
سے بزازیہ ج ٣ صـ ٣٣١ رد المحتار مطبع استنبول ج ٣ صـ ٢٨٣ نہر الفائق وذخیرہ سے المختار
للفتوی ہے فی جنس ہذہ المسائل ان القائل بمثل ہذہ المقالات ان کان اراد الشتم ولا یعتقدہ کافرا لا
یکفر وان کان یعتقدہ کافرا فخاطبہ بہذا بناء علی اعتقادہ انہ کافر یکفر ترجمہ اس قسم مسائل مین فتوے کیلیے

مختار یہ ہے کہ مسلمان کو اسطرح کا کوئی لفظ کہنے والا اگر صرف دشنام ہی کا ارادہ کرے اور

کافر نجانے تو کافر نہ ہوگا اور اگر اپنے مذہب کی رو سے اوسے کافر سمجھتا ہے اس بنا پر یون کہا

تو کافر ہو جائیگا در مختار صلا ۲۱۳ شرح وہبانیہ سے یکفر ان اعتقد المسلم کافرا به یفتی

ترجمہ مسلمان کو کافر سمجھے تو خود کافر ہے اسی پر فتوی ہے جامع الرموز مطبع کلکتہ ۱۲۷۴ھ

ج ۴ صلا ۵۱۵ المختار انہ لو اعتقد المخاطب کافرا کفر ترجمہ مختار یہ ہے کہ اُسے اپنے مذہب مین کافر جانکر کہا

تو کافر ہوگیا مجمع الانہر مطبع استنبول ج ۱ صلا ۶۱۱ھ لو اعتقد المخاطب کافرا کفر ترجمہ اپنے عقیدہ

مین ایسا سمجھکر کہے تو کافر ہے اس مذہب مختار و ماخوذ للفتوی و مفتی بہ پر بھی اس طائفہ تائفہ

پر صراحۃً کفر لازم کہ وہ قطعًا یقینًا اپنے اعتقاد سے مسلمانونکو مشرک کہتے ہین انکا یہ عقیدہ

اونکی کتب مذہب مین صاف مصرح ہے تو باتفاق مذاہب کوبہ فقہائے کرام اُنپر حکم کفر ہی ہے

كذلك العذاب ولعذاب الاخرة اكبر لو كانوا يعلمون ٥

تذییل جلیل یہ بطور نمونہ طائفہ حائفہ اور اوسکے امام کے کفری اقوال ور اونپر کتب ائمہ دین سے احکام کفر واشد الضلال تھے جسکا شمار بظاہر **ستتر کفریات** تک پہنچا اور حقیقۃً دیکھیے تو بیشمار ہین کہ سات سے گیارہ تک پانچ کفریون کے کلمات ہین ہر کلمہ صد ہزار کفریہ کا خمیرہ ہے یوہین کفریہ ۲۳ و ۲۹ بھی مجمع کفریات کثیرہ ہین ستتر کیا انہین سے جس ایک کو چاہیے ستتر کر دکھایئے تو اب ان کفریات کو خواہ ستتر کہیے خواہ ستتر ہزار کفریات ٹھہرایئے اور کیون نہو کہ وہان عمر بھی یہی کمایا تھا پڑھا لکھا سب اسیمین گنوایا تھا مشقین جو پڑھی تھین عبارتین پڑھی تھین ایک ایک قول مین ہزار ہزار کفریے بولنا وہان کیا بات تھی یہان قصد استیعاب آب رہا پیمودن وداہنا ریگ شمردن کے قبیل سے ہے لہذا اسطرف سے عطف عنان کیجیے اور انکے اقوال خاصہ پر خاک ذلت ڈالکر بہت مشایخ کرام کے نزدیک اس سارے فرقہ متفرقہ اور اسکے تمام طوائف سابقہ و لاحقہ کا ایک کفریہ عامہ قدیمہ سن لیجیے کہ انھین کافر کہنا فقہاً واجب ہے واضح ہو کہ وہابیہ منسوب بہ عبد الوہاب نجدی ہین ابن عبد الوہاب انکا معلم اول تھا اوسنے کتاب التوحید لکھی جسمین اپنے فرقہ خبیثہ کے سوا تمام اہل اسلام کو کھلم کھلا مشرک بنایا اور حرمین طیبین اور بیت اللہ شرفاً وتکریماً پر چڑھائی کرکے کوئی دقیقہ گستاخی وبے ادبی وشرارت وظلم وقتل وغارت کا اوٹھا نہ رکھا تقویۃ الایمان اسی کتاب التوحید کا ترجمہ ہے اسکا حال کتاب مستطاب سیف الجبار کے مطالعہ سے کھلتا ہے یہ فرقہ حادثہ گروہ خوارج کی ایک شاخ ہے جنھون نے سب مین پہلے حضرت امیر المؤمنین مولی المسلمین سیدنا مولی علی کرم اللہ تعالے وجہہ الکریم پر خروج کیا اور اسد اللہ القہار کی ذو الفقار کافر شکار سے دار البوار کا رستہ لیا

جنکی نسبت حدیث مین آیا کہ وہ قیامت تک منقطع نہ ہونگے جب اونکا ایک گروہ
ہلاک ہوگا دوسرا سر اوٹھائیگا یہانتک کہ اونکا پچھلا طائفہ دجال لعین کیساتھ نکلیگا حسب
اس وعدہ صادقہ کے یہ قوم مغضوب ہمیشہ فتنے اوٹھایا کی تیرہویں صدی کے شروع
مین اپنے دیار نجد سے خروج کیا اور بنام نجدیہ مشہور ہوئے جنکا پیشوا الشیخ نجدی تھا
اوسیکا مذہب بسان اسمعیل دہلوی نے قبول کیا اور اسکی کتاب کا ترجمہ بنام تقویۃ الایمان
یا حقیقۃً تفویت الایمان ہر ان دیار مین پھیلایا اور بلحاظ معلم اول وہابیہ و بنظر معلم
ثانی اسمعیلیہ لقب پایا اس طائفہ جائفہ کا ہمیشہ سے یہی مذہب رہا ہے کہ دنیا مین وہی
موحد و مسلم ہین باقی سب معاذ اللہ مشرک کافر۔ ردالمحتار ج۳ ص۳۳۹ ویکفرون اصحاب
نبینا صلے اللہ تعالی علیہ وسلم علمت ان ہذا غیر شرط فی مسمی الخوارج بل ہو بیان
لمن خرجوا علی سیدنا علی رضی اللہ تعالی عنہ والا فیکفی فیہم اعتقادہم کفر من خرجوا علیہ
کما وقع فی زماننا فی اتباع عبد الوہاب الذین خرجوا من نجد وتغلبوا علی الحرمین وکانوا
ینتحلون مذہب الحنابلۃ لکنہم اعتقدوا انہم ہم المسلمون وان من خالف اعتقادہم مشرکون
واستباحوا بذلک قتل اہل السنۃ وقتل علمائہم حتی کسر اللہ تعالی شوکتہم وخرب بلادہم
وظفر بہم عساکر المسلمین عام ثلث وثلثین ومائتین والف ترجمہ اصحاب رسول اللہ صلے اللہ
تعالی علیہ وسلم کو معاذ اللہ کافر کہنا کچھ خارجیون کے لیے ضروری نہین بلکہ خاص
اُن خارجیون کا بیان حال ہے جنھون نے ہمارے آقا مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم
پر خروج کیا تھا خارجی ہونیکو اتنا کافی ہے کہ جنپر خروج کرین انھین اپنے عقیدے
مین کافر جانین جیسا ہمارے زمانہ مین عبد الوہاب کے پیرو ون سے واقع ہوا جنھون نے نجد سے
نکل کر حرمین شریفین پر تغلب کیا اپنے آپکو حنبلی بتاتے تھے مگر اونکا مذہب یہ کہ صرف

وہی مسلمان ہین اور جو انکے خلاف مذہب ہین مشرک ہین اسی بنا پر اُنھون نے

اہلسنت وعلماے اہلسنت کا شہید کرنا حلال ٹھہرا لیا یہانتک کہ اللہ عزوجل نے

اونکی شوکت توڑی اون کے شہر ویران کیے مسلمانون کے لشکر کو اُنپر فتح دی سنہ ۱۲۳۳

بارہ سو تینتیس ہجری مین ا یہا سنے تو انکی اصل نسل مذہب ومشرب معلوم ہو لیے

اب علماے کرام سے انکا حکم سنیے بزازیہ ج ۳ ص ۳۱۸ یجب اکفار الخوارج فی اکفارہم جمیع الامۃ

سواہم ترجمہ خارجیون کو کافر کہنا واجب ہی اس بنا پر کہ وہ اپنے سوا تمام امت کو

کافر کہتے ہین) ظاہر ہوا کہ یہ خصلت خبیثہ انہین آجکل ہی نہین بلکہ ہمیشہ سے ان کے اگلے پچھلے

سب اسی مرض مین گرفتار تھے جب مشایخ مذہب رحمہم اللہ تعالی نے انھین کا فرمانا

اور انکی تکفیر کو فرض و واجب بتایا لطف یہ کہ جناب شاہ عبدالعزیز صاحب بھی انھین مشایخ کرام کے

موافقت فرماتے بلکہ تکفیر خوارج کو مجمع علیہ بتاتے ہین تحفہ اثنا عشریہ ص ۱۳۱ ہے سب است

مرتضی اگر از راہ عداوت و بغض ست نزد اہلسنت کافرست بالاجماع و ہمین ست مذہب الشان

درحق خوارج بالجملہ ماہ نیم ماہ و مہر نیمروز کیطرح ظاہر و زاہر کہ اس فرقہ متفرقہ

یعنی وہابیہ اسمٰعیلیہ اور اسکے امام نافرجام پر جزمًا قطعًا یقینًا اجماعًا بوجوہ کثیرہ کفر
لازم اور بلاشبہہ جماہیر فقہائے کرام واصحاب فتوٰی اکابر واعلام کی تصریحات واضحہ
پر یہ سب کے سب مرتد کافر باجماع ائمہ ان سب پر اپنے تمام کفریات ملعونہ سے بالتصریح
توبہ ورجوع اور ازسرِ نو کلمہ اسلام پڑھنا فرض وواجب اگرچہ ہمارے نزدیک مقام
احتیاط میں اکفار سے کفِ لسان ماخوذ ومختار ومرضی ومناسب واللہ سبحٰنہ وتعالٰی اعلم
وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم الحمد للہ کہ یہ اجمالی اجلالی جواب باصواب غرہ جمادی الآخرہ
روز مبارک جمعہ فاخرہ ۱۳۱۲ھ ہجریہ طاہرہ کو بدرسہ اختتام اور بلحاظ تاریخ الکوکبۃ
الشہابیہ فی کفریات ابی الوہابیہ ۱۳۱۲ نام ہوا نسأل اللہ تعالٰی
ان یثبتنا علی الایمان والسنۃ ویختم لنا علی دینہ الحق بعظیم المنۃ ویدخلنا بجاہ حبیبہ
الکریم علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم فرادیس الجنۃ وصلی اللہ تعالٰی علی سیدنا ومولانا محمد
سید الانس والجنۃ وعلی آلہ وصحبہ وابنہ وحزبہ اجمعین والحمد للہ رب العلمین

کتبہ

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ بمحمدن المصطفٰی النبی الامی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم



فائدہ

اس تحریر سے مقصود دو امر محمود اولا عامہ مسلمین برادران دین پر اظہار مبین کہ
مذہب وہابیہ ایسی ضلالتوں پر مشتمل اور اونکا امام الطائفہ ایسی شناعتون کا موجد
و قائل ثانیا کبرائے وہابیہ پر عرض ہے کہ خوف خدا کرو دیکھو کیسے کو امام بناتے
ہو اندھیری رات مین کس مغفل مبین کے پیچھے جاتے ہو تھوڑی دیر کا اندھیرا ہو
دم کے دم مین سویرا ہے سے بروز حشر شود ہمچو صبح معلومت ٭ کہ با کہ باختہ
عشق در شب دیجور ٭ غصے سے کام نہین چلتا بگڑنے سے مذہب نہین سنبھلتا
انما اعظکم بواحدۃ اک ذرا تعصب و نفسانیت و حمایت امام و حمیت
جاہلیت سے جدا ہو کر لمد فی اللہ اس تحریر پر نظر کیجیے سب کتابون کے نشان
صفحات بتا دیے ہین جسمین شبہہ ہو تطبیق کر لیجیے پھر اگر نگاہ انصاف مین
تمھارے مذہب و امام مذہب پر یہ الزامات قائم ہون تو خدا سے ڈرو کفریات
و ضلالات پر اصرار نہ کرو بد دین کی پیروی کا دم نہ بھرو اور اگر طاقت جواب ہے
تو کیون تیچ و تاب ہی ہمین گو وہین میدان اظہار حق سے کیون خائف و ترسان
آدمی بنکر اور کی سنی اپنی کہی ہان ایک مکابرہ و عناد کی نہین سہی یہ ایک نمونہ
ہے اس سے فارغ ہو تو اور سننا ہی اوس سے بھی سلامت نکلے تو آگے چلیے
یہانتک کہ حق ایک طرف کھلجائے جید و ردی میزان عدل مین تلجائے
اے رب میرے ہدایت فرما انک انت السمیع القریب وما توفیقی
الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب ۱۲ سل السیوف
الھندیہ علی کفریات بابا النجدیہ للعلامۃ المصنف مدظلہ العالی

فائدہ

بحمد اللہ تعالیٰ اس رسالے نے اپنے ناظرین کو اس امر کی تحقیق میں کوئی دقت باقی نہ رکھی صرف اتنا کام رہا کہ جو اپنی آنکھوں دیکھا چاہے اوسکی کتابوں میں صفحے کے نشانوں نشانوں سے عبارتیں نکال لے پھر ایسے ہی نشان سے کتب ائمہ و علما میں اونکی نسبت حکم کفر دیکھ دکھا لے وہ کتابیں یہ ہیں جنسے ہمنے انکے اقوال کا کلمات کفر ہونا ثابت کیا یہ ہیں (۱) قرآن عظیم (۲) صحیح بخاری شریف (۳) صحیح مسلم شریف (۴) فقہ اکبر تصنیف حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۵) درمختار (۶) عالمگیری (۷) فتاویٰ قاضیخان (۸) بحر الرائق (۹) نہر الفائق (۱۰) اشباہ والنظائر (۱۱) جامع الرموز (۱۲) برجندی شرح نقایہ (۱۳) مجمع الانہر (۱۴) شرح وہبانیہ (۱۵) رد المحتار (۱۶) شرح الدرر والغرر للعلامۃ اسمٰعیل النابلسی (۱۷) حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ للعلامۃ عبد الغنی النابلسی (۱۸) نوازل امام فقیہ ابو اللیث (۱۹) فتاویٰ ذخیرہ امام برہان محمود (۲۰) فتاویٰ خلاصہ (۲۱) فتاویٰ بزازیہ (۲۲) فتاویٰ تاتارخانیہ (۲۳) مجمع الفتاویٰ (۲۴) معین الحکام علامہ طرابلسی (۲۵) فصول عمادی (۲۶) خزانۃ المفتین (۲۷) جامع الفصولین (۲۸) جواہر اخلاطی (۲۹) تکملہ لسان الحکام (۳۰) الاعلام بقواطع الاسلام للامام ابن حجر المکی الشافعی (۳۱) شفا شریف للامام القاضی المالکی (۳۲) شرح الشفا للملا علی القاری (۳۳) نسیم الریاض للعلامۃ الشہاب الخفاجی (۳۴) شرح المواہب للعلامۃ الزرقانی المالکی (۳۵) شرح فقہ اکبر للعلامۃ القاری (۳۶) شرح العقائد العضدیہ للمحقق الدوانی الشافعی (۳۷) الدرر السنیہ للعلامۃ السید الشریف مولانا احمد زینی دحلان المکی الشافعی (۳۸) الدر الثمین للشاہ ولی اللہ الدہلوی (۳۹) تحفہ اثنا عشریہ شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی (۴۰) تفسیر عزیزی شاہ صاحب موصوف (۴۱) موضح القرآن شاہ عبد القادر صاحب دہلوی برادر شاہ صاحب ممدوح یہانتک کہ خود (۴۲) تقویۃ الایمان اور اسکا دوسرا حصہ (۴۳) تذکیر الاخوان اور غیرہا اور نیز اسمٰعیل دہلوی کی (۴۴) احیاء العلوم امام حجۃ الاسلام غزالی (۴۵) شرح عقائد نسفی علامہ سعد تفتازانی (۴۶) میزان الشریعۃ الکبریٰ امام عبد الوہاب شعرانی (۴۷) مکتوبات جناب شیخ مجدد الف ثانی (۴۸) حجۃ اللہ البالغہ (۴۹) انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ تصنیف شاہ ولی اللہ صاحب یہانتک کہ (۵۰) مسک الختام شرح بلوغ المرام تصنیف نواب صدیق حسن خان بھوپالی (۵۱) ظفر الامانی وغیرہ رسائل السیوف تصنیف المصنف مد ظلہ العالی

تمت

إن الذين يؤذون الله ورسوله لعنهم الله

الحمد للہ رسالہ مبارکہ مسمی بسیوف الہندیہ سے اوہام باطلہ بعض
حضرات نجدیہ کے دفع و تذلیل اور رد بلادی اسمعیل دہلوی یا میاں اسمعیل
کی تجہیل و تضلیل میں یہ رسالہ ہے بنام تاریخی

سلسلۂ تربیت
صمصام بکلوئی نجد
١٣١٦ھ

تصنیف لطیف حامی سنن ماحی فتن دشمن نجدی فگن مولانا
قاضی حافظ محمد عبد الوحید صاحب حنفی فردوسی عظیم آبادی
منتظم رسالہ تحفۂ حنفیہ سلمہ اللہ عن شر الاعادی

مطبع اہل سنت و جماعت واقع پٹنہ بانکی پور میں طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ارسل الکوکبۃ الشہابیۃ علی کفریات ابی الوہابیۃ والصلاۃ والسلام
علی من علمنا سل السیوف الہندیۃ علی کفریات بابا النجدیۃ صلوات اللہ تعالی
وسلامہ علی الحبیب وآلہ وصحبہ وحزبہ اجمعین بجاہ الآمین اما بعد فقیر خادم سنت واہل سنت
وفدائے الحق والتحقیق محمد عبد الوحید حنفی فردوسی مدعو بہ غلام صدیق وقاہ اللہ شر کل ضال
وزندیق وسقاہ رحیق الحق التحقیق بقبول اصحاب الصدق والتصدیق نے رسالہ مبارکہ
سل السیوف الہندیہ علی کفریات بابا النجدیہ ۔ تالیف لطیف
حضرت عالم اہلسنت فاضل بریلوی دام ظلہم العالی، ۲ ماہ مبارک محرم الحرام
سنہ ۱۳۱۶ھ کو بصیغہ رجسٹری رسید طلب جناب مفتی لطف اللہ صاحب
جج حیدرآباد وصدر ندوہ ومولوی محمد علی صاحب کانپوری ناظم
ندوہ ومولوی سلیمان صاحب پھلواروی جان وجانان ندوہ کی خدمت میں بطور
حاضر کیا تھا ناظم صاحب نے تو منکر ہو کر واپس فرما دیا اور پھلواری صاحب کے یہاں سے بھی واپس آیا جناب
صدر صاحب نے کچھ جواب عطا نہ فرمایا مگر حیدرآباد میں شاید کوئی بزرگوار مولوی عبد اللہ نامی
مدرس دوم مدرسہ محبوبیہ ہیں اونکے نام سے ایک عنایت نامہ فقیر کے نام آیا جسمیں مولوی
صاحب کے اجزاء وہ واقعی مولوی عبد اللہ صاحب عبانی ہوں یا کوئی اور صاحب سلمہ ہنائی

سل السیوف کا بال بیکا نہ ہوسکا مگر سارا غصہ فقیر پر اُتارا اور اپنے کمالات عالیہ کا
اظہار فرمایا عالم آشکارا ہے ہر ذی عقل ادنے ذی علم بھی سرکاری تحریر شریف کو دیکھ کر
براہ انصاف صاف کہدیگا کہ حضرت نہ مجیب کا جواب سمجھے نہ سائل کا سوال حتی کہ خود
اپنا لکھا سمجھنا محال رسالے مین جسقدر عبارات ائمہ کرام وعلماے اعلام سے استناد تھا
اصلا کسی سے جواب نہ دیا بعض کفریات کے عذر وتاویل بھی اعراض کیا بلکہ انمین بعض
کا خود مکرر ارتکاب لیا اور اونکے علاوہ بکثرت کفریات کو اپنے کلام مین جلوہ دیا۔
طرح طرح سے حضرت مجیب و راد کے سوا حضرات کرام صوفیہ عظام پر افترا کا غلو
جا بجا توجیہ القول بما لا یرضی بہ قائلہ جا بجا تحریف وتبدیل اور تمام تاویل کہین صرف
اتنے ہی جواب پر قناعت فرمائی کہ مراد کچھ تھی آپنے کچھ بنائی اور وہ کچھ کیا تھی یہ خود نہ بتائی
اسمٰعیل پر سے رفع الزام کو جہل وکذب الٰہی کی تجویز نکالی باتوں باتوں مین نبی صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم کو دشنام صریح دینی جائز ٹھہرالی نماز وغیرہ عبادات کو حرام مانا تنزیہ الٰہی
کے تمام مسائل کو باطل جانا شریعت محمدیہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کو خاص اصول
عقائد دینیہ مین ناقص وناتمام قرار دیا غیر نبی کو نبی بنانے کا ساز وسامان کرلیا ضلالات
شنیعہ کو نہایت ہلکا بتایا حتے کہ لزوم کفر کو صرف خلاف اولے ٹھہرایا حمایت اسمٰعیل
مین تکفیر مسلمین کا وہ جوش بڑھا کہ ہزاروں مین پہلا وہ حکم کفر جڑا حتی کہ صوفیہ کرام کو کافر
ٹھہرایا صدہا ائمہ اعلام کو مخالف اسلام بنایا حد یہ کہ خود اسمٰعیل کی تکفیر بھی جائز مان لی
انتہا یہ کہ طرح طرح سے خود اپنی ہی تکفیر کی دلمین ٹھان لی جسپر امر ہے سارا غصہ تھا یعنے
اسمٰعیل پر لزوم کفر آنا وہ سکا تو خود صریح اقرار جلیل مگر جب غصہ کے سیل مین دریاے
تکفیر باڑھ پر آیا تو خدا آپ بچے نہ اسمٰعیل غرض انواع انواع کے کمالات لطیفہ ظاہر فرمائے

۵ ان تمام امور کا شافی وکافی بیان نمبر ۶ کے جواب مین ملاحظہ ہو ۱۲ مسلسل ۲۵ پچیس انواع کمالات مین کہ بیرونی تقریر صاحب تحریر اپنی ہر دو سوقی مین ظاہر فرمائی خدا ایسی کا بیعت ضلال و بیضطلت سے اپنی پناہ مین رکھے آمین ۱۲

اور لطف یہ کہ ہاتھ ہی ہاتھ سے جواب نہ بھیجنے کے اوہام آتے مگر فقیر بحمد اللہ تعالیٰ نہ کبھی ایسا تھا نہ ندوی کارکن تھا کہ اظہار حق میں سکوت روا رکھتا لہذا اُس نامہ نامی کا جواب خدمت گرامی میں وارد کر ہی دیا اور اب ملاحظہ برادران سنت کے لیے بصورت رسالہ شائع کیا کہ مسلمان دیکھیں حضرات وہابیہ اپنے امام کی حمایت میں نہ خدا کو چھوڑیں نہ رسول کو سمجھتے کہ فرط غضب میں ہوش گنوا کر نہ اپنے وہم کو بچا سکیں نہ دوسرا الزام انہیں کو جھٹکے لیے سب بگاڑ دیں جو شمیں آئیں تو اُس پر بھی جمے رہیں یہ دین و دیانت ہے وحسبنا اللہ ونعم الوکیل نعوذ باللہ من شر الاعتساف حسام ... صیقت بگلوے نجدیہ اس رسالہ کا نام اور یہی اس کی تاریخ آغاز انجاد و حسبنا اللہ المتوکل بالاعتصام

١٣١٩

نقل نامہ مولوی صاحب بنام فقیر غفرلہ الوہاب

بخدمت اقدس جناب مولانا مولوی محمد عبد الوحید صاحب حنفی مدظلہ

مخدومی المکرم سلام مسنون عرض ہے کہ مجکو اس مرتبہ رسالہ حنفیہ پر چند شبہات ہوئے ہیں وہ یہ کہ ایمان کا تعلق جب صرف قلب سے ہوا ہے تو کفر بھی قلب سے متعلق ہونا چاہیے بغیر انکار قلبی کے کفر ثابت ہونا دشوار ہے چنانچہ آیات و احادیث کثیرہ اسپر دال ہیں

الذین ... وقالت الاعراب آمنا قل لم تؤمنوا الآیہ الایمان الخ من

باللہ ... الحدیث ... استفت قلبک ... اجابہ لیس

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ... ہے بشرطیکہ اجابہ بنص قطعی سے ثابت ہو اور یہ معنی میں ... بھی ظاہر ہے کہ لزوم کفر کفر نہیں بلکہ التزام کفر کفر ہے آپ ... اول میں جواب لکھتے ہیں کہ صراحۃ لازم کہ اسے بالفعل علم غیب حاصل نہیں انتہیٰ اور اس لزوم سے کفر کا فتویٰ دیتے ہیں بعید از انصاف ہے اگر آیت ... کو ملاحظہ

نازل ہوتا اور اسکی تفسیر لکھی ہوتی تو شاید اس قدر جرأت نہ ہوتی البتہ علم قدیم باری تعالیٰ
کی نسبت اختیاری ہونیکی قائل کے کلام میں صراحتہً معلوم ہوتی تو حکم کفر کا چنداں بعید
نہ تھا اسیطرح سوال دوم میں بھی وقوع کذب ثابت نہیں ہوتا ہان لزوم سے جہان اوس
جیسا چاہو کفر ثابت کر لو اختیار ہے لیکن یہ طریقہ اصول اسلام کے بالکل خلاف ہے
حالانکہ امتناع کذب باری پر فریقین متفق ہیں صرف امتناع بالذات و بالغیر میں اختلاف ہے
جو کسی دلیل سے مستحق تکفیر نہیں ہو سکتا ہان یہ امر دوسرا ہے کہ امتناع بالذات مرجح اور
اقوی ہو چونکہ یہ مسئلہ فلسفی اصول پر مبنی ہے اسلیے اوسکا انکار ماجائے نہیں ہے اور سوال
سوم میں جو حق تعالیٰ کی دستگیری اور الہام کا ذکر ہے جیسا کہ بزرگوں نے کتب تصوف
میں لکھا ہے موجب کفر نہیں ہو سکتا ورنہ نعوذ باللہ تکفیر جملہ بزرگان دین لازم آتی جو
ہرگز ہرگز جائز نہیں اور سوال چہارم میں بھی کفر ثابت نہیں کیونکہ اس میں یہ ہے کہ
خدا کے سوا کسیکو معبود نہ جانو یہ نہیں کہ جنت و نار وغیرہ کو [illegible] آپ [illegible] فی اوصیا [illegible]
السلام کو سنا تو نعوذ باللہ آپ نے ان الفاظ سے معنی خلاف سیاق و سباق [illegible]
نکال لیے جن سے کفر ثابت نہیں ہو سکتا چونکہ عوام کالانعام نے خدا تعالیٰ کو
چھوڑ کر دوسروں کو اپنا پورا حاجت روا بنا لیا ہے ایسے محل پر اگر کسی نے لکھے [illegible]
لیے [illegible] کافر ہو گیا ہان [illegible] مضمون دوسرا ہے اور سوال پنجم میں قائل
کچھ کہتا ہے اور [illegible] اوسکو کافر بنانے کے واسطے دوسری [illegible] کیے میں ذرا
[illegible] کیے اس الفاظ کو نظر [illegible] ملاحظہ فرمایئے کیونکہ اس کلام کی
[illegible] میں کتب تصوف منقول اللفظ ہیں اور سوال ششم میں دیکھنا چاہیے کہ قائل کی
نیت میں اگر نعوذ باللہ تحقیر شان رسالت آپ صلعم مقصود ہے تو بیشک کفر اور

اور صرف نماز مین تصورین کا فرق بتانا مقصود ہے اسطرح کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم چونکہ افضل المرسلین و محبوب رب العالمین ہین اونکا تصور بوجہ کمال تعظیم و تکریم
کے بہ نسبت دوسری شے کے تصور کے عبادت سے زیادہ تر مشابہ ہوگا تو کفر نہین
ہوسکتا اور سوال ہفتم مین وہی اختلاف ہے جو بعض متقدمین مین ہوا ہے کہ بوجہ
اختلاف راے کے بعض نے ایک واقعہ کو گذشتہ لیا اور بعض نے آئندہ
رکھا اسمین کفر لازم نہین آتا اور جو ہو بھی تو وہی لزوم کفر ہوگا جو کفر نہین ورنہ ایسے
لزوم سے معوذ باللہ سب پر کفر عائد ہوسکتا ہے جو کسی مسلمان کی شان نہین باقی
جو آخر مین لزوم و التزام کا فرق لکھا ہے یہی چاہیے کہ نفس قائل پہ فقط کبھاوے اور یہی
قلبی خواہش و سب و شتم سے قطع نظر کرکے دیکھا جائے تو مطلع صاف ہے
صرف اولے و عدم اولے غایت ما فی الباب جواز و عدم جواز کا اختلاف ہوگا
جسکی وجہ سے باہمی نفاق مثل سابق زمان کے ہوجائیگا۔ آپ کی تحریر سے کمال
غصہ و غضب نمایان ہے شاید بوجہ کمال حزم و تقوے ایسے الفاظ برآمد ہوتے ہون
ورنہ مومن لعان نہین ہوا کرتا حالانکہ حدیث شریف مین غضب کیوقت فیصلہ کرنیسے
منع فرمایا ہے کیونکہ انصاف کی امید نہین ہوتی ہین سو اس غرض سے چند الفاظ مختصر
عجلت مین عرض کیے ہین کہ آپکو متنبہ کرون کہ تمام علما و فضلا ہندوستان شہید
دہلوی کے مکفر نہین مگر بعض علما جنکو مطبوعہ رسالہ کے تکفیر وغیرہ ملی ہے وہ مجبور و
معذور ہین وہ انکے سب و شتم کو مثل روافض کے داخل دین اسلام سمجھتے ہین اور عجب
عجب تاویلات و تسویلات سے کفر ثابت کرتے ہین جسکو کوئی عالم
ربانی و فاضل حقانی پسند نہین کرتا مجھکو جواب رسالہ فرمانے کی ضرورت نہین

ہان اس اجمال کو دس بیس جزو مین مفصل عرض کر سکتا ہون بشرطیکہ کوئی تسلیم کرلے اور جب کہ اعجاب کل ذی راے برا یہ اس زمانہ مین شائع ہے لہذا اسی مختصر پر کفایت کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ آپ اسکے جواب کی فکر نہ کرینگے ہان اگر صرف قرآن شریف و احادیث صحیحہ سے کسیکا کفر ثابت ہوجائے تو مجکو انکار نہین چنانچہ جو لوگ مشائخین مین دعوے الوہیت کرتے ہین اور خدا اور بندہ مین صرف اعتباری فرق بتلاتے ہین اور حضرت غوث پاک کو ہر وقت مصیبت کے یا حضرت علی رضی الله تعالی عنہ کو پکارتے ہین اور تعزیہ صاحب کو اپنا حاجت روا اعتقاد کرتے ہین اور مساجد کو چھوڑ کر قبور کو آباد کرتے ہین اور عقائد اسلام سے بالکل واقف نہین بلکہ مرید ہونا فرض اور سال مین ایکبار فاتحہ درود کر دینا اور اپنے پیر کو اپنا خدا تصور کرنا اور احکام شرع شریف کی تحقیر کرنا اور علما کو حقیر جاننا اور ملفوظات پیر کی کلام الٰہی سے زیادہ تعظیم کرنا اونکا دین و مذہب ہو ایسے لوگون کو بھی خدارا فہمایش کیجیے اور اون کو اس جہالت سے نکالیے نہ یہ کہ تسبیح تکفیر ورد زبان کیجاوے وما علینا الا البلاغ

محمد عبد الله

جواب بعض تحریرات از فقیر عفی عنہ الوہاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مکرمی ——— فقیر محمد عبدالوحید عفی عنہ بعد ہدیہ مسنونہ ملتمس

ہے کہ نامہ نامی بنام فقیر تشریف لایا ممنون یادآوری فرمایا۔ جناب نے شبہات پیش فرما
دیئے تھے جنکا [illegible] کلام پر اپنی فہم کے قابل شبہہ گزرنا بعید نہیں مگر ساتھ ہی ارشاد
فرمایا کہ مجھکو جواب رسائل فرمانیکی ضرورت نہیں پھر تاکیداً لکھا امید کرتا ہوں کہ آپ
اسکے جواب کی تکلیف نہ کرینگے جس سے طلب تحقیق کا احتمال ساقط اور صاف عجب
کل ذی رائے برایہ کی حالت ثابت۔ واقعی ایسی صورت میں حاجت جواب کیا تھی
اول تو وہ شبہات خود ہی بدیہی البطلان جنھیں ہر ذی عقل بہ نحو [illegible] پارہ کر سکے
پھر جناب [illegible] توقف واعجاب اور بعد رسوخ فی القلب علاج نایاب لیکن ازانجا
کہ حدیث الدین النصح لکل مسلم ارشاد ہوا ہے چند حرف مختصر بنابر اجمال کشف
شبہات میں گزارش کرنے پر مجبور امید کہ نظر انصاف سے ملحوظ ہوں اور [illegible] تعصب
و اعتساف سے محفوظ وحسبنا اللہ ونعم الوکیل واللہ یقول
الحق وھو یھدی السبیل گزارش اول سب میں پہلے یہ عرض کافی جو
تمام شبہات جناب کے ازالہ کو وافی بشرطی خداراز نگاہ انصاف۔ ساری تحریر
شریف کا مبنی یہی امر ہے یاد رہا ہے شاید جناب نے رسالہ مبارکہ

سلک السبوق ملاحظہ فرمایا کیسی سے نام ہی سنکر انکار بالغیب فرمایا یا ملازمان
سامی کو کوئی خواب ہوا حسب زعم اسمٰعیل دہلوی کیسی وحی باطنی کا فتح باب ہوا
ورنہ یہ تو آپکی شان علم سے متوقع نہیں کہ رسالہ ملاحظہ فرماتے پھر اوسکا مطلب
اوسکی تصریحات قاہرہ کے خلاف ٹھہرا کیا خدا نخواستہ ملازمان سامی ایجاب و
سلب مین تمیز نہ پاتے یا بزور زبان وزور و بہتان ہان کو نہ اور نہ کو ہان بناتے قصد
انصاف عجیب تر یہ سوال مین تھا ہمارے فقہائے کرام کے نزدیک انپر اور ان کے پیشواؤں پر
حکم کفر لازم ہے یا نہیں آغاز جواب مین تھا وجوہ کثیرہ لازم ختم جواب مین تھا بالجملہ
اس گروہ پر ہزاروں وجہ سے کفر لازم اور آخر مین تنبیہ نبیہ تو خاص اسی تصریح کے
لیے تھی کہ اگرچہ ہمارے فقہا کے طور پر حکم کفر ثابت مگر ہمارے علمائے کرام ہی تحقیق فرما
رہے ہین کہ لزوم و التزام مین فرق ہے اقوال کا کلمہ کفر ہونا اور بات اور قائل کو
کافر مان لینا اور بات ہم احتیاط برتینگے سکوت کرینگے الی آخرہ باینہمہ تصریحات
واضحہ آپکی تحریر بستا پکار کر تکفیر تکفیر پکار رہی ہے کفریہ اوسکے متعلق کہتی ہے
لزوم کفر کفر نہیں التزام کفر کفر ہے آپ لزوم سے کفر کا فتوے دیتے ہین دوم
کے متعلق لزوم سے جسکا چاہو کفر ثابت کرو ایضاً مستحق تکفیر نہیں ہو سکتا سوم
ہین جب کفر نہیں ایضاً تکفیر جملہ بزرگان لازم آئیگی چہارم مین کفر ثابت نہیں
ایضاً لزوم ہے کفر ثابت نہین تو ایضاً وہ کیونکر کافر ہو گیا ایضاً ہان کفر ٹھوپ دینا
مضمون نہ ہزار پنجم - مین قائل کو کافر بنانیکے واسطے ششم مین کفر نہین ہو سکتا
ہفتم مین التزام کفر ہوگا جو کفر نہین آخر مین تمام ہندوستان کے دہلوی کے کفر
ثابت نہین ایضاً اگر بعض تحریرات بطور ورثہ مسئلہ تکفیر کی نسبت ایضاً وہ تاویلات سے کفر

ثابت کرتے ہین ایضاً تسبیح تکفیر ورد زبان غرض جناب کی اس دو صفحی تحریر کا کفر کفر
سے آغاز تسبیح کفر پر خاتمہ اور ہر قول کے متعلق اسی مضمون پر زور کہ کفر نہین
کافر نہ ہوا لزوم ہے التزام نہ ہوا معلوم نہین کہ یہ عینی مذاہب جگہ کا نجات تبرا اقصور
معاف مارے کی توبہ آپ کس بنا پر فرمارہے ہین حضرت مصنف نے خود ہی
ارشاد فرمایا کہ محققین لزوم سے کفر نہین مانتے ہم اس شخص کی تکفیر نہین کرتے پھر
آپنے یہ تکلیف تحریر کیون گوارا کی خدا کی شان سائل نے سوال کیا تو لزوم مجیب نے
جواب دیا تو لزوم سے اور نفی تکفیر کی تصریح اس دھوم سے مگر آپکو ہر جگہ کفر کفر
کی پکار تکفیر تکفیر کی فریاد یارب مگر کچھ خواب دیکھا یا بحکم لیوحی بعضہم الی بعض وحی
باطنی کا فساد آ انصاف فرمائیے تو ایک ہی گزارش کی ساری نگارش ہے وامطرنا
علیہم کی سچی بارش گزارش لزوم مگر گئی جا بجا تکفیر تکفیر پر بکھرے بکھرے اور لزوم
کفر سے کفر لمنے پر بیطرح بگڑے ہین مثلاً فرمایا لزوم سے کفر کا فتوے بعید از انصاف
ہے۔ ایضاً لزوم سے کفر ثابت کرو یہ طریقہ اصول اسلام کے بالکل خلاف ہے ایضاً
ایسے لزوم سے سب پر کفر عاید ہو سکتا ہے جو کسی مسلمان کی شان نہین مگر محبی جناب
نے شدت غیظ مین یہ جبر دقی حکم تو لگا دیے مگر نہ جانا کہ لزوم کفر کے باعث تکفیر
کرنا ائمہ اہلسنت کا اختلافی مسئلہ ہے ہزارہا ائمہ دین بے فرق لزوم و التزام قائلان
کلمات کفر پر حکم کفر فرماتے ہین عامہ کتب فقہائے کرام اسی پر حاکم اور مرتبہ احتیاط
تفرقہ و انکار الکفر ہے محققین متکلمین اسی پر جازم فقیر اسپر بکثرت نصوص جلیلہ
ائمہ علیہ حاضر کر سکتا ہے سر دست مزاج والا کے علاج و مداوا کو نسخہ شفا اور
نسیم الریاض کی ٹھنڈی ہوا پیش کرتا ہے امام قاضی عیاض کتاب الشفا

فی تعریف حقوق المصطفے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور علامہ خفاجی اوسکی شرح
نسیم الریاض مین فرماتے ہین اما من اثبت الوصف ونفی الصفۃ (وہم المعتزلۃ)
فمن قال (من اہل السنۃ) بالمآل لما یؤدیہ الیہ قولہ کفرہ فکانہم (ای المعتزلۃ صرحوا
عند المکفر لہم) بما ادے الیہ قولہم ومن لم یر اخذہم بمآل قولہم لم یکفرہم فہلے
نہ بین الماخذین اختلف الناس (من علماء الملۃ واہل السنۃ) فی اکفار اہل التاویل
والصواب (عند المحققین) ترک اکفارہم اھ مختصرا دیکھیے کیسی صریح تصریح ہے کہ لزوم
کی بناپر کافر کہنا نہ کہنا دونون قول اہلسنت کے ہین اور محققین کے نزدیک ترک تکفیر ہے
مگر تقصیر معاف فقیر کو خوف ہوکہ ملازمان والا کے ذہن مین اس عبارت عربی کا
مطلب کیا دخول پائیگا جب کہ رسالہ اردو کا کلام نے فہم مرام رہا حضرت مصنف
دام ظلہ العالی نے صاف ان تمام مطالب کا شمار فرمادیا تھا کفریات اسمٰعیل
پر ہر جگہ کلام علماسے حکم کفر نقل فرمایا جسے جناب براہ خوش فہمی حضرت
مصنف کے احکام سمجھے صدر جواب مین ارشاد فرمایا تھا حسب تصریحات جماہیر فقہائے
کرام اسپر حکم کفر ثابت آخر مین بعد نقل احکام وتفصیل کلام پھر اجمال فرمایا کہ بالجملہ
جماہیر فقہائے کرام کی تصریحین ان کے صریح کفر پر حاکم پھر ایسے ہی اذہان عالیہ
کے لحاظ سے اسی بیان کے لیے خاص ایک تنبیہ نبیہ ارشاد فرمائی اور اوسکا شروع
انھین لفظون سے کیا یہ حکم فقہی متعلق بکلمات سفہی تھا پھر اپنے نزدیک جو مسلک
محقق تھا بیان فرمایا کہ لزوم والتزام مین فرق ہے ہم احتیاط برتینگے محتاطین
نے تکفیر سے سکوت پسند کیا ان سب عبارات واضح وروشن سے دو مطلب
ایسے صاف مستفاد تھے جنھین ہر ذی فہم بچہ سمجھ لے ایک یہ کہ ہم تکفیر نہین کرتے

ان بطور جمہور فقہاے کرام یہ احکام دوسرے کچھ بہت ائمہ اتمام لزوم پر
بھی حکم کفر فرماتے ہین اور مسلک تحقیق واحتیاط تخصیص التزام ہے تو ان دونو مطلب سے
ایک بھی فہم جناب مین نہ آیا ادہر تو احکام فقہا کو حکم مختار حضرت مصنف جا کر اپنا
خانہ ساز تکفیر کفر بولنا شروع کیا ادہر فرق لزوم والتزام پر اجماع مسلمین بنا کر جماعات
عظیمہ ائمہ اہلسنت کو معاذ اللہ اصول اسلام کا بالکل مخالف ٹھہرا دیا خدارا
انصاف یہ کیا دین ودیانت ہے ایک اپنے چنین وچنان کے بچانے کو لاکھون
ائمہ اہلسنت پر معاذ اللہ حکم کفر لگا دینے کا اشعار کیا حیا وجرأت ہے پر ظاہر
کہ اصول اسلام کا بالکل مخالف نہ ہوگا مگر کافر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم سچ
فرمایا حدیث شریف مین حبک الشیٔ یعمی ویصم مگر یہی جواب تو جواب خود سائل فاضل نے
نفس سوال مین اسطرف اشارہ فرمایا تھا کہ فقہا کے نزدیک بھی حکم کفر لازم ہے
یا نہیں اور مطلب اول تو اس فقیر نے تمہید ہی مین نہایت روشن روشن
گزارش کر دیا تھا بلکہ اس رسالہ مبارکہ طیبہ کا چھاپنا ہی اسی غرض سے بیان کیا
تھا کہ ندویون نیچریون نے جو علماے اہلسنت پر الزام تکفیر تکفیر کی رٹ لگا دی ہے
اوسکا دروغ بیفروغ ہونا روشن ہو جائے پھر سبحٰن السبوح سے وہ صاف صاف
تصریحین نقل کر کے گزارش کر دیا تھا کہ جب ہمارے علماے کرام اسمٰعیل دہلوی کو
بھی کافر نہین کہتے تو اور لوگ جنکے اقوال اوس سے بہت ہلکے ہین اونکے باب مین
اس تہمت واہیہ کی کیا گنجائش تمہید در کنار خود اول صفحہ لوح پر بھی یہی مضمون
موجود مگر حضرت کو سب سے آنکھین بند فرما کر وہی کفر کفر کی پکار مقصود ہے آن کہیے کہ الفال مع
بالمنطق آوازہ خلق نقارہ خدا ہے دہلوی بیچارے کی قسمت مین اگر خدا ہی نے کفر لکھدیا ہے جو صحف باد

صریح نفی وانکار اہلسنت اوسکے معتقدین کے سر چڑھ کر بول رہا ہے تو جناب
من یہ اوسکا بدلا آپکا لکھا ہمارا اسمین قصور کیا ہے ع حی ترا و ذبیش انچہ در آوند
دبیست؛ گزارش سوم اگرچہ دو گزارش بالا ہر عاقل کے نزدیک تمام تحریر
سامی کے جواب مین شافی ووافی مگر شاید جناب کو اسکا بہت رہ جائے کہ ہمارے
تفضیلی عذر نہ مٹائے لہذا مناسب کہ ہر کفریہ دہلوی کے متعلق اعذار بارد سامی
کو ٹھنڈا کر دیا جائے؛ باللہ التوفیق باد دہانی کے لیے کفریہ دہلوی واعتراض
سل السیوف کیطرف اشارہ ضرور لہذا اوسے حیف اسے سیف سے تعبیر منظور
حیف غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار مین ہو کہ جب چاہے کر لیجیے یہ اللہ
صاحب ہی کی شان ہے سیف اسکا صاف یہ مطلب کہ اللہ تعالے کو اختیار
ہے جب چاہے غیب کی بات دریافت کر لے تو صراحۃً لازم کہ اوسے بالفعل
علم غیب حاصل نہین یہان صراحۃً اللہ تعالے کیطرف جہل نسبت کیا
قولکم اگر آیت لیعلم اللہ اور اوسکی تفسیر دیکھی ہوتی تو شاید اسقدر حیرت نہوتی اقول
اس آیہ کریمہ اور اسکے نظائر کی تفسیر مین حضرت مجیب مدظلہ العالی کا مبسوط فتوے
اون کے مجموعہ فتاوے العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ کے مجلد ششم
مین مذکور جسمین کتب تفسیر و حدیث واصول سے کلام علمائے سلف و خلف و توجیہ
معانی و توضیح مبانی بروجہ احسن مسطور وہ فتوے زبان عربی مین ہے کہ سائل
فاضل نے بزبان عربی ہی سوال کیا تھا ملازمان سامی کو اردو کلام سمجھنے مین وہ
دقتین ہین تا بتازی چہ رسد مگر ہین تو اس جوش حمیت کا قائل ہون کہ اپنے
امام الطائفہ پرسے الزام اوٹھانیکو معاذ اللہ اللہ عزوجل کا متحقق جہل ثابت کرنے پر

مستغنی ہوگئے اور وہ یہی کا ہے سے خود اوسکے کلام کریمہ سے امام الطائفہ کی بات
بنجائے اگرچہ رب العزۃ جل جلالہ ٹھہرے خواہ قرآن مجید باللہ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ
العلی العظیم اور دنکو ارشاد ہونا ہے ورنہ زبان سامی اگر دیکھ سکتے ہوں تو حضرت
ان آیات کے متعلق ائمہ اہلسنت کا کلام دیکھیں آیات کریمہ میں جو وجوہ کثیرہ
علما نے ارشاد فرمائیں امام الطائفہ کے کلام کو اونسے کیا علاقہ علم سے علم اولیا مراد
ہے یا اعلام یا متمیز کر دینا یا رویت یا جزا یا معنی علم سے نفی معلوم مقصود الی غیر ذالک
من الوجوہ المذکورۃ فی کلامہم کلام امام الطائفہ میں انکی کیا گنجایش وہ صراحۃ
یہاں علم غیب میں کلام اور غیر خدا سے اوسکی نفی مطلق اور باری عزوجل سے اوسکی
تخصیص کے مقام میں ہے تو یقیناً علم بمعنے حقیقی مطلق ہی زیر بحث ہے جب علم
کو تاویل کرکے کسی اور معنے پر لیجائیے یا حقیقی میں کوئی قید بڑھائیے تو اس کلام کا
محصل اسی معنے مجازی یا مقید مخصوص کی غیر سے نفی اور باری عزوجل سے تخصیص
ہوگی نہ حقیقی مطلق کی یہ صراحۃ توجیہ القول بما لا یرضی بہ قائلہ ہے یہ بھی جب کہ اوسمیں کسی
تاویل کو اوسکے الفاظ لفظی طور پر محتمل بھی ہوں ورنہ سرے سے نفس عبارت ہی اوسکے
انکار کرنے ہی پر بنظر معنی بنانا نہ بنانا تو دوسرا درجہ ہے ہم کلام البتہ علم قدیم باری تعالیٰ کی
اختصاص کی صراحت ہوتی تو حکم کفر کا ہرگز مضائقہ نہ تھا **اقول** اور کیا باری
تعالیٰ کے دو علم ہیں ایک قدیم اور ایک حادث اہلسنت کے نزدیک علم باری قدیم
ہی ہے جو حادث ہے وہ ہرگز اوسکا علم نہیں ہو سکتا کیا فرقہ ضالہ کرامیہ کا دامن
تھامئے گا **ثانیاً** یہاں علم غیب میں کلام ہے آپ ہی فرما دیجیے کہ باری
عزوجل کا علم غیب قدیم ہے یا حادث اگر یہاں عزیز ہے تو قدیم ہی کہیگا

پھر اس علم غیب ہی کو اوسنے اختیاری کہا جسکے قدیم ماننے سے آپکو بھی چارہ نہین
انتو آپ ہی کے قول سے ثابت کہ ملاے دہلوی کو کافر کہنا چندان مضایقہ نہین
رکھتا ثالثا یہ صورت طرفہ فرض کی جو کسی عاقل سے معقول نہین قدیم اور اختیاری
جیسے چہ۔ عالم کو دیکھیے جو قدیم بتاتے ہین صادر بالایجاب ٹھہراتے ہین جو مخلوق
بالاختیار جانتے ہین حادث مانتے ہین زیادہ دسترس نہ تھی تو سل السیوف
ہی مین عبارت شرح عقائد مع ترجمہ مذکور تھی کہ جو اختیار سے صادر ہو ضرور
حادث ہوگا **حیف** بعد اخبار ممکن ست کہ فراموش گرداندہ شود
پس منجر بتکذیب نفی نگردد و سلب قرآن مجید ممکن ست **سیف** یہان
صاف اقرار کر دیا کہ اللہ عزوجل کی بات واقع مین جھوٹی ہو جائے تو حرج نہین
حرج اسمین ہے کہ بندے اوسکے جھوٹ پر مطلع ہون اگر اونھین بھلا کر اپنی بات
جھوٹی کر دی تو تکذیب کہان سے آیگی **قو** لکم اسمین بھی وقوع کذب ثابت
نہین ہان لزوم سے جسکا جی چاہو کفر ثابت کرو **اقول اولا** یہان یہ اعتراض کب تھا
کہ اسمٰعیل نے خدا کا کذب واقع مان لیا ذرا الفاظ اعتراض ملاحظہ کیجیے اقرار کر دیا
کہ جھوٹی ہو جائے تو حرج نہین عبارت دلیل کا ترجمہ پڑھیے کہ جو انبیا علیہم الصلاۃ والسلام
پر کذب جائز مانے کافر ہوا تمام تقریب دیکھیے کہ انبیا کا کذب جائز ماننے والا
کافر ہوا اللہ کا کذب جائز ماننے والا کیونکر نہ ہوگا۔ اول سے آخر تک جواز کذب ماننے
سے اعتراض جابجا اوسکی صریح تصریح اور آپ جواب مین فرماتے ہین وقوع کذب ثابت
نہین اب یہ تو کیا کہون کہ ملازمان سامی کو ایسی اردو سلیس عبارت سمجھنے کی
بھی لیاقت نہین ہان یہ کہیے کہ سرکار کے نزدیک حرج اسمین ہے کہ خدا کا کذب

واقع ماننے وہ عبارت دہلوی سے ثابت نہین ہوتا اور جائز جاننے سے امامت
طائفہ مین بٹا نہین لگتا سہ بارہ ملاحظہ تو فرمائین علما نے کذب انبیا جائز ہی ماننے
پر بالاتفاق کافر کہا ہے کہ شریعت محمدیہ مین اللہ کا مرتبہ انبیا سے کم ہے کہ اسکا
کذب جائز ماننے پر حکم کفر درکنار امامت مین بھی خلل نہین آتا ان مین عرض کرون
انبیا کا مرتبہ تو خدا سے کیا زیادہ ہوگا مگر دین وہابیت مین اسمٰعیل کی قسم خدا سے
زائد ہی کہ اسپر سے رفع الزام ہو خدا کا جہل خدا کا کذب سب کچھ گوارا ہو رہا ہو انا للہ
وانا الیہ راجعون **ثانیاً** غنیمت ہی کہ یہان لزوم کفر تو سکر نے بھی مان لیا۔
کہ آن لزوم سے جسکا چاہو کفر ثابت کرو حضرت مجیب مدظلہ کا اسیقدر مقصود ہے
کہ امام الطائفہ پر لزوم کفر ہے وہ ثابت ہو لیا باقی رہا لزوم کفر کو ہلکا جاننا کفر لزومی
سے امامت مین بھی فرق نہ ماننا یہ آپکے ایمان کی نشانی ہی ولا حول ولا قوۃ الا باللہ
العلی العظیم **قولکم** امتناع کذب پر فریقین متفق ہین **اقول** سبحٰن السبوح تنزیہہ تم
وچہارم ملاحظہ ہو تو اس ادعائے باطل کا حال کھلے **قولکم** یہ خلاف اصول فلسفی پر مبنی ہی
اسلیے اسمین انکار جا نہین **اقول** این گل دیگر شگفت مگر ہی آدمی جب باطل کی
اعانت کرنے بیٹھتا ہے تو مجبورانہ اباطیل مین گرفتار ہوتا ہے ایک تو باطل کی تا چند
باطلات ہوں سے ممکن وہ جو کہ الذنب یجر الی الذنب ذرا ایمان کے دل پر ہاتھ دھریے
یہ آپ کیا لکھ گئے مسائل تنزیہ الٰہی جل وعلا کی یکسر جڑ کاٹ گئے شریعت محمدیہ علے
صاحبہا افضل الصلاۃ والتحیہ کو بالکل ناقص و ناتمام اور خود اسکے مقاصد ایمان یعنی
مسائل الٰہی مین ثبتنا کا محض کلام بتا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون آپکے
نزدیک شریعت محمدیہ کسی نقص کسی عیب سے نا ہے کسی ذلت کسی خ[illegible] کو [illegible] تم

باریتعالی عزوجل پر محال نہین بتاتی نہ انکے ممکن ماننے پر اصلا کچھ انکار فرماتی ہے
کہ آپکے زعم مین محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم یہ مسائل لائے ہی
نہین انا للہ وانا الیہ راجعون ۝ ذرا توبہ کیجیے توبہ قیامت قریب ہے
اسمٰعیل کی حمایت مین اللہ ورسول وقرآن واسلام پر ایسے گندے اتہام آہی
کیجیے کہ لزوم کفر ہے یا التزام بھلا ارشاد ہو اگر (ا) کہے وخدا ہزار خدا الاکھ
خدا ممکن ہین (س) کہے اللہ عزوجل کا مرجانا ممکن (م) اوسکا اندھا ہونا ممکن
(ع) بندون سے مغلوب وعاجز ہوجانا ممکن (ی) اوسے سولی دیکر مارنا ممکن
(ل) اوسے آگ مین جلانا راکھ برباد کردینا ممکن تو آپ کے نزدیک یہ لوگ مومن
ہین یا کافر شریعت محمدیہ ان کفریات ملعونہ کو رد کرتی ہے یا کچھ نہین مبنوا توجروا
انا للہ وانا الیہ راجعون ۝ مین عرض کرون لا زمان سامی کو بوجہ وفور علم ہمت
وقت پیش آئیگی شاید برسون ماخذ مسائل کا پتا نہ لگے لہذا سبحٰن السبوح سے استعانت
کیجیے وہ ارشاد فرما دیگا کہ یہ سب مسائل کیونکر ماجاء بہ مین داخل اور شرع مطہر مین
کس طرح انپر اقامت دلائل **حیف** اللہ عزوجل سے مصافحہ وکلام حقیقی
سیف یہ صراحۃً اپنے پیر وغیرہ کو نبی بنانا ہے تفسیر عزیزی ۔ شرح عقائد جلالی
دنیا مین ہمکلامی کا مدعی کافر ہے ۔ شفا شریف مدعی مکالمہ بالاجماع کافر **قولکم**
حق تعالی کی دستگیری اور الہام کا ذکر ہے **اقول** اسمٰعیل کہتا ہے کہا ہے کلام حقیقی
عیشو دآپ کہتے ہین الہام کا ذکر ہے یہ تاویل ہے یا تبدیل ایسی صریح مخالف
گڑھت روا ہو تو نہ کسی مجنون کا ہذیان جنون ٹھہرے نہ کسی کافر کا ہذلان کفر
اور اس بڑے بول کو کہ حق جل وعلا دست راست ایشان بدست

قدرت خاص گرفتہ جو پیرجی کی اعلی فضیلت وافضلیت کے بیان کو لکھا دستگیری
بمعنی مددسے کیا علاقہ جو ہر کلمہ گو کو عموما حاصل کیا آپ ایمانا کہہ سکتے ہین کہ اِس عبارت
کا مفاد بھی دستگیری امداد ہے یا بتا سکتے ہین کہ صبح سے شام تک رب العزة اپنے
بندون کی کرورون امور مین دستگیری فرماتا ہو مسلمان اوسے یون تعبیر کرتے ہون
پھر ذرا اگلی عبارت بھی تو دیکھیے کہ اس گرفتہ کے بعد کیا ہو اور اسکے بعد معنی حقیقی
چھوڑ کر مجازی کیطرف کچھ بھی ذہن جاتا ہے۔ کیا خوب مجاز کے لیے قرینہ درکار کہ
اوسکے خلاف پر قرینۂ واضحہ قائم اور بزور زبان معنی حقیقی سے انکار ایسی ہی
زبان زوریون کی ذہن دوزی کو سل السیوف ص۱۳ مین خود عبارت تقویة الایمان
لکھکر صاف تنبیہ فرمادی تھی کہ یہ نفیس فائدہ ہر جگہ ملحوظ رہے کہ اکثر حرکات مذبوحی کا
جواب شافی ہے **قولکم** جیسا کہ بزرگون نے کتب تصوف مین لکھا ہو **اقول اولا** ائمہ
معتمدین کی تصانیف معتمدہ محفوظہ متواترہ مین ان لفظونکی تصریح دکھائیے کہ گاہے کلام
حقیقی ہم میشود **ثانیا** کیا اصحاب حال کے شطحیات یا ارباب کمال کے خاص مصطلح
سخنان عالی نظایر متشابہات دستاویز جواز کفریات ہین کہ جو شخص ومنا شخص جو کچھ
چاہے بک جائے اور بزرگونکے سر دھردے کہ وہ بھی تو کلمات عالیہ لکھتے ہین **ثالثا**
اسمٰعیل ان باتونکا قائل ہی نہین تقویة الایمان ص۵۵ وغیرہا کی تصریحات پر خاک ڈالیے
تو خود اسی کتاب صراط مستقیم کے بیان سنیے ص۸۱ از عمدہ مخالان راہ حق لمحدان صوفی
شعار اند کہ از مخالفت شرع باک نمیکنند بلکہ التزام آنرا طریق جوز میدانند واشتغال
قبیحہ مبتدعہ شرک آمیز تعلیم و تعلم مینمایند وکلام الحاد را درعوام افشا میکنند جب
افعال واقوال ایشان با ایشان معاملہ کند ہر کہ قابل قتل ست او را بکشد و ہر کہ لائق تعزیر ست

اور ا تعزیر کنند و اگر عاجز از امضاے احکام شرعیہ باشد پس از ایشان بشدت

بیزار شود و ہرگز ملاقات ایشان نکند و مواجہہ و مشافہہ ایشان را از قبائح انگارد

اللہ اللہ وہ جن سے بچنا جنھین مخل راہ خدا ملحد مشرک لائق قتل و سزا بتاتا ہے آپ انھیں

مین اوسے اور اوسکے پیر کو بھی داخل کیا چاہتے ہین یہ کیا دوسنی ہے معہذا وہ اسی باب

کے دیباچہ مین صاف تصریح کر گیا ہے کہ اوسنے اپنے پیر جاہل محض کے جاہلانہ کلمات کو

عالمانہ روش کے مطابق کر کے لکھا ہے دیکھو صلا تو اوسکے کلام کو صوفیانہ چیستان

ٹھہرانا محض تحکم و زبردستی ہے عبارات مذکورہ مین مبتدعین کی صورت دیکھنی اون سے

بات کرنیکی شناعت اونسے بشدت بیزار رہنے کی ہدایت لکھی ہے یہ ندوہ مخذولہ سے

کبھی چھپی ہے اگر ملازمان سامی بھی ندوی ہین تو اوسکے قبح و بطلان پر انکے شہید

پیشوا کی شہادت مبارک رابعاً آپ خود انھین مہملات بلکہ کفر یقینی جانتے ہین

ابھی ارشاد ہوگا اگر قرآن و احادیث سے کفر ثابت ہو تو مجکو انکار نہین چنانچہ

جو مشائخین دعوے الوہیت کرتے اور خدا اور بندہ مین فرق اعتباری بتاتے ہین

خامساً تفسیر عزیزی و شرح عقائد جلالی و شفا شریف کی عبارتون کا کیا جواب

ہوا مقصود اتنا تھا کہ حسب تصریحات علماے کرام اسمٰعیل دہلوی پر کفر کے احکام وہ حاصل

وغیر زائل حیف اللہ کے سوا کسیکو نہ ماننا سیف ماننا ترجمہ ایمان کا ہے اور نہ ماننا

کفر کا تو یہ صراحۃً انبیا کے ساتھ کفر کا حکم ہوا اقول کم اوسکے یہ معنی ہین کہ بجز حق تعالیٰ کے

کسیکو معبود نہ جانو یہ معنی نہین کہ انبیا کو مت مانو اقول اللہ اللہ حبک الشئی

یعمی و یصم جو اوسکے خاص لفظ ہین یعنی ماننے کا انکار اونکا انکار کیجیے اور اپنی طرف سے

نئی گڑھیے مت مانو یعنی نہ مان نہ مانے نہ مانو تو صراحۃً اوسکے کلام مین موجود ہین انکا انکار

ایساہی ہی کہ کہیے اسمٰعیل دنیا میں پیدا ہی نہو آرہا تمان کے معنی جسو دنجان اسمٰعیل
مطالبہ ہی کہ یہ کہانی زبان یہ لفظ اردو زبان کا ہے یا کسی طبقہ اسفل السافلین کا جہان
کے لغت اسمٰعیل بولا اور آپ سمجھے اردو مین تو ماننے نہ ماننے کے صاف معنی حقیقی
وعرفی موضوع لہ ومستعمل فیہ وہ ہین جو ترجمۂ آیات قرآنیہ سے بتا دیے گئے یون صنع
تازہ کا اختیار ہو تو اگر کوئی اسمٰعیل کو کافر مرتد ملعون جہنمی کہے آپ ہرگز نہ بگڑ ہین کہ وہ
کہہ سکتا ہی میرے نزدیک ان الفاظ کے معنی خاطی مخطی تارک اولی او اسمٰعیل کی نسبت
ان امور کا خود آپکو اقرار حضرت مجیب مدظلہ العالی نے ایسی ہی ہو اجس کے رد کو خود
اسمٰعیل کی گواہی دہیکی تقویۃ الایمان صفحہ ۸۵ سے دلادی تھی مگر شدت عصبیت کچھ
دیکھنی بھی دے قولکم بطور لزوم نکال لیے اقول اتنا ہی مطلب تھا کہ اسپر لزوم
کفر ہے اسکے آپ دوبارہ مقر ہوئے۔ قولکم عوام نے خدا کو چھوڑ کر دوسروں کو اپنا
پورا حاجت روا بنا لیا ہی ایسے محل پر یہ الفاظ لکھے تو کیونکر کافر ہو گیا اقول اولا یون کہ
اونے انبیاے کرام کے ماننے ہی سے منع کر دیا ثانیا پورا حاجت روا بمعنی مستقل
متصرف بالذات مراد تو عوام مسلمین پر وہابیہ ظالمین کا محض افتراے بے بنیاد ورنہ معبود
جاننا نہ تھا کہ ماننے کے معنے یہ ٹھہرائے ہان ماننا ضرور تھا اوسی سے منع کیا او یہی کفر
ہو ثالثا ہا یہ نے رسول وقرآن کو چھوڑ کر اپنے بزرگ سے اسمٰعیل کو نبی کریم بلکہ
زائد اور اوسکے کلام کو قرآن عظیم بلکہ ازید بنا لیا ہی ایسے محل پر کوئی اوسے کافر ملعون
بمعنی خاطی مخطی تارک اولی لکھے تو آپکو کیون برا لگے حیف بعض اولیا کو بے توسط
انبیا بھی احکام شریعت وعصمت ملنا او نکا من وجہ احکام شرعیہ مین تقلید انبیا سے
منزہ ہونا اور انبیا کا ہم استاد ہونا سیف یہ غیر نبی کو نبی بتایا اور نبی بھی کیسا جسا ہے

شریعت **قولکم** قائل کچھ کہتا ہو اور آپ دوسری تقریر کرتے ہین پھر ملاحظہ فرمایئے
اقول بقصور معاف یہان کچھ نہ بنی بری اوڑان گھائی پٹالی کہ وہ کچھ کہتا ہو آپ کچھ
ذرا اوس کچھ کی تقریر تو فرمائی ہوتی مکرمی آپکے یہان تو حمایت اسمٰعیل مین صریح تحریف
وتبدیل حلال کہ کلام حقیقی کے معنی الہام ماننے کے معنی معبود جاننا پھر یہان ملا زمان
ساحی کیون تنگ رہے فرما دیا ہوتا کہ وحی شریعت کے معنی نبگالے مین وہابیت کا
وعظ کہنا اور عصمت سے مراد پنجاب کی سرحد پر ولائتیون کے ہاتھ سے مارا جانا چلیے
چھٹی ہوئی **قولکم** اس کلام کی سند مین سب کتب تصوف متحد اللفظ ہین **اقول اولا**
اس جبروتی ادعائے باطل کا ثبوت دیجیے ورنہ آیہ قرآنیہ ہین علے الکذبین کے حکم سے
خوف کیجیے کتب تصوف کی جان فتوح الغیب عوارف المعارف رسالہ قشیریہ
تعرف تنویر وغیرہا آپ سبکے مدعی ہین توان کتب معتمدہ مستندہ متداولہ مین ضرور
ہونگی ذرا اپنی نقل ثابت تو کیجیے مین محل تنزل مین بہت کچھ کہہ سکتا ہون مگر ملازمان
ساحی جو اپنی ترنگ کی اُمنگ مین ٹرا بول بول گئے ہین اوسی پر مطالبہ کیون نکرون
آپکی تکلیف گھٹا بنکو برسبیل تنزل کیون اوتر ون **ثانیا** اوپر گزارش ہوچکا کہ وہابیہ
تصوف کا قائل ہین **ثالثا** آپ خود اکابر ائمہ تصوف قائلان وحدت وجود کو معیاذا
باللہ کافر جانتے ہین پھر انسے کیا استناد **رابعا** یہان تو اس عذر کی گنجائش
ہی نہین وہ صراحۃ اپنے ان دعاوی خبیثہ کو مطابق سنت بتا رہا ہے کہ نذانی کہ اثبات
وحی وعصمت مر غیر انبیار امخالف سنت ست آپ تصوف لے دوڑے حسین آپکے
نزدیک دعائے مکالمہ حقیقی کے امثال بھرے ہین خاصا شاہ عبد العزیز صاحب
شاہ ولی اللہ صاحب وامام قاضی عیاض کی عبارتون کا کیا جواب ہوا حضرت

مجیب مدظلہ العالی کا مدعا نو ثابت رہا حیف شدید لعین بعید نمازین تصور

اقدس حضور سید عالم صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کی نسبت وہ شیطنت عینہ سیف

یہ صراحۃً حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو فحش گالی دینا ہے اور اونکی شان مین

ادنی گستاخی کفر قو لکم دیکھنا چاہیے کہ قائل کی نیت مین تحقیر منظور ہو تو کفر ہے

اور تصوینن کا فرق بتاتا ہے تو نہین اقول ولا اس جواب جناب کی خوبی اسکے

سوا کیا عرض کرون کہ عملداری اسلام اوٹھ جانے پر سجدہ شکر ادا کیجیے اسمٰعیل کی قبر پر

گھی کے چراغ جلایئے اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ انا للہ اللہ اکبر اللہ اکبر محمد رسول اللہ

صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی شان اقدس مین ایسی ناپاک گالی سنیے اور نیت تحقیر

ڈھونڈھیے پھر بیے دیکھنا چاہیے تو فرمایا اوس دیکھنے کا طریقہ تو ارشاد ہو جب صاف

دشنام پر بھی آپکو تحقیر نہین سوجھتی تو کب سوجھیگی سوجھے تو جب کہ دلمین محمد رسول اللہ

صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کی کچھ عظمت ہو ہان کہنے کو بہت کچھ ہے مگر ع ہر سخن

وقتے و ہر نکتہ مکانے دارد ہر ایک کی عظمت موقع موقع سے ہے محمد رسول اللہ

صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کی عظمت اوسوقت تک ضرور مسلم جب تک حضرت امام

الطائفہ کا مقابلہ نہ ہوا اور جب اعظم معظمین نجدیت حضرت اسمٰعیل دہلوی پر آنچ آتی ہو

تو اُن کے مقابل خدا کی تو لگتی نہین رکھتے نبی تو پھر دوسرے درجہ مین ہین ثانیاً للہ

الانصاف للہ انصاف برا ماننے کی بات نہین مثال سمجھنے کے لیے عرض کرتا ہون اگر

کوئی بے تہذیب شخص سر بازار مثلا ... کو گدھے کا بچہ کتے کا پلا سوئر کا جنا کہکر

پکارے تو وہان بھی یہی پیش و پس سوچا جائیگا کہ دیکھنا چاہیے قائل کی نیت مین تحقیر

منظور ہو یا نہین سرکار فرا ایمان کی آنکھ سے صحبت اسمٰعیل علیہ ما علیہ کی ٹھیکری اٹھاکر

ملاحظہ کرین کہ نیت ہونے نہ ہونیکا مسئلہ وہان گنجائش رکھتا ہی جہان نفس لفظ دونون
پہلو تحقیر وعدم تحقیر کے رکھتا ہو جب لفظ صریح تحقیر کا ہے جسمین دوسرے پہلو کا احتمال
ہی نہین تو اب دیکھنا چاہیے کیا معنی اور تحقیر نہونا یعنی چہ تسنلو ہم کہین خدائے
قہار کی لعنت اون ملاعنہ پر جنھون نے محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو
ایذا دی اور اُن اشقیا پر جنھون نے محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے
مقابل اون کے بدگو خبیث کی جانب داری کی اور آپ کہین آ مین الا لعنۃ اللہ علے
الظلمین الکافرین الذین یؤذون رسول اللہ وعلی الفاجرین الغادرین الذین ایرعون
جانب من یوذی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علی سولہ وآلہ وصحبہ اجمعین تا الثاً فرق
تصویرتن بتانا تو ظاہر مقصود دگر کیا تو ہین وتحقیر جبھی ہوتی ہے کہ وہی اصل غرض ہو
جسکے لیے سوق کلام ہوا اور نہ دوسری غرض اصلی کو چاہے کیسی ہی گالیان
دی دیکر ادا کیجیے تحقیر نہ ہوگی۔ کلام اسمین ہی کہ اوس شقی نے فرق کیا اور کسطرح بتایا
سرکار مثال دینے کی معافی چاہتا ہون کوئی اسمٰعیلی اسمٰعیل پرست فلانکو... پر
ترجیح دیتا اور یہ کہنا چاہتا ہو کہ... علم مین عمل مین فضل مین کمال مین اوسکے پاسنگ
بھی نہین اور اسے یون تعبیر کرے کہ وہ بڑا ابھڑ ہتی بل ڈاگ تھا اور... ابھی چند روز
کے پلّے ہین تو یہان یہی سوچا جائیگا کہ دیکھا چاہیے کہ قائل کی نیت مین تحقیر منظور
ہی یا صرف مرتبتین کا فرق بتانا ہے۔ غرض ملا زمان ساحی کے نزدیک محمد رسول اللہ
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی عظمت صرف اسقدر ہی کہ اگر کوئی خاص اون کی تحقیر کے
لیے سوق کلام کرے جسمین اور کوئی مطلب واکرنا مقصود نہو اور پھر وہ صراحۃً اقرار بھی
کر دے کہ اوسنے یہ کلام بہ نیت تحقیر کہا کہ جب صرائح الفاظ بھی کافی نہین تو علم نیت لیے اقرار

قائل کیونکر متصور ہو اوسوقت اوسے تحقیر کہینگے ورنہ ہزاروں کا ایمان اللہ و رسول
کو دیکر کفر نہین ہوسکتا کہ سوق کلام او رمرام کے لیے ہے اور نیت تحقیر پہ علم غیب
اگر اسیکا نام اسلام ہے تو ایسے مخترع شنیع قطع اسلام کو مسلمانون کا سلام ہے انا للہ
انا الیہ راجعون۔ رابعًا اسکے بعد جو حضرت مجیب مدظلہ نے اس قول خبیث اسمعیل سے
اسپر بوجہ آخر لزوم کفر بروجہ قاہر ثابت فرمایا اور اوسکے قول عناد و فساد او حضرت
شیخ مجدد صاحب کے ارشاد کو لڑایا یہ سارا کا سارا ملا زمان سامی نے ہضم فرمایا
اسکا جواب کچھ نہ ارشاد ہوا جس سے آپکے اس فرق تصور ہین کی حقیقت کھلتی اور کہ
کہ اس تحریر مین ملا زمان سامی کو سوا اسکے کہ خدا و رسول کو چھوڑ کر اسمعیل کا بول بالا
کرین احقاق حق ابطال منظور نظر نہوا حیف نکلیگا دجال سو بھیجیگا اللہ عیسے کو
پھر ایک بادشاہ کیطرف سے سو نہ رہیگا کوئی کہ اوسکے دلمین ذرہ بھر ایمان ہو سو
پیغمبر خدا کے فرمانیکے موافق ہوا اسیحف پہ کھلم کھلا اپنے اوپر اپنے تمام پیرو دن کے کفر کا اقرار ہوا
کہ جب یہ وہی زمانہ ہے تو دنیا کے پردے پر کوئی مسلمان نہین سب کافر بت پرست ہین
جنمین یہ خود بھی داخل اور جو کفر کا اقرار کرے آپ کافر ہو فھو کلم بفتم مین وہی اختلاف ہے
جو بعض متقدمین مین ہوا ہے کہ بعض نے ایک واقعہ کو گذشتہ لیا بعض نے آئندہ کہا
اسمین کفر لازم نہین آتا رہا تو لزوم ہوگا جو کفر نہین اقول للہ خدارا کچھ ایمان و دیانت
سے بھی کام ہے یا مقصود صرف تصحیح کفریات و مغالطہ عوام ہے اولا کیا آپ ایسی بات
کہہ سکتے ہین کہ اس حدیث کے آئندہ ٹھہرانے مین کسی دو علم نہین دی عقل ہی نے کبھی خلاف کیا
اوسے گذشتہ بتایا کسی مجنون کو وہم بھی ہوا یا اسکے مثل کسی اور ایسے ہی واقعے مین جسے
گذشتہ ٹھہرانے پر تمام روز دین کے مسلمان یا خود وہی ٹھہرانیوالا کافر ٹھہرے اختلاف پڑا

ہان یوم تأتی السماء بدخان مبین مین علما مختلف ہوئے عبد اللہ بن عباس عبد اللہ بن عمر
رضی اللہ تعالی عنہم نے فرمایا یہ دھوان قریب قیامت آئیوالا ہے عبد اللہ بن مسعود
رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا زمانہ قحط قریش قبل واقعہ بدر مین گزر گیا ایمان سے کہنا
کیا یہ اختلاف اسمٰعیلی کہ سب مسلمان کافر ہو گئے وہی اختلاف متقدمین ہے کہ دھوان
آ گیا یا آئیگا کیا کسی محض بعلاقہ نے لگاؤ مسئلے مین ماضی و مستقبل کا اختلاف کہین ہوا ہے
اگرچہ اوس سے کسی قول پر کچھ حرف کسی قائل پر کچھ الزام اصلا نہ آسکے دستاویز مطلق ہے
کہ اب جہان چاہو ماضی و مستقبل مین اختلاف کر دو کچھ مضایقہ نہین اگرچہ اُس اختلاف
سے صراحۃ کفر لازم آئے اگرچہ ایمان ہاتھ سے جائے یعنی ماضی و مستقبل کے اختلاف کی
کوئی نظیر ہونی چاہیے رہا کفر اسلام اس سے کیا بحث انا للہ وانا الیہ راجعون۔
سرکار کیا اسیکا نام ایمان وحیا ہے کیا یونہین دفع الزام ہوا کرتا ہے خدا کو ایک جانکر
کہنا کیا ایسی حمایت حمیت جاہلیت نہین کیا ایسا جواب دین و دیانت کو جواب
رخصت نہین ع شرم بادت از خدا و از رسول ہم ثانیا مثلا کوئی اسمٰعیلی کہے
ساعت قیامت حشر نشر حساب کتاب عذاب ثواب صراط میزان دخول نار و جنان
یہ سب وقائع واقع ہو لیے قرآن و حدیث نے خبرین دی تھین سو پیغمبر خدا کے فرمانیکے موافق
ہو لیے اسکی نسبت سرکار سے کیا حکم ہوگا یہ بھی وہی اختلاف ہے جو بعض متقدمین مین ہوا
ہے کہ بعض نے ایک واقعے کو گزشتہ لیا بعض نے آئندہ کیا اسمین کفر نہین بینوا
توجروا ثالثا سرکار نے نہ سیدنا عیسی علیہ الصلاۃ والسلام کا نام پاک دیکھا۔
نہ دجال ملعون کا ذکر ملاحظہ کیا اور گزشتہ و آئندہ کا اختلاف مثل اختلاف متقدمین
ٹھہرا دیا جب وہ ہولیا تو عیسی علیہ الصلاۃ والسلام کا نزول وس سے پہلے ہولیا اور اسکا و

خروج اوسنے پہلے بھلا فرض کیا کہ دجال ثانی وہابیت ابن عبدالوہاب نجدی خذلہ اللہ
کو ٹھہرایئے یا ثانی نجدیت اسمٰعیل دہلوی علیہ ما علیہ کو مگر عیسیٰ مسیح ابن مریم کیسے بنا سکیگا
کس غیر نبی کو رسول اللہ و کلمۃ اللہ و روح اللہ بنایئے گا یوں بھی ہزار وہم کی تہمت
منفر ہیں ع قضائے نبشتہ نباید ستر د رابعا تقویۃ الایمان جس غرض سے گڑھا جسکی ابتدا
ہوا اسنے یہ حدیث زمانہ موجودہ پر خاص اسی غرض سے جمائی ہے کہ دنیا بھر کے مسلمانون
کا کفر و شرک ثابت کرے سوق کلام ہی اسی لیے کیا ہے تو یہاں لزوم کا کیا محل صاف
التزام ہے اپنے کفر کا التزام نہ بھی ہو تو تکفیر جملہ مسلمین کا التزام جلا ہوا ہے اب وہ
احکام مبارک ہوں جو سبل السیوف کے صفحہ ۱۹ سے صفحہ ۲۰ تک ارشاد ہوئے جنابے آپ
اپنے اس خط میں صلا نام کو بھی تعرض کرسکے گویا آپنے وہ سارا ذکر طویل و دراز
دیکھا ہی نہین الزام خصم آپنے اچھے اٹھائے یعنی سب اوٹھا لیے سب سہار گئے ع
آفرین باد برین ہمت مردانہ تو ٹو و لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ششم لکم ورنہ ایسے
لزوم کفر سے سب پر کفر عائد ہو سکتا ہی جو کسی مسلمان کی شان نہین اقول کہیگا اسمٰعیل
اور عائد ہوگا سب پر یہ کہان کا حکم ہے ہان یہ بدو کا اعتقاد ہو کہ حنفی شافعی مالکی حنبلی
تمام ائمہ اہلسنت پر ایک دوسرے کے اعتقادات کفر لازم ہے دیکھیو رسالہ اتفاق
ورود وادوم گزارش چہارم الحمد للہ سرکار نے اپنے تفصیلی عذرونکا حشر بھی
دیکھ لیا اب صدر و ختام و وسطا وہی کلام مبین ہو دلا ئل آئیدہ اور باقی ہین اونکی بھی نا
برداری کردن اور لا زبان سامی کی کوئی شکایت باقی نہ رکھوں و باللہ التوفیق ہفتم لکم

ایمان کا تعلق جسطرح قلب سی ہے اسیطرح کفر بھی قلب سے متعلق ہونا چاہیے بغیر
انکار قلبی کے کفر ثابت ہونا دشوار ہے۔ اقول اولاً کفر کا تعلق جسطرح قلب سے ہے

اسیطرح ایمان بھی قلب سے متعلق ہونا چاہیے بغیر تصدیق قلبی کے ایمان ثابت ہونا دشوار ہے آپنے انھین کے ایمان پر کیونکر شہادت دی شہید کہدینے کی جسارت کی کیا آپکو اوسکے قلب کا حال معلوم تھا اگر کہیے اوسنے کلمہ پڑھا اس سے اسلام ثابت ہوا ہم پہنچیگے اوسنے کفریات بکے اس سے کفر لازم ہوا کیا کلمہ پڑھکر جنتی ہوجاتی ہے کہ جیسے چاہو کفریات بکو کچھ پرسش ہی نہین ثانیا ایک شخص نے نہ اعتقادا بلکہ براہ ہزل و استہزا اللہ و رسول و قرآن پر قہقہے اوڑائے اور دشنامین سنائین کیا وہ کافر ہوگا یا نہین اگر انکار کیجیے تو اپنے ایمان کی خبر لیجیے اللہ واحد قہار فرماتا ہے قل اباللہ وایتہ ورسولہ کنتم تستھزؤن o لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم کیا اللہ اور اوسکی آیتون اور رسول سے ٹھٹھا کرتے تھے بہانے نہ بناؤ تم کافر ہوگئے مسلمان ہوکر اسکا نفیس بیان الکوکبۃ الشہابیہ مین ملاحظہ ہو اور اگر اقرار کیجیے تو یہ بغیر انکار قلبی کفر کیسا ثابت ہوگیا ظاہر ہے کہ ہزل و استہزا کے لیے اعتقاد قلبی درکار نہین مثلا کوئی شخص براہ سخریہ . . . کو گدھا کہے تو وہ ہرگز . . . کی آدمیت سے انکار قلبی نہین رکھتا ثالثا اگر کوئی شخص کلمہ پڑھے اپنے آپکو مسلمان کہے ہمارے قبلہ کیطرف نماز ادا کرے ہمارا ذبیحہ کھائے بااینہمہ مندرون مین جاکر بتون کو سجدہ کرے حاجت کے وقت بتون کی دہائی دے انھین پکارے انسے مدد مانگے آپکے نزدیک اسکا کفر ثابت ہوگا یا بوجہ کلمہ گوئی وغیرہ امور مذکورہ اسلام ہی ثابت رہیگا بر تقدیر اول بغیر دل کا حال جانے آپنے اوسکے کفر پر کیونکر حکم کفر لگا یا کفر تو قلب سے متعلق تھا رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین افلا شققت عن قلبہ جب وہ کلمہ پڑھے ہمارے قبلے کیطرف نماز

پڑھتا ہمارا ذبیحہ کھاتا ہو تو ایسے طور پر بحکم حدیث مسلمان ہے رسول اللہ صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں من صلی صلاتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذلک المسلم
الذی لہ ذمۃ اللہ وذمۃ رسولہ فلا تخفروا اللہ فی ذمتہ اب کہ آپنے اوسے کافر بنایا آیت میں مسلمانوں
کو کافر بتایا اور یہ بحکم حدیث کفر ہے رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے
ہیں ایما رجل قال لاخیہ کافر فقد باء بہا احدہما بر تقدیر ثانی جب امور مذکورہ کلمہ
خوانی وغیرہ کے ساتھ تمہارے نزدیک سجدہ اونکی دوہائی اور انسے استعانت نے ثبوت
اسلام میں خلل نہ ڈالا تو یا رسول اللہ یا علی یا شیخ عبد القادر کہنے والے کیونکر
مشرک ہو سکتے ہیں کیا یہ کلمہ خوان نہیں یا ہمارے قبلہ کو نماز نہیں پڑھتے یا ہمارا
ذبیحہ نہیں کھاتے اور جب یہ مسلمان ہیں اور ضرور مسلمان ہیں اور آپ نے محض بے وجہ انکو ایسا
ہی انہیں کافر بنایا انہیں اور ابو جہل کو شرک میں برابر ٹھہرایا تو بحکم حدیث خود آپ ہی
کافر ہوا غرض آپ ہی کے بیان سے ایک تقدیر پر آپ کافر دوسری پر اسمعیل
جو چاہئے پسند فرمائیے - نہیں نہیں تقصیر معاف سرکار کے اس بیان سے سرکار ہی
کو کسیطرح کفر سے مفر نہیں دوسری تقدیر بھی خود سرکار کی قسمت پر پڑیگی کہ آخر
خط میں غوث پاک وحضرت علی کے پکارنیوالونکو کافر فرمایا ہے کہ کرد و نیافت چاہ
کن را چاہ درپیش والعیاذ اوہو اصل انکار قلبی سے مراد اسکا وجود نفس الامری یا ظہور
عند الناس شق اول کا بطلان ابھی آیت قرآن سے واضح ہو چکا شق ثانی پر ثبوت
کفر سے مراد ثبوت عند اللہ یا عند الناس تقدیر اول بدیہی البطلان کہ ثبوت
کفر عند اللہ ظہور انکار عند الناس کا محتاج نہیں نہ اللہ کے لیے کسی امر کو دشوار
کہہ سکتے ہیں تقدیر ثانی پر حاصل یہ ہوا کہ جب تک اوس شخص کا انکار قلبی ظاہر

نہ ہو جائے ہمارے نزدیک اُسکا کفر ثابت ہونا دشوار ہے اب اتنی گزارش کریہ
ظہور اسمین محصور کہ ہمین اُسکے انکار قلبی پر یقین قطعی جازم حاصل ہو جائے خواہ یون
کہ اللہ و رسول خبر دین یا ہم اوسکا دل چیر کر انکار آنکھون سے دیکھ لین یا ظہور عام
کہ بطور مذکور ہو یا بذریعۂ امارات و علامات اقوال و افعال یثق اول صریح البطلان
و مذ لازم کہ سوا اون چند معدودین کے جنکے کفر پر نصوص قاطعہ وارد ہو چکے
جیسے ابلیس و فرعون و ہامان و ابولہب وغیرہم لعنہم اللہ اور کسی یہودی نصرانی
ہندو مجوسی کو کافر کہہ ہی نہ سکین کہ اُن کے باب مین نہ وحی آئی نہ ہمنے اونکے دل
چیر کر دیکھے نہ ہمین علم غیب تو انکار قلبی پر یقین قطعی کہان اور یہ ... و ... حکم کفر
باطل و ہذیان حالانکہ یہ اجماع تمام امت مرحومہ کے خلاف اور قرآن و حدیث کے
نصوص صریحہ و احکام کثیرہ کا ابطال ہے لاجرم شق اخیر ہی متعین و ضرور حق ہے
بیشک جب تک ہم اوسکی زبان یا جوارح سے کوئی قول یا فعل ایسا نہ پائین جو
علامت انکار ہو حکم کفر نہین کر سکتے مگر اب سرکار کی یہ ساری ... تلبیس المہاد رسید
کہ اسمٰعیل کے کفر پر جو احکام فقہی لکھے ہین وہ بھی انھین علامات و امارات کی بنا پر
ہین جنکا ثبوت بہ نشان صفحات اوسکی کتابون سے دیا گیا اور ملازمان سامی
نہ اونکا انکار فرما سکے نہ اونپر سے علما کے احکام کفر و لزوم اوٹھا سکے پھر یہ ندائے
بیمعنی و صدائے نے ہنگام یعنی یہ قولکم ہلا ہلا شققت قلبہا الحدیث اول تو لا
شاید ملازمان سامی نے یہ کوئی مصرع کہین لکھا ہوا دیکھا یا کسی سے سن لیا جسے حدیث
سمجھ لیے ثابت تو کیجیے کہ حدیث کے یہ لفظ ہین۔ پھر بھی غنیمت ہے یہ جری جسکی حمایت
مین سرکار یون دیانت و انصاف و رعایت جانب خدا و رسول جل جلالہ

وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا صریح خلاف فرماتے ہین قرآن و حدیث کے معنی مذہب
اپنی جی سے گڑھ کر خدا و رسول پر افترا کر دینا تو سہل کام ہے تو الفاظ بھی گڑھتے
اسکی بھی معتقد پارٹی طائفہ ندویہ نے یہان قرآن گڑھا ہے لا تستطیع ترکیب الغیبۃ
کو آیت قرآن بنایا سہل کام ہے تو یہ حدیث بھی گڑھی تھا یہان سہل کام نہ یہ حدیث
سمجھ کر نقل نہ فرمائی یہ حدیث تو صراحۃً ہمارے موافق ہے سیدنا ابن سیدنا
اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جہاد مین ایک کافر پر حملہ فرمایا اوسنے لا الٰہ
الا اللہ کہا شمشیر الٰہی کا اوٹھا ہوا ہاتھ نہ رک سکا بعد کلمہ پڑھنے کے قتل ہو گیا بعد
حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خوف پیدا ہوا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم سے حال عرض کیا اور معذرت کی کہ یا رسول اللہ اوسنے تلوار کے خوف سے
کلمہ پڑھ لیا فرمایا افلا شققت عن قلبہ حتی تعلم اقالہا ام لا تو نے اوسکا دل چیر کر
کیون نہ دیکھا کہ جانتا کہ اوسنے دل سے کہا ہے یا ڈر سے معلوم ہوا کہ ہمین کسی کے
ساتھ معاملہ کرنے کے لیے اوسکی قلبی حالت جاننی ضرور نہین کہ علم غیب کی حاجت
ہمین کیا راہ ہم اوسپر کاروائی کرینگے جو اوسکی زبان و ارکان سے ظاہر ہو جسطرح
لا الہ الا اللہ کہنے والے کو ہم مسلمان جانینگے اگرچہ ایمان تصدیق قلبی ہے یونہین
مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان مین گستاخی کرنے کذب الٰہی کو جائز کہنے
پر حکم کفر لازم کرینگے اگرچہ کفر اصلاً قلبی ہے۔ **قولہم** آپ لکھتے ہین صراحۃً لازم کرتے
بالفعل علم غیب نہین اور اس لزوم سے کفر کا فتویٰ دیتے ہین **اقول** تحقیق جواب
سابقاً معروض مگر افسوس کہ ملا جان صاحب نے لزوم لزوم کا نام سنلیا اور اوسکے
معنی اصلا نہ سمجھے محققین کہ لازم مذہب کو مذہب قرار نہین دیتے لزوم کفر سے تکفیر

نہین فرماتے وہان لازم سے یہ مراد کہ وہ امر اُس کلام سے صراحۃً ثابت و مفاد جلی ہو
بلکہ بعد ترتیب مقدمات بالمآل اوسکیطرف مودی ہو جائے تو محتمل بانیظر ظاہر اسلام
مظنون کہ قائل اپنے لازم کلام پر متنبہ ہوا یا بہ انتفائے لزوم متنبہ باعث اوسکا لزوم
ہی نہ مانا او احتمال صحیح مانع تکفیر نہ یہ کہ جو امر کلام سے صاف و صریح طور پر ثابت
ہو جسمین نہ اصلا خفا نہ انکار کی گنجایش وہ بھی مذہب قائل نہ قرار پاے اور لزوم
والتزام کا جھگڑا آڑے آئے یہ جہل اوضح و ضلال فاضح ہے شفا شریف و نسیم الریاض
کی عبارتون سے گزرا من قال من اہل السنۃ بالمآل لما یؤدیہ الیہ قولہ کفرہ فکانہم صرحوا
عند المکفر بما ادی الیہ قولہم لفظ بالمآل دیکھیے نہ فی الکمال مفاد مراد نہین کانہم صرحوا
دیکھیے کہ حقیقی صریح مین نزاع نہین یہین کتابین مذکورین مین ہے من لم یر اخذہم
بمآل قولہم لم یر اکفارہم وقال لانہم اذا وقفوا علی ہذا قالوا لانقول لیس بعالم ونحن
ننتفی من القول الذی الزمتموہ لنا بل نقول قولنا لا یؤل الیہ علی ما اصلناہ
یہان مآل دیکھیے یؤل دیکھیے اذا وقفوا دیکھیے کہ ابتداءً قائل کے عدم تنبہ کا اشعار
لانقول دیکھیے ننتفی دیکھیے بل نقول لا یؤل دیکھیے کہ ہنوز اوسے گنجایش انکار
نہ ایسا مفاد صریح جو اسمٰعیل کے کفریہ اولی مین ہے دریافت کرنا اختیار مین ہو کہ
جب چاہے کر لیجیے اسے سُنکر ہر جاہل گنوار ہر بچہ جبکہ عاقل ہو قطعًا یہی سمجھیگا کہ ابھی
معلوم نہین ہان معلوم کر لینا اختیار مین ہے اسمین کونسی خفا ہے کونسی ترتیب مقدمات
کی حاجت ہے کس عاقل کو گنجایش انکار اسے لزوم بہ معنی معلوم نہ کہیگا مگر مجنون ملوم اسکے لیے
حضرت مجیب مدظلہ نے صراحۃً لازم فرمایا تھا افسوس کہ آپنے آدھا دیکھا یعنی لازم
اور آدھا نظر نہ آیا یعنی صراحۃً اور اسکے بعد کا جملہ سارا ہضم فرما گئے کہ یہان صراحۃً

اللہ تعالیٰ کی طرف جہل نسبت کیا معاذ اللہ اگر صریح دہتان لزوم بھی [illegible] کفر ہو
تو ملا زمان ساحی اپنے ایمان کی خیر منائیں مثلاً کوئی شخص [illegible] کو خدا کہے [illegible] یا یہ معنی
کہ یہ اللہ کے سوا دوسرا خدا ہے بلکہ یوں کہے جسے اللہ کہتے ہیں وہ یہی ہے یہی خدا ہے
اسکے سوا کوئی خدا نہیں اب سرکار سے استفتا ہے کہ یہ شخص کافر ہوا یا نہیں اگر کہیے
نہ تو تمام جہان کے علما نہ صرف علما بلکہ ہر مسلمان سے اپنا حکم پوچھ لیجیے اور اگر کہیے ہاں
تو جناب کے لیے ہاں آپ فرما چکے ہیں کہ انکار ما جاء بہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کفر ہو
بشرطیکہ نص قطعی صریح ہو یہاں کونسی نص میں آیا ہے کہ زید خدا نہیں اور اس منطوق
صریح کے علاوہ اور جس طریقے سے کفر نکالیےگا وہ لازم کلام پر کلام ہوگا جو لزوم ہے
نہ التزام اور آپ فرما چکے ہیں کہ لزوم سے کفر ثابت کرنا یہ طریقہ اصول اسلام کے
بالکل خلاف ہے بالجملہ اسے کافر نہ کہیے تو باجماع امت آپ پر کفر ثابت اور کہیے تو
خود آپ ہی کی تصریح سے آپ اصول اسلام کے بالکل مخالف ایک مفر کدھر ہے۔ کیا خوب
ہیں مثال فرض کیوں کرو سرکار خود ہی جو خاتمہ میں فرمایا اگر قرآن و احادیث سے کفر ثابت
ہو جائے تو مجکو انکار نہیں چنانچہ جو مشائخین دعوے الوہیت کرتے ہیں انھیں
کفر [illegible] فرمایا پیر کو خدا تصور کرنا آپ نے جو بتایا ہے وہاں کفر گنا ہی نہیں اور نہیں سب سخت تر
یہی ہیں مگر ہم ابھی ثابت کر چکے کہ آپکے تفرقہ لزوم و التزام پر یہاں کفر نہیں نکلتا تو
آپنے بلا وجہ محض لزوم سے مسلمانوں کو کافر کہا اور اپنے اقرار سے بالکل مخالف اسلام ہے اور
احادیث صحیحہ کے حکم سے بارہا احدہما کے مستحق ٹھہرے اگر اپنے لیے بھی کہیے گا کہ احادیث
صحیحہ سے کفر ثابت ہو جائے تو مجکو انکار نہیں شاید انکار نہ ہوگی یہی معنی سمجھے کہ آپکا کفر قبول و
منظور [illegible] کردہ نیافت۔ بالجملہ کفریہ اولیٰ میں علم قدیم الٰہی کا انکار کلام ممعیل سے ہرگز لزوما

ثابت نہین بلکہ بالیقین التزاماً ہو آپ اپنا لکھا یاد فرماتین کہ علم قدیم کی نسبت
اختیار کی صراحت ہوتی تو علم الٰہی چندان مضائقہ نہ تھا اور حضرت مجیب مدظلہ کا
اسپر بھی تکفیر نہ فرمانا اوسکا وہ منشا ہے جسکی بناپر محققین نے طائفۂ ضالۂ کرامیہ کو
صرف بدمذہب گمراہ ٹھہرایا کافر نہ فرمایا یہ آپکا ۱۳ عیل بھی اس قول باطل مین یقیناً
انھی گمراہ طائفے کا ہے وکفے بہ ضلالا مبینا ۱۰ لکھم یہ معنی کہ جنت و نار و ملئکہ و کتب
آسمانی وانبیا علیہم السلام کو مت مانو آپنے اون الفاظ سے بطور لزوم نکالے ہیں
جنسے کفر ثابت نہین ہو سکتا اقول سرکار نے دریچہ تنگ کیطرح یہ لزوم لزوم
سبق خوب یاد کرلیا ہو محل ہو یا نہو اسکی رٹ لگا دیتے ہین اوسکا قول تھا اللہ
کے سوا کسیکو نہ مانے۔ اللہ نے فرمایا میرے سوا کسیکو نہ مانو۔ اللہ کے سوا کسیکو
نہ مان یہ سلب کلی ہین جو تھے لفظ تھے اور ونکو ماننا محض خبط ہے یہانجا کلی ہو گیا اون
تین مین عموم سلب اس خبر مین شمول ہے یا ب ان لفظونکا صریح منطوق نہین لازم
آجاتا ہو کیا عام کے نیچے اوسکے افراد بحسب صریح لفظ داخل نہین ہوتے بطور لزوم
سمجھے جاتے ہین سرکار سمجھ تو عقل کے موافق فرمایا کرین یا مخالفت مین عقل و نقل دونو
لزوم نہین التزام ہے یہان دقیقہ یہ ہے کہ کوئی کافر ساکافر جب مسلمان بنکر عوام مسلمین کو
گمراہ کرنا چاہے تو انکار ضروریات دین اگر کرتا بھی ہے تو پردۂ تاویل مین مثلاً
صاف صاف کہدے کہ حشر جھوٹ ہے جنت غلط ہے نار باطل ہے تو سرجاہل سا جاہل
مسلمان اوسکا کفر سمجھ جائے جال مین نہ آئے ان انکا انکار پھیر کیطرح کریگا یون
کہ حشر ضرور حق ہے مگر اس سے مراد حشر ارواح ہے نہ حشر اجساد جنت و نار ضرور ہین
مگر کچھ روحی لذت والم ہین یہ مکانات ملئکہ قوت باطنی کا نام ہے ابلیس قوت بدی جن

جنگلی آدمی آسمان مطلق بلندی وغیرہ ذلک جب علما سے ضروریات بھی پیدا ہیں جب تک تنہا ہو اور
اونکی عرض فا کا مساعد تو خاص خص الخواص یعنی نفس کلمہ طیبہ سے بھی کھلم کھلا انکار اونکی تمام
و تمامیت کے لحاظ سے مستبعد لہذا اس معنی کے ارادہ مین شبہہ نے راہ پائی اور ہمارے آئمہ
محتاطین و محققین سے محققین نے تکفیر مین احتیاط فرمائی مگر لیت سید ہمارے علما کی شدت اخفیا
دیکھو اور بدگو مفتری اپنے افترائے لقب تکفیر کو بیٹھ کر رہ گئے و سید الحمد لله و لکم جناب رسول
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چونکہ افضل المرسلین و محبوب رب العالمین ہین اونکا تصور بوجہ کمال
تعظیم و تکریم کے بہ نسبت دوسری شے کے تصور کے عبادت سے زیادہ تر مشابہ ہو گا
اقول الحمد لله غنیمت ہی کہ آپنے اون الفاظ کا فر منشا مین بہت تبدیل و تخفیف کی
مطلب تو سرکار کا بھی ضرور ہوا کہ محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نماز وغیرہ کسی
عبادت مین تصور آیا اور شرک کی مشابہت پیدا ہوئی کافرون مشرکون سے تشبیہ
حاصل ہوا اب اس کفر پہ کہیے ردیں بقیہ کلام سل السیوف لا خطہ ہو کہ خدا اور رسول شبیہ
و مشابہ شرک کے نہ فقط جائز بلکہ فرض و واجب کر دیا اسلئے ٹھہرتے ہین نماز مین الحمد وغیرہ
عامہ سور کی تلاوت حرام قرار پاتی ہی بلکہ بیرون نماز بھی تلاوت قرآن حرام و تربہ
تکفر ہوئی جاتی ہی سکر یہ کیا کفر یہ ہونیکو کافی ہینن ثانیاً محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کا نماز مین تصور تو اس جرم پر حرام ہوا کہ وہ افضل المرسلین کیون نہ ہوے محبوب العلمین
کیون ہے خدا نے اونکی تعظیم و تکریم کیون فرض کی خلاصہ یہ کہ خدا نے مسلمان کو مسلمان
کیون بنایا اگر یہ زیادہ تر مشابہ تو یہ فرما رہا ہی کہ شرک سے مشابہت کثیرہ تصور سے
تصور کو حاصل ہی کہ یہ زیادہ تر ہی تو زیادہ مشابہ وہ بھی ہین لا اقل نفس مشابہت
تو منفر نہین پھر کیا شرک کی مشابہت بھی حرام ہی کہ خوب کثرت ہو زیادہ تر ید من تشبیہ تو حرم

فہو منہم میں تو نہ زیادہ کی قید ہے نہ زیادہ تر کی تو اب سرکار نے نفس نماز ہی حرام
کر دی اور کچھ نہ ہو تو اپنے افعال رکوع و سجود و قیام و قعود کے مقصود ہے تو خالی نہیں
ہو سکتی کہ فعل اختیاری بے تقدم تصور بوجہ ما صادر نہیں ہو سکتا بلکہ عاقل کو تصدیق بفائدہ
بھی ضرور جیسے تصورات ثلثہ سے ناگزیر تو ہر فعل پر تینوں تینوں مشابہت شرک سے مفر نہیں
سرکار نے اچھی توجیہ فرمائی کہ ڈھول بت کھال بھی گنوائی انا للہ وانا الیہ راجعون ثم لکم
پہچانا یہ کہ نفس دلائل پر نظر کیجئے اقول یہی فقط تو سرکار نے بنائی قہر ل کے ساتھ جو دلائل
مذکور تھے اونکے نام لینے تک کی نوبت نہ آئی ثم لکم صرف اولی وعدم اولی غایت فی
الباب جوازہ وعدم جواز کا اختلاف رہجائیگا اقول سرکار زبان آگے بارہا چلتے ہیں کبھی کسی
کفریہ پر آپ اپنے خصم کا الزام نہ اٹھا سکے متعدد الزامات سے یوں دامن کشاں گزر گئے گویا دیکھی
نہیں اور بعض جگہ صاف صاف لزوم کفر کا اعتراف کر لیا اور جہاں کچھ حرکت مذبوحی فرمائی وہ
محض بیگانہ بلکہ کہیں کہیں کفریہ کی حمایت میں اور اپنی طرف سے کفریات تازہ بول اوٹھے جنکی
تفصیل معروض ہوئی اور پھر حیا کا بھلا ہو آپ اسے اولے وعدم اولے کا اختلاف بتاتے ہیں یہ نفرمایئے کہ
لزوم کفر وضلالت تو دہلوی اسمٰعیل تو یقیناً ثابت ہاں تکفیر وعدم تکفیر میں اختلاف ائمہ
فقہاء ومتکلمین ہے ثم لکم جسکی وجہ سے باہمی اتفاق مثل سابق کے ہو جائیگا اقول ائمہ وعلمائے
سابق زمان ہی کے اقوال سے احکام کفر ولزوم کفر ثابت کئے ہیں جنکا آپ کچھ جواب دے سکے
پھر کسی کا قول لزوم الکفر سے اتفاق کیسا سرکار یہ نہ ہو بنا شد کہ سب بیدینوں بد دینوں سے اتحاد
فرض و داد ایمان یہ نہو تو ایمان مدار نہ نماز روزہ کا رنت ثم لکم مومن لعان نہیں ہوتا اقول اولا
مگر حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس پر طعان مومن ہے نہ ہی سالہ جیسا ہوا آپکے سامنے موجود
ہے اول سے آخر تک اس شخص کی نسبت کہیں لعنت کا لفظ نہیں ہمارے علمائے محتاطین کا داب یہ جب

معاذ اللہ کفر پر خاتمہ ہونا شرع سے یقیناً ثابت ہو جاتے کسی شخص معین پر لعنت کرنی
اگرچہ حنبلی و یہودی ہی کیوں نہ ہو ہاں سالے بعد بین وسے فحش گالی کو ملعون قول لکھا ہے والعیاذ باللہ
کہ مصطفے صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایسی شدید توہین پر غصہ آیا غصہ کیا اولٹا اس کا
شوق چرایا اور حضرت شیخ بیدم شاہ کو اگر بندہ مسلمان سمجھے ملعون قول کہا تو اسے ایمان نہ پایا اسکا جواب مستقل
عرض کر سکتا ہوں وسیعلمون غدا من الکذاب الاشر ان مجیبی کو سہو ہوا ہے ایک شخص ضرور
لعنت لکھی ہو وہ کون دجال لعین ہم اہل حق کے نزدیک اوس ملعون کا لعین ہونا تو یقینی قطعی ہے مگر
شاید طبع نازک کو یہ بھی ناگوار ہوا ہے اسلیے کہ وہ آفتہ و بلیتہ کھلے مسبوح وا قم ہو ہونوالا ہے جسکی
حدیث امیر المومنین سے مولی کریم نے سنا ہے جیسے کہ ہم شاہ عدل گوارا ہو دیکھے حضرت حبیب مرتضیٰ کا
رسالہ النہی الاکید عن الصلوۃ وراء عدی التقلید ١٣٠٥ھ ثابت ہو گیا مطلقاً کسی شخص پر لعنت
پر لعنت نشان مومن سے بعید ہے ہاں صرف مستحق پر ثبوت کی لعنت ملعون ان پر ہے کہ صفت شنیع
ہیں بکثرت انکا فتح استثنا پر لعنت موجود ہے خود قرآن عظیم ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان
اقدس میں کلمہ گستاخی کہنے والوں کی نسبت فرماتا ہے لعنھم اللّٰہ فی الدنیا والاٰخرۃ واعدلھم
عذابا مھینا اونپر اللہ کی لعنت ہے دنیا و آخرت میں اور ان کے لیے تیار کر رکھا ہے ذلت
کی مار اور شوق نانی پر آپ پہلے ثابت کر لیجئے کہ دجال العین پر قول ملعون کہنا مستحق لعنت ہے
اور تسبیح کہنا کچھ بھلا بھی معلوم ہو تو ہم غضب کے وقت فیصلہ کرینے منہ فرماتے اقول غضب
نہیں وقت ایجد و انکم غلظۃ کا ثابت ہو تو ہم میں تمہید الفاظ مطلب میں تمہیں کیے ہیں اقول
جبھی تو حق سے جدا پڑے ہیں ہم کو تفصیل الخ حدیث میں ہے الغضب من الشیطان کاری نہ ہو سکا
اہلسنت کی کرامت دیکھیے ابھی آپ نے بعلت غضب فقرات کے بے انصافی کیا نذر کر غضب میں
کی امید نہیں ہوتی وہ تو اپکا ابتداء و تا تھا جسکے ابطال پر دلائل ساطعہ سن چکے ہیں یہ نہ اسی

زبان میں اللہ تعالی نے خود پہلے قرار دیا کہ یہ سب الفاظ عجالت میں لکھے ہیں صرف ظاہر کہ عجالت
میں ایسا انصاف کہاں ہو سکتا ہے کہ تحریر عذر ایسی ہی کی العجلۃ من الشیطان تو کیا استغفر اللہ کہ
متنبہ کرو کہ تمام تا ہندوستان کے دیار سے مطلع نہیں اقوال اولیا واقعی بہت عجالت ہے آپکے
اپنے قول نا ثابت ہیں جمعیت کی خبر نہیں تحریر شریف میں کن علماے ہندوستان کے اقوال آپنے
نقل کیے جس سے یہ غرض حاصل ہوتی ان شاہد علماے ہندوستان سے خود اپنی ذات عزا ولی ہو تو اس عجالت میں
یہ دو صفحے کی تکلیف بھی نا حق اوٹھائی اتنا ہی لکھ دیتے کہ ہمارے نزدیک وہ کافر تھا یہ مہمل غرض
مستقیمہ بھی حاصل ہو جاتی ثانیا یہاں تکفیر کا دعوی خود تھا اوسکی ضلالت پر تمام علماء اہلسنت
ہندی و غیر ہندی متفق ہیں مثل حضرت شاہ عبد العزیز صاحب مولانا رشید الدین خان صاحب دہلوی وغیرہم معاصرین
اسمعیل کے تابع اور بعد کے فتاوی و رسائل مخفی نہیں یا آپکی طرز ادا پر کہوں کہ تمام علما و فضلا
ہندوستان کے مرید دہلوی کے مرید نہیں مگر بعض جہلا جنکو بطور ورثہ کے ضلالت بطالی ہے وہ مجبور
معذور ہیں وہ مثل بہوچکے حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی تنقیص و توہین کو داخل ایمان سمجھتے
ہیں اور عجب عجبیات ویلات و تسویلات دہلوی کے کلمات کفریہ کو صحیح و ثابت کرنا چاہتے ہیں جسکو
کوئی عالم ربانی و فاضل حقانی پسند نہیں کرتا ثالثا یہ ہندوستان کی قید احترازیہ کس
سے ہے جہلا کو نکالی کہ حرمین طیبین کے علما و فضلا آپکے امام دہلوی کو جو کچھ فرما چکے اور فرماتے ہیں اونکے
فتاوی مطبوعہ و محفوظہ سے ظاہر ہے لکم بعض علما جنکو بطور ورثہ تکفیر وغیرہ کی اقوال وغیرہ ہیں
تضلیل و تفسیق بھی داخل کر دی تفصیل تو دلائل ساطعہ واضحہ سے ثابت ہو چکی سکر مسی جن کا
بالا ہے کہ جب [illegible] اور تفسیق کی تجویز خود کلام سائل سے مستفاد کہ تاتا فی الحال [illegible] و عدم جواز کا
اختلاف ہے جائیگا عدم جواز کا اور صغیرہ اور صغیرہ و بعد اعتیاد کبیرہ اور کبیرہ موجب فسق اور
اعتیاد [illegible] ہاں کسی گمراہ بددین کو ضال و فاسق بھی نہ کہنا ندویوں کا ایمان ہے

مگر یہ سلف دخلف اہلسنت کے خلاف وتسویل شیطان ہی قولہ کمثل روافض کے داخل
اسلام سمجھتے ہین اقول تاء مستحق ہونا آپ کا بحیث نہ کرسکے اور مستحق کی تنکیر و تنظیم الخ
اسلام وسنت ہی و غیر المغضوب علیہم و لا الضالین ہی یہ تھا اونکا انصاف
صاحبونکی ایمانی حالت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تنقیص شان کی
مثل ٹھہرائے اور اسکے برا کہنے کو تبرا کہے روافض سے تشبیہ دیجیے قولہ قوم جسکو کوئی عالم ربانی
نہین کہتا اقول وہان ہندوستان کی چار دیواری تھی اب سلب کلی کا یہ دن ہو گیا نیما حرین
طیبین کا دور بچاچے ہوئے ہین عرض کرون سرکار کا یہ کلام ظاہر یعنی سخت خون انفہ و سودائے
تعصب صفرائے اعتساف ہی اگر پسند خاطر عاطر ہو تو فقیر اسکی وہ شرح عرض کرے کہ سارا
بلغم چھٹ کر حق کے مطابق ہو جائے تکفیر مبنی للمفعول ہی یعنی کافر کہا جانا اور سب و شتم
مبنی للفاعل یعنی اسمٰعیل کا انبیا و اولیا کی توہین و تنقیص کرنا اور کفر سے مراد اوسکی کلمات
کفریہ اور بطور ورثہ اسلیے کہ وہابیہ ابنائے اسمٰعیل ہو حقیقی نہین بلکہ نبوت مذہبیہ جسکی
بنا پر اوسے باباالنجدیہ وابی الوہابیہ کہا گیا تو اب معنی یہ ہوئے کہ بعض علماء وہابیت شعار جنکو بطور
ورثہ کے اسمٰعیل سے تکفیر یعنی کافر کہے جانے وغیرہ یعنی گمراہ و بد مذہب ٹھہرائے جانیکی دولت ملی ہی
وہ بوجہ پسر خواندگی اتباع اسمٰعیل و خلفائے اسمٰعیل مین مجبور و معذور ہین وہ اون گمراہوں کے سب
شتم کو جو اونھونے حضرات انبیا و اولیا علیہم الصلاۃ والسلام کی شان مین بکے ہین مثل روافض کے داخل
اسلام سمجھتے ہین اور عجب عجب تاویلات و تسویلات سے اسمٰعیل و اسمٰعیلیہ کا ہر قال کفر تا الی ہی چلتی بناتے
کرتے ہین کبھی نفی ماننے کے معنے معبود نہ جاننا کبھی صرف نوع کذب مین حلال بتانا سنا جواز
کذب کو ہلکا بتانا کبھی مکالمہ حقیقی کو الہام ٹھہرانا کبھی صریح کفریہ متقدمین کا اختلاف
بتانا کبھی یہی کہہ کر کہ کچھ اور مراد ہے اور آپ دوسری تقریر کرتے ہین اور ان کا کی

بنانا و غیرہ وغیرہ جسکو ہند و عرب و روم و شام و مصر وغیرہ میں سائر بلاد و دار الاسلام میں
کوئی عالم ربانی و فاضل حقانی پسند نہیں کرتا بلکہ ہر عاقل ہوشیار اوسے ضلالت پرستی اور نشئہ
تعصب کی سیاہ مستی جانتا ہے اس تقدیر پر یہ تقریر بیشک حق واضح و منیر خدا کرے آپ
اسے قبول کریں اپنے لیے سامان خوشنودی خدا و رسول کریں اسد الہا دوولی الایادی **قولکم**
مجکو جواب رسال فرمانیکی ضرورت نہیں **اقول** قصور معاف کرنے وہ مثل سنی ہی کہ کھوکری
کیوں بیٹتے ہو۔ شیر سے رہینگے الخ **قولکم** ہاں اس اجمال کو دس بیس جز میں مفصل عرض
کر سکتا ہوں **اقول** ہاں سالے کہ نکوست الخ خدا کے لیے ایسی ہمت نہ کیجیگا دو صفحوں میں
اتنے کفریات تازہ دیے ہیں دس بیس جز میں کہانتک بیجیگا دو صفحے پر ہم سے دو جز
لکھوائے ہیں فی اس بیس جز پر کتنے مجلد لیجیے گا **قولکم** امید کرتا ہوں کہ آپ اسکے جواب
کی فکر نہ کرینگے **اقول** تقصیر معاف ع کیکر نخب لذیذ النکاح ٭ وتہرب من صولہ
النکیح ٭ **قولکم** ہاں اگر صرف قرآن شریف و احادیث صحیحہ سے کفر ثابت ہو جائے
تو مجکو انکار نہیں **اقول** والا سرکار سے بڑی چوک ہوئی دعوے قطعیت بھول گئے متواترہ
کیجیے اور حضور بانی تحریر ان سوالات شرعیہ کا جواب دیجیے (ا) کہنا ہو اللہ تعالی کا مرجانا
ممکن (س) دو خدا ممکن بالذات ہیں (م) عالم کے بہت اجزا غیر ارض و سما و قدیم
ازلی ہیں (ع) خدا کی جورو تو نہیں ہاں کنیز سُرِّیّہ جنھیں حرم کہتے ہیں بہت سی ہیں معاذ اللہ
وہ اونکے ساتھ شب باش ہوتا ہی مگر عزل کرتا ہو کہ ولد نہ لازم آئے لو اردنا ان نتخذ لہوا
لاتخذناہ من لدنا ان کنا فاعلین کے یہی معنی ہیں (ی) خدا کے چھ مونھ ہیں چار
پورب پچھم اوتر دکھن ایک اوپر اور ایک نیچے اینما تولوا فثم وجہ اللہ کے یہی معنی ہیں۔
(ل) خدا بڑا موٹا بیشمار لمبا اللہ اکبر کوئی لمبی سی لمبی چیز اوسکے ایک رونگٹے کی مثل نہیں

لیس کمثلہ شئی ساری مخلوقات اوسکے پیٹ کے ایک کونے میں بھری پڑی ہے ان اللہ

بکل شئی محیطا کے یہ معنی ہیں اور اسکے قول مصداق کفریات ہی ہیں واسے اعاذنا

اللہ منہا [illegible] ایسے سائل اگر کافر ہو

تو انکا کفر صرف آیات و احادیث [illegible] سے ثابت [illegible] ہیں

والتزام بھی [illegible] مگر حق [illegible] سوالات شرعیہ متعلق دلو

بندیہ (۱) [illegible] علیہ الصلاۃ والسلام کیا نا محض قضیہ ہے اسکا کفر بنصوص

قاطعہ قرآن مجید و احادیث متواترہ ناطق اب اسمٰعیل کے بارے میں کیا حکم ہے اگر صریح

لفظ میں کچھ عذر گر چھیڑ تو اسکا رد بھی قرآن عظیم ہی کی آیت سے پڑھیے لا تعتذروا

قد کفرتم بعد ایمانکم (۲) سابقا معروض ہوا کہ اسمٰعیل نے وہ آخر زمانے کی حدیث

زمانہ موجودہ پر اس غرض سے جمائی کہ سب مسلمانوں کو کافر کہے اور مسلمانوں کو کافر کہنے والے کا کفر احادیث صحیحہ

ثابت اتو آپکو انکار نہ ہوگا (۳) سل السیوف کے صفحہ ۱۹ پر احادیث صحیحہ سے غیر مقلدین پر

حکم کفر ثابت کیا جسپر سرکار کلام کو سرکار بالکل ہضم فرما گئے اور اسکا ذکر تک زبان پر نہ لائے

اب اون کے بارے میں کیا ارشاد ہوگا (۴) اوپر گزرا کہ اسمٰعیل نے مسلمین

مصلین کو کافر مشرک بتایا جسپر احادیث صحیحہ نے حکم کفر فرمایا (۵) سرکار نے

جو اپنے خاتمے میں صد ہا مسلمانوں کی تکفیر کی جنکے کفر پر نہ آیت نازل نہ احادیث صحیحہ وارد

جسکا بیان اولا گزارش ہوا ہے ابھی اونھیں احادیث صحیحہ کی بنا پر کفر ہوگا انکار نہ فرمائیے گا

(۶) الحکم چنانچہ جو لوگ مشائخین الخ اقول آپ نے اسی خانچے سے بتایا کہ یہ تمام اقوال اضلال

جو آپنے یہاں گنائے کفر قطعی یقینی ہیں یا انکا کفر ہونا صرف قرآن مجید و احادیث قطعیہ صحیحہ

سے ثابت [illegible] میں کفر کا التزام اسی معنی پر ہے جو لکھے تر بالا میں ہیں ان باطلہ

پیش نظر رکھیے اور ہر قول وفعل مذکور کا صریح التزامی ثابت بعض آیات و احادیث
قاطعہ ثابت کرتے جایئے دیکھیے تو سرکار کتنی جگہ اپنے ہی اقرار دینی مسلمانون کو
کافر کہنے والے نکلتے ہین قولہ صرف اعتباری فرق بتاتے ہین اقول اولاً آپکے
طور پر کہون فرق ذاتی و اعتباری فلسفی اصول پر مبنی ہے اسلیے اسمین تکلم نا جائز
نہین ثانیاً کتب تصوف کا نام لیکر بلکہ بزرگان ہرگز ہرگز جائز نہین لکھکر مسئلہ
وحدت وجود ماننے والونکو معاذ اللہ قطعی یقینی کافر بنانا آپکے ایمان و امانت کی نشانی ہے
واقعی وہ دعوے تو اسیلیے تھے کہ اسمٰعیل کے سر سے بزور زبان بلا ٹلے مصطفےٰ صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم کے بدگویون کے تصوف و کمال کا ڈھنڈ اپچلے ورنہ صوفیہ کرام پر
اعتقاد تو اتنا ہی جو یہان ظاہر ہوا سرکار آپ کیا جانین حقیقت و تعین مین فرق
کیسا ہے اور مطلق و متعین مین کیسا اور یہان اطلاق و تعین سے مراد کیا یہ بدیہیات واضحہ
پیش پا افتادہ مین کہ عقول دانیہ کی الف بے مین ٹکر کو قدم قدم پر سکندری و ر متشابہات
عالیہ مین کہ طور عقل سے ورا الورا ہین یہ ادعا طالع سکندری چاہے در زیادہ پاؤن پھیلائیے
چھوٹا مونھ بڑی بات نہ گائیے ایاز قدر خود بشناس ع تو کار زمین را نکو ساختی
کہ با آسمان نیز پرداختی ع ماذا اخا ضک یا معرور فی الخطر حتے ہلکت فلیت
النمل لم تطر قولہ اور حضرت غوث پاک کو ہی وقت مصیبت کے یا حضرت علی کو
پکارتے ہین اقول ولا مستقل قادر اور متصرف بالذات بعطاء الٰہی جانکر یا جارحہ قدرت
الٰہیہ و فنا و دان فیض ربانی و واسطہ و وسیلہ سمجھکر اول ہی کفر ہے مگر مسلمانون پر اسکا اتہام لگا اور
آپکے اسمٰعیل کا افتراے قبیح و ظلم تام ان بندگان خدا لیے کب اسکی تصریح کی یہان تعالیٰ اسم ذا
التزام صد کنار لزوم بھی نہین مگر بزور زبان مسلمانون کا کافر بنانا اور بحکم احادیث صحیحہ

آپ تمنائے کفر یا ضرور ثانیا تا م برین عقل و دانش غوث پاک کو مصیبت کے وقت
پکارنا تو قطعی کفر اور یقین غوث پاک کہنے والا مسلمان سرکار۔ ذرا غوث کے معنے
تو فرمائین یہی نہ کہ فریاد رس پھر فریاد رس کے معنی فرمائیے یہی نہ کہ مصیبت زدے اپنی
مصیبتوں مین اون سے فریاد کرین اور وہ انکی فریاد کو پہنچین دیکھو حبت الٰہیہ یون قائم ہوتی ہے
حضور غوث پاک رضی اللہ تعالے عنہ کی کرامت دیکھیے جس فقرے مین آپنے اونکے غلاموں
کو کافر بنایا تھا اسی فقرے مین اسی زبان مین بعینہ اوسی وجہ سے وہی ساختہ افترائی کفر
آپ پر خود کردہ اقراری ہو کر بیٹھا و بید الحجۃ السامیہ اتنا افسوس ہو گیا کہ جسطرح آپنے
حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کو غوث پاک لکھدیا یون ہی جی کرا اگر کے
حضور سیدنا امیر المومنین مولی المسلمین علی کرم اللہ تعالی وجہہ کو مشکلکشا لکھجاتے تو
آپکے کفر کی اور بھی گستاخی ہوجاتی اتنا یاد رہے کہ یہ لفظ پاک آپکے پیشوا اسمعیل کے
اکابر و پیشوا لکھ گئے ہین مگر ہان وہان تو ایک کفر کے چھینٹے مین اگلے پچھلے چھوٹے بڑے
سب کچھ پڑے ہین ذرا رسالہ الاکمال لطامۃ علی شرک سوی بالامور العادیۃ والا الامن و منہم صلوٰۃ
۱۳۰۱ھ
وغیرہما التصانیف حضرت عالم اہلسنت مدظلہ العالی ملاحظہ ہون قولکم نعل صا اقول
نعل سے بہت گھبرائے سرکار جہل سہی بدعت سہی نہ بزعم استقلال یہ بھی ہرگز کفر نہین ہوسکتا
قولکم مساجد چھوڑکر قبور آباد اقول کیا خوب سرکار اپنے اطلاقون کو دیکھنے جاتین کہ
وہابیت کی حد سے بھی و نیچے جاتے ہین یہ اگر ہو تو گناہ ہو کیا آپکے نزدیک ہر گناہ کفر قطعی
ہے قولکم عقائد اسلام سے بالکل واقف نہین اقول کیا آپکے ہمعیں کیطرح کہ خدا کا
علم قدیم نہین وہ بالفعل جاہل ہے اوسکا علم اختیاری ہے اوسکا کذب جائز ہے رسولون کو
ماننا محض خبط ہے وغیرہ وغیرہ قولکم مرید ہونا فرض اقول اولا فرض بمعنی مہم و موکد

شائع الاستعمال ثانیا اگر بالفرض کوئی جاہل یہان فرض بمعنی مصطلح شرعی بولے
تو بیعت کا سنت ہونا شاہ ولی اللہ صاحب قول الجمیل مین لکھ چکے اگر آیۂ وابتغوا الیہ
الوسیلۃ اور فاسئلوا اھل الذکر سے استدلال کرکے کوئی شخص دعوی فرضیت کرے تو آپ کس آیت کے انکار
قاطعہ سے یقینًا التزامًا اوسکا کفر ثابت کر سکتے ہین سرکار زبان سے کہدینا سہل ہے ثبوت دیتے
دام کھلتے ہین قولکم ایکبار فاتحہ درود کردینا اقول بہت خاصے یہ بھی کفر ہے جی ہان
کیون نہو کہ اسمعیلیہ کے نزدیک بدعت شنیعہ ہے اگرچہ اسمعیل رسالہ نذور مین بدعت حسنہ
لکھتا ہے اور اسمعیل تقویۃ الایمان مین کہہ چکا کہ بدعت اصل ایمان مین خلل انداز ہے تو آپ ہی
کفر ہوئی قولکم احکام شرع کی تحقیر کرنا اقول کیا اسمعیل سے بڑھ کر کہ وہان احکام
در کنار اصل اصول ایمان کا سخت تحقیر ہی انکار اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ ملئکہ و انبیا کو مانو
تو مسلمان ہو یہ کہتے ہیں انکو ماننا محض خبط ہے قولکم علما کو حقیر جاننا اقول کیا محمد رسول اللہ
صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی تحقیر سے بھی بدتر- ہان مین سمجھا ہمین آپکا کیا بگڑتا تھا اور علمائے
آپکے نزدیک اسمعیل و اسمعیلیہ ہیں اور آپ خود بھی داخل تو یہ تحقیر دھڑ تک پہنچتی تھی یون بری
لگی قولکم ملفوظات پیر کی کلام الٰہی سے زیادہ تعظیم کرنا اقول ولا اسمعیل نے کلام
الٰہی کی بہت تعظیم کی کہ خدا کے کلام مین جھوٹ جائز خدا بندون سے چھپا کر اپنا کلام
جھوٹا کردے تو حرج نہین خدا کا کلام فنا ہو سکتا ہے (دیکھو اوسکا رسالہ یکروزی
اور حضرت عالم اہلسنت کا سبحٰن السبوح تنزیہ سوم) ثانیا سرکار اگر انصاف کی نگاہ
سے دیکھینگے تو تقویۃ الایمان کے ساتھ حضرات وہابیہ اسمعیلیہ کی یہی حالت ہے انکی
نگاہ مین قرآن عظیم سے کہین زیادہ اسکی عزت و وقعت ہے کوئی نصرانی قرآن پر اعتراض
کرے اوسے سنینگے عقل و ہوش کے ساتھ جواب دینگے اور کسی سنی نے تقویۃ الایمان پر اعتراض کیا

نام لیا اور بدن مین آگ لگ گئی پھر جامے سے باہر اور انصاف و خرد سے بیگانہ ہو بیٹھے تو لکم ایسے لوگون کو بھی فہمائش کیجیے اول سرکار کو کیا معلوم کہ متصوفہ مبطلین کو کیا کچھ فہمائشین کی ہین کیسے کیسے فتاوے اون کے رد مین تحریر فرماتے ہین سرکار علماے سنت آپکے سکھانے کے نہین ہان بات بات پر بے سبب قطعی یقینی کا فتوی دینا انھین نہین آتا یہ آپ ہی کو مبارک رہے علماے سنت بحمدہ تعالی ہر افراط و تفریط سے پاک اور ٹھیک صراط مستقیم پر ثابت قدم ہین و للہ الحمد للہ کہ یہ مختصر گزارش نامہ روز جان افروز دوشنبہ ماہ مبارک ربیع الاول شریف تاریخ ہمایون دوازدہم کو ختم ہوا للہ مصطفے صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی برکات ولادت سراپا سعادت سے دارین مین کامل مستفیض فرمائے اور اس رسالے کو باعث ہدایت مخالفین و استقامت اہل حق بنائے آمین آمین آمین وصلے اللہ تعالے علی سید المرسلین سیدنا و مولانا محمد و آلہ وصحبہ و اولیائہ اجمعین

و الحمد للہ رب العلمین

تمت

روانہ ہوا [illegible] ۱۳۱۷ھ ربیع الآخر [illegible]

بقیہ فہرست مضامین رسالہ کوکبۃ الشہابیہ فی کفریات ابی الوہابیہ